۱۹



وبہ نستعین

اسمار الاسرار

تصنیف شریف

قدوہ سالکین زمن خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدرالدین
ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ

بہ تصحیح و تحشیہ

جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے
ناظم تعمیرات وظیفہ یاب

مطبوعہ
اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چار مینار حیدرآباد دکن
قیمت درجہ اول (للعہ) درجہ دوم (اے) سکہ عثمانیہ

FIAZ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المنفرد بالعظمۃ والجلال۔ المنزہ عن الشرکا والنظراء والامثال لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادت الکبیر المتعال۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الجود والجمال ذی المجد والکمال سیدنا ومولانا محمد نالہادی الی الرشد والمنقذ من الضلال۔ وعلیٰ الہ واصحابہ الذین اتبعوہ فی الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفین قدوۃ الواصلین حضرت بندہ نواز خواجہ صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی رفعت شان اور علو مرتبت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بقول صاحب "مرآت الاسرار" "او بزرگترین خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود او دہی بود" حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں "سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت وعلم وولایت شانے رفیع ورتبتے منیع وکلام عالی دارد۔ او را میان مشایخ چشت مشربے خاص ودرمیان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است" سلسلۂ علیہ چشتیہ میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود فرماتے ہیں:-

"ہر کس کہ دران حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم

خدائے مارا دولت بنیان اسرار خویش داد ہرچند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"

آپ کی تصانیف میں اسمار الاسرار بڑے پائے کی کتاب ہے جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "حقائق و معارف بزبان برمز و ایما و الفاظ و اشارات بیان کردہ" دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرماکر حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

"در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار تحمیل بعض مردم احرار را آن طرف لحظہ شود وقوفے بر بعض خفایا الحیات یابند" ہیں

اس کتاب کی عظمت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے

ان کتابنا ھٰذا المسمی باسمار الاسرار کتابٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ولا یختلف احد من خلقه لیس فیه الا تجرید التوحید و افراد التفرید"

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

"اصحاب این قدر بدانند کہ از خود چیزے ننبشتہ ایم ہرچہ مارا املاء کردند ما بر مستملی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔

نعت محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش و سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد شمۂ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدی و بیان سر القرب اللدنی است نصیبۂ او گردد"

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ فن تصوف و سلوک و معارف میں ہندوستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ تر کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لئے مفید ہے۔ اس میں ذکر ہے۔

شغل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے۔ عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقایق ہے معارف ہے۔ غرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما و رمتشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سمر اول میں فرماتے ہیں۔

"و چند سخنے کہ اینجا بہ تحقیق تنمیق یافت در اسمار ما آن قدر کہ نظارہ کنی خارج از یں نیابی مگر چند سطرے کہ بازگونہ نبشتہ ام و چند حرفے متہجیاتے کہ متشابہات است آں خاصہ ما است"

سمر ہشتاد و ششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں:۔

"مرا پرسند این حروف متہجیات را برآری و آن را بیانے مکنی فائدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یاد کردے است مرا و دوم آنکہ یعرفہ اھلہ و دیگر اظہار اسرار در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست"

اس کتاب کی تصحیح میں بہت وقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ اور جو ملے وہ بہت غلط لکھے ہوئے۔ میرے پاس ایک جدید الخط نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم الخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے محترم دوست مولانا معشوق حسین خانصاحب بی۔اے۔ المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدرآباد دکن میں ۱۰۴۸ھ میں بعہد سلطنت شاہجہان و عبداللہ قطب شاہ ہوئی ہے تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غائب ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جابجا تصحیح بھی کی گئی ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اسمار الاسرار کی ایک نہایت مبسوط شرح (نمبر ۴۷۴ التصوف) مسمی بہ اسرار اسمار

بھی موجود ہے ۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید یداللہ حسینی قدس اللہ سرہٗ (نبیرۂ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں ۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غرۂ ماہ جمادی الآخر ۸۸۸ھ ہے ۔ یہ شرح حامل المتن ہے ۔ اس کے علاوہ اسمار الاسرار کی ایک اور شرح مسمی بہ تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ مجھے نواب معشوق یار جنگ بہادر کے کتاب خانہ سے دستیاب ہوی ۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہما ہیں ۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گذرانا بھی تھا ۔ یہ کتاب پوری اسمار الاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسمار ۴۹ - ۷۳ - ۷۶ - ۷۸ - ۷۹ اور ۸۱ کی مکمل شرح ہے ۔ اور اس کے علاوہ کتاب کے بعض متفرق دقیق اور غامض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے ۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانۂ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے

تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہونچ سکا وہ اسی قدر تھا ۔ ان میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ۸۸۰ھ زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے ۔ اس کو پیش نظر رکھکر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کر کے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسمار الاسرار کی از ابتدا تا انتہا نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دار الترجمہ سرکار عالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اور جن کی نگرانی میں یہ کتاب اعظم اسٹیم پریس میں طبع کی جا کر شایع ہو رہی ہے ۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی سعی کو مشکور کرے

مذکورۂ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کردی گئی اور جہاں جہاں اختلافات تھے ۔ وہ میری نقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھدئے گئے ۔

کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مشکل مقامات کی شرح اسرار اسمار سے ملخص کر کے بطور حاشیہ یا فٹ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسمار میں ایسا کیا گیا لیکن اس میں دقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سمر ایسے ملے

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوی اس لئے یہ ارادہ ترک کر دیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ موقع دے تو (اگر اسرار اسمار نہ ہو سکے تو) کم از کم کتاب تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرا دی جائے ۔ اسرار اسمار شرح اسمار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کر کے بطور فٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرا دئے گئے ہیں ۔ اور ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھدیا گیا ہے ۔ بعض بعض غیر متداول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھدئے گئے ہیں ۔ اور ان کتابوں کا حوالہ دیدیا گیا ہے ۔ بشلاً منتہی الارب کے لئے م ۔ ا اور برہان قاطع کے لئے ب ۔ ق ۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے اپنی جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کر دی ہے اور وہاں حرف ع لکھدیا ہے ۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسمار الاسرار کی نقل حتی المقدور نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی ۔ کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا بر ایں ہمہ بدقسمتی سے طباعت میں صدہا غلطیاں پیدا ہو گئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی ۔ ناظرین کرام غلط نامہ سے کتاب کی تصحیح فرمالیں ۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھدئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی ۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک نزدیک ہو گئیں اور عبارتیں گنجان ہو گئیں ۔ اہتمام یہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علحدہ علحدہ صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسمار کے متعلق یہ اہتمام قایم نہیں رہا ۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے ۔ مصنف قدس اللہ سرہٗ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے :-

"وکتابنا ھذا اعلیٰ وفق التنزیل محیط بالتفسیر و التاویل وعلی عدد تلك السور"

مصنف اسرار اسمار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :-

"یعنی سور تہاے قرآن صد وچہار دہ است وکتاب سمرہم وفق آن برصد وچہاردہ سمر منتہی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود"

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسمار الاسرار بھی بہ اتباع قرآن پاک ۱۱۴ اسمروں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع ہوکر شایع ہو رہی ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسمار الاسرار (یعنی اسرار اسمار نمبر ۴۶ ۱۴ تصوف) میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۴ ہے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کو "کھیعص خطاب بامحمد شد" سے شروع کر کے "الاول والآخر والدایم ہو" پر ختم کر دیا ہے اور اس کے بعد "از کھیعص ترا چہ شعور" سے سمر ہفتاد و پنجم کو شروع کر کے "وہمے است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد "اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است" سے سمر ۷۶، ہفتاد وششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے پاس ہے اسمیں "کھیعص خطاب بامحمد شد" سے "وہمے است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" تک تمام مضمون کو صرف ایک سمر ۷۴، ہفتاد وچہارم کے ضمن میں لکھا ہے اور "اتفاق ارباب طریقت واصحاب حقیقت است" سے سمر ہفتاد و پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسمار کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے کہ اسمار الاسرار میں سمروں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ "کھیعص خطاب بامحمد شد" سے "وہمے است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہیئے چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے طباعت میں انہیں کی اتباع کی گئی لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۷۴ و سمر ۷۵ کے مضامین ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا اسمروں کی تعداد صرف ۱۱۴ ہوگی۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اسمار الاسرار طبع ہوکر شائع ہو رہی ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اولیا اور صلحا مستور ہو چکے اور ان کی صحبتوں سے ہم محروم ہو گئے لیکن شکر ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ کاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ وتعالیٰ ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے :-

"چنانچہ طبیب تنہا حکما اند طبیب دلہا انبیا اند و بعد ایشان خلفاے ایشان۔ اکنون کہ بید ولتی ما در واد فرو بردواد بار اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در لبتہ شدہ و ادراک خلیفہ پیغامبر میسر نہ کہ ایشاں در عالم کم شدند و گم گشتند۔ ادبار ما اقبال ایشاں را کجا دریابد این شقادت وبے دولتی ما بر در سعادت و آستانہ دولت ایشان کجا رسد این در نیز لبتہ شد در حق ما۔ رحمت بر جان خسرو باد کہ گفت۔

فرد

درمجلس وصالت دریا کشد ستان چل دو رخسرو آدمی درسبو نماند

این جا نماند ما مشتے معلولان و مریضان را و خاکساران را و مدبران را مگر آنکہ کتب ایشاں کہ عقاید و معاملات ایشاں در و مکتوب است

وروش وطریق ایشان در ومطورچنگ بداں زنیم وامام ومقتدائے خود سازیم تا اگر خورشید دولت از ما بید ولتان فروشد. بارے چراغے بود وہذا کثیر منا - این است کہ گفت ۔

فرد

از بخت بدم اگر فروشد خورشید از نور رخت مہا چراغے گیرم

واگر نعوذ باللہ این درہم لبتہ شود آنچہ چہ من وچہ تو وچہ فرعون و نمرود وچہ ابولہب وابوجہل۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔

فرد

مگیں حسن مگویدت اے بخت عشاق تو خوش
گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی

سید عطا حسین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ خالق اللیل والنہار وجاعل الظلمات والانوار والصلوٰۃ علی محمد رسول اللہ المختار وعلی عترتہ الاطہار وصحابتہ الاخیار من المہاجرین والانصار۔

وبعد فان کتابنا ہٰذا المسمی بہ اسمار الاسرار کِتَابٌ لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ولا یختلفہ احد من خلقہ لیس فیہ الا تجرید[1] التوحید وافراد التفرید وماکان دین من الادیان وزمان من الازمان یخالفہ ویباینہ انہ سبحانہٗ واحد لاشریک لہ احد فرد صمد لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَشْهَدُ ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔

ایہا الاصحاب وایہا الارباب علیکم بالتثبیت والارتباط فی معانی کتاب اللہ واسرارہ بالتمکن والثبات وکتابنا

[1] قولہ تجرید التوحید وافراد التفرید۔ مراد ازین ہر دو مقام صمدیت است کہ جامع الکل است وورائے او مقامی ومسلکے نباشد وَاِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى این باشد وفرق میان تجرید وتفرید وتوحید آنست کہ اول خالی کردن نفس را از علائق ظاہری ودوم دل را از حجب نورانی وسیوم روح را از ماسوی اللہ۔ ش۔

هذا علی وفق التنزیل محیط بالتفسیر والتاویل وعلی عدد تلك السور وایاکم ان تظنوا فیه الهذر والنذر یعرف ذلك بالفکر والنظر فیه والله الموفق وبه نستعین۔

حمد بحد و مدح بعد مر ممدوحی و محمودی را که کل المحامد والمدا یح یرجع الیه وشکر بیشمار و ذکر با تذکار بسیار مر مشکوری و مذکوری را که لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك خطبه کبریای اوست. ظاهر باطنی که شدت ظهور او بطون اوست شاهدی که لایغیب و غایبی که لایحضر. ازلی ابدی که لیس قبله شیٔ ولا بعده شیٔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ نعت آن آفریدگار باشد لا یتجلی فی صورة مرتین ولا التجلی فی صورت اثنین ۝ اعظم شان وکمال شیون اوست۔

درود بر پیغامبر او که از احد به احمد امده از احمد محمد رسیده من اطاعنی فقد اطاع الله طغرای قربت و منزلت اوست ومن عصانی فقد عصی الله دورباش دربان حضرت اوست۔

والسلام والتحیت بر اصحاب و ارباب او که هریک در بذل مال و نفس خویش در ره دین او بذل مجهود کردند و در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم. خصوصا من بینهم الاربعة الذین سبقت لهم منا الحسنی صدیقه الصدق[1] که در فضل و شرف او الناطق باطق القایل بالصدق فرمود لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا۔ و محدث[2] و مستنطق قرینه الفاروق که در شان او این بیان کرد لقد کان فی الامم محدثون ولو کان فی امتی فعمر[3] و مجهز جیش العسرت ذوالنو

الصدیق[1]

سه قوله وعلی عدد تلك السور. یعنی سور تهای قرآن صد و چهارده است و کتاب هم صد و چهارده باب ... سم مبنی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود که تبع بنور اتباع و روشنی آن میرود. ش. سه قوله الهذر والنذر. الهذر بذال المعجمه بیهوده و بیفایده گفتن و بسیار گفتن الهذر والنذر الشیٔ الحقیر. ش. سه محدث بفتح الدال و تشدیدها الرجل الصادق الظن. ش. سه محدثون بفتح الدال حدیث کرده شدگان و ایشان انبیا اند و اگر بعد من نبی بودی عمر بودی. ش۔

ن من بین الائمة الخلیفة الحق المقتول المظلوم عند آراء اهل العلم عثمان ورابعهم المرتضی العلی الاعلی الاقرب منهم حسبا ونسبا واقضاهم علما واد باما من فضل و شرف الاجازه و مامن بر و احسان الافاده الوصی النجی الولی العلی اسمه حیدر لقبه کرار وهو شیخ المشائخ وقدوة الاحرار رضوان الله علیهم اجمعین وعلی من تبعهم واحبهم وجانب عن حد التفریط والافراط ونطق فیهم بالصدق والثبات انهم خلفاء الله وخلفاءه وانهم قرانه وقرناءه

اما بعد چند گهے بلکه زیادت از همی برنجی که وجع الم تاپاک رانجی باشد و بمرضی که موت راغرضی بود مبتلا و گرفتار بودم. تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحتی را بنام ما بشته کرد دماغ لطیف و سبک شد گرانسنگی بباد هوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے و شعری شد گفتم لاحول ولا قوة الا بالله چه کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ نعت کار من شود بضرورت فکر مائل بر سمر شد در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار یحتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظه شود و قوفی بر بعض خفایا الهیات یابند و اصحاب این قدر بدانند که از خود چیزی ننبشته ایم هرچه مارا املا کردند ما بر ستملی خویش همان چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نعت محمد رسول الله است هرکه اتباع او کند و اهتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقه او باشد شمه از جوامع الکلم ولمعه از گفتار او که نور الهدی است و بیان سر القرب والدنی است نصیبه گیرد فَلْتَصْنَعْ الی قالتنا ولا تتبع الهوی۔

عرضی

سه. وحی آنچه قائم مقام کسی باشد و نجی همراز. ش. سه تاپاک اضطراب و بیقراری پیدا کننده. سه و آن خفایای او نهایت مقام ولایت است و بدایت مقام صمدیت است که خاصه حضرت محمد است من بین سائر الانبیاء. ش. سه قوله و اصحاب این قدر بدانند الخ. این مقام فنا و فنا و بقا و بقا گویند. ش۔

سمر اول

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الباء حرف الایصال والتضمین ابتداء الموجودات بالله والحادثات من الله وما من موجود الا به ومنه۔ از یکی جز یکی نیاید و آن یکی نه عین او باشد نه غیر او یک طرف او عین آمد دوم طرف او غیر الواحد لا یصدر منه الا الواحد یکی را در یکی ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را و جا نهادی دو شد و یک را سه جا نهادی سه شد علی هذا الی المأتین والالوف۔ و آنچه وجودات را اقتضائی گویم ذات او این اقتضا کرد از وجودی باشد اگر با آن وجود او را گوئی نقصان او گفته باشی یا کمال۔ تو که گوئی عالم مرکب از هیولی و صورت است و هیولی قدیم است و صورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی همو ست سبحانه آن ظالم که عالم را قدیم گوید بدانچه از توحید بالحاد شود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش ازین نه بوده است آنرا نیست و نابود کرد این فلکی و شمسی و قمری دیگر پیدا آورد زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بشکلی و هیئتی دیگر پیدا آمد لا یتجلی فی صورة مرتین و لا یتجلی فی صورة اثنین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بحاسبان و مهندسان داوم در ضبط کسی و ربط کسی نیاید۔ سوال موسی از ابتدای وجود رب تعالی و جوابی که او شنود که مرا نگویند و اعتقاد نه کنند که کی باز هستم و باشم ابتدائی و انتهائی مرا نیست پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آدم یکی از آن اینست جهانی بهفت چند این جهان آفریده ام مالامال بدانه مروارید و قدر آن دانه مقدار دانه سرشف باشد و مرغی از زر آفریدم بعد ششهی یک دانه خوردی الحکایت۔

و آنچه گویند العناصر الاربعة قدیمة نه بدین معنی است که قدیم او قدم رب است تعالی بل چنانچه یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد از وجودات دیگر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است کان الرب فی عماء[1] و این نیز بدانی الآن کما کان لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته

بسم اسم را مقحم گویند این سخن از عربیت دور نیست اسم السلام علیکما استشهاد این است اما ما گوئیم میخواهد از اسم بمسمیٰ ترقی کند و از افعال بصفات و از صفات بذات و رعایة للادب هم باشد محرک و فاعلی و مسکّن و مهیّج الاسم الاعظم است گفته اند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورة الی صورة ومن مادة الی مادة ومن هیئة الی هیئة ازین موجود نور مطلق مراد است که فیض قدیم اوست گاهی با آدم متعلق میشود گاهی بحوا وقتی بابلیس وقتی بقابیل و هابیل۔ او ستاد ابو القاسم گوید به وحّد من وحّد و به الحد من الحد گفتار این حکما است که این مردان زادنی است دیگر۔

الله اسم ذات غیر مصنوع و غیر موضوع و بیان اشتقاقی که کنند همین دلیل کند که موضوع و مصنوع نگویند اله یاله اذا عبد و اله یاله اذا تحیّر و اله یاله اذا اتاه همه معنی دلیل برین کرد که اسمی قدیم است نه موضوع نه مصنوع غایت ما فی الباب مناسب معنی گفتی الله مصدر الموجودات و مصدر از اضداد است بر مبتدی و منتهی هر دو دلیل کند انه هو یبدئ و یعید از خود پیدا کند نحو و باز گرداند از اجمال بتفصیل آورد و از تفصیل باز باجمال برد۔

الرحمٰن الرحیم مشتقان من الرحمة بمعنی الحنو والعطف ای ایصال الرحمة و هر دو برای مبالغت را اند الرحمٰن بالتدلی و الرحیم بالتسلی

[1] ترمذی از ابی رزین روایت کرده و در مشکواة از ترمذی اورده قال قلت یا رسول الله این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء و خلق عرشه من الماء[2] عماء ابر تنگ را گویند که عبارت از حجاب عظمت است که درة بیضاء فی روضة خضراء اشارت بهوست۔ ش

الرحمٰن بالتخلی والرحیم بالتجلی الرحمٰن بالتجلی الرحیم بالتدلی
الرحمٰن بالتشکل الرحیم بالتمثل الرحمٰن بالقربت الرحیم بالوحدت
الرحمٰن بالایصال والرحیم بالاتصال این امور اضافی است هردو کلمه مبالغت
اند ثم الاشتغال علیٰ ما قال اهل اللغت واما اولو الاحوال فی وقتٍ
وحال علیٰ ما یقتضیه من اللکبیر المتعال

الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِيْنَ اللام للجنس شمولة بحکم بانّ
کلّ المحامد للّٰه لا محمود الا اللّٰه اگرچه مرکسی را بوہم خویش مدح کند آن مدح
باری بود تعالیٰ بچند اعتبار اگر تحقیق آن محامد بر آن شخص راست واہل آن جز آن
خداوند نیست پس بحقیقت حمد مراو را باشد بروی عاریت شمرند. ودیگر خالق افعال
اوست کسی مریکی را حمدی کرد خالق حمد آن خداوند است وخالق صفت محمودی اہم
خدا بتعالیٰ ہست پس بحقیقت حمد جز او را نباشد. ودیگر وجود ہر شئی بفیض اوست
ہرچه با آن شی است بفیض اوست پس ہر حمدی که کرده باشی ہم او را کرده باشی.
کافر بت را پرست ومدح وثنای او گوید بت را که تراشید وصنعت تصویر بت صانع
او را که آموخت وعبادت آن بت پرست که آفرید تفکری کن درتامل شو بحقیقت
وان کل المحامد یرجع الیه تعالیٰ اللّٰه سبحانهٗ گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.
حمد نفسهٗ بنفسه وحمده نفسه اتمّ من حمدنا ایّاه زیراچه حمد ما معلول
است پس حمد او اتم باشد حمده قوم لاکرامه وانعامه وطایفة لافضاله
وشخص حمده فانیًا فی حمده وشخص باقیًا بحمده ومنهم[1] من حمده
مستهلکًا فی حمده ومنهم من حمده مستنطقًا بحمده منهم[2] ومنهم فمنهم
ثم وثم فثم[3] ہمبرین جمله حکایت جنید رحمه الله ربطی ودرستی می باشد شخصی بحضرت جنید الحمد للّٰه
گفت جنید گفت اتمم یعنی رب العالمین با وی گوی او گفت ومن العالمون

[1] ومنهم من حمده مستهلکا فی حمده مجذوب مجرد است ومنهم من حمده مستنطقا بحمده مجذوب سالک وباقی ممکن بیان نیست. ش. [2] منهم ومنهم فمنهم اہل علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین اند. ش. [3] ثم وثم فثم حق الحقیقت وحقیقت الحق وحق الحق. ش.

حتیٰ یذکر مع اللّٰه قال الجنید قلہ فان الحادث اذا قورن بالقدیم
لم یبق له اثر یکی کوزه را از برف ساخت کوزه را پر آب کرد ودرمن یزید[1] داشت
آفتاب بروی تافت کوزه را عین آب یافت سوار[2] کان آبی دیده وجودات را
بدان قیاس کن ترا محقق شد که کل المحامد یرجع الیه سبحانه ولام اللّٰه
ہمین اختصاص تقاضا کند وملک[3]. چنانچه گوئی الضحکُ للانسان والجلُّ
للفرس. اللّٰه مستجمع لجمیع صفاته تعالیٰ ولذا قیل هو الاسم
الاعظم علی الحقیقت ومن قال کلاما فی اشتقاقه فهو دال ایضًا علیٰ
انه مستجمع لجمیع الصفات. قال شیخ الاسلام ابو سعید الخراز
فی کتاب درجات المریدین" ومنهم من جاوز حدّ نسیان حظوظ نفسه
توقع فی نسیان حظه من اللّٰه ونسیان حاجته الی اللّٰه فیقولُ لا ادری ما ارید وما
اقول ومَن انا ومن این انا ضاع اسمی فلا اسم لی وجهلتُ فلا علم
لی وعلمت فلا جهل لی واشوقاه الی من یعرف ما اقول واذا قیل لاحدهم
ما ترید قال اللّٰه وما تقول قال اللّٰه وما علمت قال اللّٰه فلو تکلمت
جوارحه لقالت اللّٰه فاعضاؤه ومفاصله ممتلیة من نور اللّٰه المخزون
عنده ثم یصیرون فی القرب الی غایتٍ لا یقدر احدهم ان یقول
اللّٰه لانه ورد من الحقیقت علی الحقیقت ومن اللّٰه علی اللّٰه فلا
یکون فیه من اللّٰه فضلا ان یقول علی الحقیقت اللّٰه وانتهی عقل العقلاء
الی الحیرت ولا حیرت ومعناه لا حیرت فیما هو فیه" قوله فوقع فی
نسیان حظه من اللّٰه وحاجته الی اللّٰه ہیچ میدانی چه میگوید فیض با
مستفیض خویش یکی مینماید آنگه حظ از که گیرد وحظ از که خواہد که خود را مستہلک وعین او شده
می بیند. قوله "فیقول لا ادری ما ارید وما اقول" بیت. اینجا که منم نه لات

[1] من یزید کیست که زیاده کند بہای او. استعمال این در فروختن کالااست کنایه از بازار ع. ش. [2] سوار کان حباب. ش. [3] "وملک" یعنی چون این چنین کند او تعالیٰ مالک اوگردد واو مملوک ویا آنکه الحمد مالک ومتصرف وخواجه جہان گردد وہمه عالم مملوک او باشد وللمالک ان یتصرف فی ملکه کیف یشاء افعل ما شئت کانک معقوعنک وزرک این باشد. ش.

نے جای نعم - زیرا چه همه یکی است نه افزونست نه کم "ومن انا ومن این انا" هر آئینه مرید میگوید چه میخواهم و برای چه میخواهم وکیستم واز کجا ام وکرا میخواهم چو خود را گم می بیند وخود را از خود رفته می یابد وجز او ئی او را بدو نمی شناسد - قوله "ضاع اسمی فلا اسم لی" نامی ودیگر نهاده بود بوهم ودی وگمان تفصیلی واجمالی وجزئی وکلی آن وهم بحقیقت مضمحل شد حق الحق روی بروز نمود - قوله "وجهلت فلا علم لی وعلمت فلا جهل لی" اکنون علم جهل شد وجهل علم شد علمیکه بخود داشت آن علم گم شد بجهل باز آمد وعلمیکه بدو داشت آن علم نعتی وصفتی وگر ظاهر گشت گفته اند چندان بدانستم که بدانی نمیدانم - قوله "اشوقاه الی من یعرف ما اقول" اشارتی بدین میکند اینجا محرمی نیابی ودمی را نه بینی مساعدی نباشد ادای آن را عبارت این آید واشوقاه الی من یعرف تحفهٔ دگر بران شوق خود واشوقاه میگوید که آن دو را همبران شوقاه افتد چنانکه گوئی وازیداه - قوله "واذا قیل لاحدهم ما ترید قال الله" قول وفعل حال ومقام لحم ودم همه الله شد - قوله "فاعضاءه ومفاصله ممتلیة من نور الله المخزون عنده" گوئی انسان خزانه است که نور قدوسی وسبوحی الخبا مخزون است همان نور مخزونست که در مفاصل ومواصل او در لحم ودم او الله است - قوله "فثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدهم ان یقول الله" هر آئینه قادر چه باشد محل گفتار نماند غوک که در دریا غرق شده است در ان غرقاب قابلیت ندارد که فریاد کند مگر آنکه سر از وبیرون کشد چنانچه گفته اند

شعر

الحمد لله علی انّنی کضفدع یسکن فی الیم
ان هی فاهت ملیت حالها وان سکتت ماتت من الغم

قوله "لانه درس من الحقیقت علی الحقیقت" او بر اوست حقیقت بر حقیقت نزول کرده است واز خدا بخدا رسیده است - قوله "وانتهی عقل العقلاء الی الحیرت" یعنی عقل عرفائی عاقل - عارف دو است یکی غائب یکی

عاقل با غائب سخن نیست سخن با عاقل است - قوله "ولا حیرت" چو او عین حیرت گشت حیرت چه معنی دارد -

چند سخنی که اینجا بتحقیق نمیق یافت در اسمار ما آن قدر که نظاره کنی خارج ازین نیابی مگر چند سطری که بازگونه نبشته ام وچند حرفی متهجیاتی که متشابهات هست آن خاصه است نگر که واسطی چه پرده دری کرد وگفت یحبهم ویحبونه هاء یحبونه راجع الی الذات دون النعوت والصفات ابوهریره گفته است حفظت من رسول الله وعائین من العلم وعاءً لقد بثثته ووعاء لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم ونظاره شو که زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه در شعر خود چه اشارت کرده است - ؎

انی لاکتم من علمی جواهره کیلا یری الحق ذو جهل فیفتتنا

وآن تمام در سمر نوشته ام اختفاء او کلام مقلوب ما هم موجب اینست -

ربّ بچند معنی است الرب المصلح الرب السید الرب المربی پروردنده قومی را بغذا پرورد وقومی را بقوت عشق پرورد وقومی را بدرد محبت پرورد وقومی را اصلاح مزاج ایشان کند از تشتت وتفرق بتوحد آرد واز تنقص بتنعم دارد قوم فقوم ثم قوم مردی را سید الابرار وسید الاخیار وسید الاسرار وسید الکبار سازد مردی را واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفه خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی هذا -

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ملوک را انا لک نصیبه تمام است تا آنکه موالی سادات را صدقه نباشد هر لاحقه حکم سابقهٔ خویش دارد میان بنده وحق ربطی هست که هم بدان ربط ضبط است اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رحمت وغضب هم موجب اینست که اگر نسبتی باد نبود برنگ وخشت چه غضب شود فاذا هو خصیم مبین این حادث را با آن قدیم چه مخاصمت ولکن فیه سر - یَوْمِ الدِّیْنِ معارف ضروری شود کافر بحکم کفر خویش بر خود حکم کند که او مستحق دوزخ است بهشتی باحساس خویش داند که تجلی فضل بر وست البته بهشتی باشد مار خود را خود شناسد که سر کوفتن استحقاق اوست

آدرد

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ نعبد را بر نستعین مقدم داشت زیرا چه عبادت حق رب است و استعانت حق بنده اول تذلل بعد از ان استعانت رسم و عادت چو دیدهٔ از هر کہ چیزی نحواهی البته ذل خود را پیش آری و آنگه از وی رحمتی بطلبی . دیگر فنا بر بقا مقدم است اول فانی الصفت و الذات گردی بعد از ان بقا باللہ شوی . لا الصفات

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. نظاره شو نخست حمد و ثنا مقدم داشت چنانچه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم و در آمد کرد به تعلق و تشبث و به تذلل و تعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن روندار د که او را بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود پس آنچه ارکان شرائط طلب را مقدم کرد بعد از ان بهمه عجز و انکسار خواست که اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. هدایت بر سه معنی است یکی آنکه بیان ره و مقصد کنند و اسباب و آلات رفتن بدستش دهند دوم آنکه خود رهبر و رهنما و پیشوا شوند بره راست برند و بمقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین طریق بره برند. سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت در ان شخص کند هر قدمیکه نهد آن قدم را او آفریند خود حامل او باشد بر گرفته بمنزل رساند این را صوفیان مجذوب متدارک نامند. مادر چگونه بچه را می پرور د و ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه روز در کنار گرفته میدارد چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق.

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تعیین نمی کند آنچه انبیا و رسل و اولیا مقرب را دادهٔ حضوری غیبتی فنائی لقائی صحوی سکری رسیدنی که بازگشت نباشد که الواصل لا یرجع نقدانه جذبهٔ در جذبهٔ او باشد. صِرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ آنست معرفت[1] با عبادت معرفت[2] با محبت عبودیت[3] بار بوبیت تجلی با تجلی اگر این جمع شود.

---

[1] معرفت با عبادت" از عرفا دیدم که معرفتی دارند فاما عبادت نه و این معرفت عند اللہ مقبول نباشد. ش
[2] معرفت با محبت" این ابلغ از اول است اول در حق اہل افعال و صفات و ثانی در حق اہل ذات. ش
[3] عبودیت با ربوبیت- این خاصهٔ حضرت رسالت است و چندی معدود از امت خاص اکنون عبودیت می باید دانست یا مصدری است چنانکه فاعلیت ای کونه عبداً مأموراً راضیاً فی جمیع الاحوال. بقیه بر صفحه (۱۱)

خوف و رجا عز و ذل یکجا جمع شود این صفت اولیا و انبیا است مُنْعَمٌ عَلَيْهِ ایشان اند.

مَغْضُوبْ اوست که طرفی را عاطل و عاری باشد و طرفی را متشبث ضال- آن بود که مرد بحق و حقیقت نرسیده عبادت خشک را مقصود دانسته چنانچه زهاد و عباد و متقیان را شنیده باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت او را شده باشد زمام نفس را کشاده کند یهیم فی کل واد بود بزرگ بلائی است یکی را اعتقاد افتد که ورای آنچه من دانسته ام رهی و کاری نیست و بلائی سخت تر و بدتر این است که خود گمان برد بمنتها رسیدم کار من بجائی است هرچه خوش آید ما کنیم زیان کار نباشد زیرا چه افعل ما شئت من اللہ است هر چه تو کنی بکن تو آن منی و من آن توام و بحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بحرمت مرتضیٰ و مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم که ان سکین بی دین در ورطه افتاده است که خدا نمی خواهد او را بحقیقت حق ره دهد اگر از من استوار نداری طرف انبیا لحظه کن از ارواح جنید و شبلی و بایزید پرس. محمد حسینی تغمده اللہ بالرحمة از خود میگوید بی منطق و بی بصر نقد وقت اوست غوک دریا را از دریا پرس که هم از دریا رسته است هم در دریا ماند هم از و خورد هم از و آشامد و بدو باز گردد که از دست دریا چگونه می نالد و چگونه فریاد بر می آرد محققی از زبان او میگوید شعر

الحمد للہ علی انني   کضفدع یسکن فی الیم
ان هی فاهت ملئت ملحاً   وان سکتت ماتت من الغم

بقیه حاشیه صفحه (۱۰) عبادت صد ساله بعبودیت یک لمحه نرسد عبادت از بهر عبودیت است و آن رضا بقضا است که راضی بودن یکساعت بقضا اللہ بهتر از صد ساله عبادت که صائم الدهر و قائم اللیل باشد و ربوبیت بودن او رب و آن رابطه خاص است میان بنده و مولی هر گرا بر ان اطلاع دهند او را هیچ چیز دشوار نباشد و همه چیز در اینک بیند و محتاج الیه داندش.

سمر دوم

(۵)

گرگانی[1] که شیر بیشهٔ وحدانی نگر که چه روباه[2] بازی کرده چه میگوید ولم یصل بعد آنکه پس این چه باشد یا اتحاد یا[3] لا هو الا هو یا هو هو[4] آنکه گرگانی انجاره دوگانی می نماید از ورا ور انشانی نمیدید معیت را کاروباری و نام و بانگی می نهد وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ هیچ[5] نمیدانی از کجا بکجا رفته اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ هیچ خبر هست که بکدام بادیه می اندازد خریقه[6] در بحر خضیم[7] افتاده است اگر گوی بحر درون خریقه است یا برون است یا فرود و بالا اوست یا نه درون نه برون فرود نه بالا عجب کاری یا این گوئی نقطه است از جزو لایتجزی عبارت توان کرد باعتباری چه گوی اللّٰه احدٌ یا آن تصور کن هرچند وهم گماری او از ان پیشتر بیشتر باشد وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ اثبات دوزخ کرد و جو حشم نعیم و جحیم رخ نمودند را، الورای این هر دو اعتبار را فرو افگنده است محمد از

[1] خواجه ابو علی محمد بن فضل فارمدی مرشد ابو القاسم گرگانی است از و روایت می کند ان اسماء التسعة والتسعين يصير من صفات العبد وهو غير واصل فى السلوك وبرايتى وهو بعد فى السلوك ولم يصل. ش. [2] روباه بازی ازان میگوید که مطلقاً میگوید و لم یصل او واصل شده است فاما بکمال مراتب وصول نرسیده و نهایت درجات او بر نرفته و در حقیقت چون مطلوب را نهایتی و غایتی نباشد طلب طالب را از کجا نهایت قصور کند مصراع بیر تشنه مستقی و دریا همچنان باقی. پس واصل فاصل و اصل باشد و بعد بعد قرب قرب. قرب قرب. بعد بعد باشد بلکه بعد بعد بعد قرب قرب قرب قرب قرب قرب بعد بعد بعد و ان و این از الهیات است. ش

[3] این از صمدیات است و معنی لا هو الا هو این است نیست ماهیت و حقیقت او تعالی زاید بر وجود او. ش [4] عبارت از انوار صمدیت است که وراء مقام الهیت است که آن بقیه بر صفحه (۱۳).

از دعوت بیکار مانده است اِنَّ دبك لیشتاق المیك جلوه گری خویش کرده است شهی با عروسی بنهامائی و منی اوی و توی میرفت پرده غیرت بر هردو افتاد عروس باشد خه خه از هر دو یکی هم نه و ما را الورا چنین فرموده است سبحان الله خطبهٔ من و الحمد لله رتبهٔ من همه عالم در قبضهٔ من و من از همه بهمه از سه و چهار و پنج و هفت بیرون نه مردمان مرا مطلق و مقید نامند دیگر آن نفس جزئی و یکی دیگر فیض ازلی نه که من منم و این همه اوهام و خیالات مردمان ذوات الظنون و الحسبانات باشد منهم فمنهم ثم منهم.

بقیه حاشیه بر صفحه (۱۲) آن عبارت از لا هو الا هو است اول بدین فایز گردد بعد بدان رسد اول مقام انبیا است و دوم مقام حضرت محمدی است که همه پیغامبران آرزوی آن کردند. ش [5] بیان گرگانی دال بر معیت ذات است با وجود ذات علوی و سفلی که الله نور السموات والارض. ش. [6] خریقه دانه سرشت. [7] خضیم بمعنی قعر هر شئے که بسیار بزرگ شود او را خضیم نامند. ش.

سمر سیوم

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماید العلم نقطة کثّرها[1] الجہلُ این جہل کدام باشد من[2] علم جہلٌ ازین جہل این حکایت کنند من عرف اللہ طال لسانہ رب را شناختند ربوبیت را نہ شناختند شناختند ولی بنہایت وکفایت نہ شد. کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ چگونہ در حصر و بیان آید من عرف اللہ کَلَّ لِسانُہٗ وره بندی درستی کرده است این صفت میسر نہ شود مگر از دو سہ پنج وہفت بگذری از ورا ورا آگاہی نہ ہر آئینہ کل لسانہ درست شیند الساکت عن الحق شیطان آخرش نہ کہ شیطنت عبارت از بعد است بیچاره غوکی کہ در دریاست اگر سر برآورد ازو بدر رود آن گاہ آہنگی ازو بر آید در آہنگ رنگ آمیزی تواند کرد آنکہ خود غرق است در ظلمات تنگیست ہم چشم و زبان را چنان بربستہ است وچنان بر آن ہر دو در

---

[1] کثّرها الجہل یعنی بسیار گردانید آن نقطہ را جہل مردمان. یعنی علم وحدت صرف مشابہ نقطہ است کہ ازو حرف کلمہ وکلام وجہل آید و در ہمہ آن نقطہ موجود باشد بغیر او قوام ایشان نباشد ہمچنین از وحدت صرف کہ وجود بحت وتصور باوج تعین اولی و دریای اول نامند واسامی بسیار دارد وجب قوابل ومحال و مظاہر و مشاہد بیشمار واحدیت کہ عبارت آن عدم ملاحظہ شی است و واحدیت عبارت از ملاحظہ شی است علم ونفس واعیان ثابتہ وعالم مثال وعالم موجودات ہیاکل علوی سفلی حتی الذرات ظاہر شد کثّرها الجہل اشارت بدین است کہ گفتیم جہل بہ نسبت علم است چون از یکی دو می نمود جہل شد ہمچنین سیومی وچہارمی ومالایتناہی وانزادجات نامند ازان طرف و درکات گویند ازین طرف اول طریق مجذوب سالک است و دومی طریق سالک مجذوب. بش[2] آری چون علم بنہایت رسید جہل نامند لان الشئی اذا جاوز حده اورث ضده ش.

رفتہ است بیچاره این غوک.

ان هی فاہت ملیت ما لحا   دان سکتت ماتت من الغم:

آشنا خالی از بیگانگی نبود وا وجز ہوای متحرک نیست وہوا را در مستقر خود قراری تمام است ہرچہ از باد گوئی ہمہ بر باد باشد وآنکہ ورا ورا است ور گفتار من و تو نیست روندگان را آنجا قرار نیست زیرا چہ روح وراحت نیست وباز گشت ازو از قضیۂ انکار ضروری باشد صیاد خواہد سیمرغ را بدام گیرد او یک گنجشک را بدام نمی تواند آورد سیمرغ را چون آرد عارفان را سلامی محققان را پیامی بنیاز دواعی محمد حسینی ما امامی واللہ اعلم.

سمر چهارم

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة ووضع کفیه عن کتفی فوجدت بردها فی صدری در حدیث چند معنی است هریکی بقدر فهم خویش سخنی گفته است محدثان ومتفقه گویند از متشابهات است واینجا عجب این است که او متشابه فرماید و اصحاب از ان نپرسند گر خود به تعین آن سخن میدانستند یا خود دانست که این متشابه است نپرسند وآنچه بعضی فقها گویند که متشابه بر مصطفی هم کشف نبود در آخرت شود خود کلام رسول الله متشابه باشد سخن ایشان درست نبود نزد اهل لفظ که استخراج معنی از لفظ کنند فی احسن صورة همان معنی دارد وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ هر معنی که درین آیت است همان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت فی احسن صُوْرَةٍ نگفت باحسن صورةٍ صورت احسن او نگاشت صنعتی لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علی هذا رایت ربی درست آید چنانچه محمد واسع گوید ما رائت شیئًا الا ورایت الله فیه

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورة عبارت از تمثل و تشکل این سخن نیز یکی از متشابهات بود چه گوئی او تعالی لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته بحدوث الاکوان تعالی الله عن ذٰلك علوًّا کبیرا وآنچه ملحد الحاد ورزد و دل روا نمیدارد که این سخن گویم و پس آن رد کنم لا حول ولا قوة الا بالله معنی دیگر خداوند سبحانهٗ وتعالیٰ خواهد گوید طالبی مشتاق را و عاشقی دردمند را تسلی در دهانی بخشد صورتی صاف و شفاف عکس پذیر آفریند عین نور جمال لاهوت بروی تابد عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید ذوق وقوت آن شوق باشد طالب عاشق گوید رایت ربی فی احسن صورتٍ وآنچه بعضی ازین

بدین اشارت کنند که ما در خود دیدیم وآنچه انا الحق و بعضی سبحانی گوید و جنید لیس فی جبتی سوی الله فرماید ازین اشارت و رمزی ازین باشد۔

معنی دیگر شیشه سپیدی صافی را در طاقی نهی ورای آن چراغی افروخته داری شیشه بتمامه چراغ نماید بنیده گوید که من درین طاق چراغی افروخته دیدم۔

معنی دیگر معیت او با همه اشیا است چون این معنی بر دلی کشف شود او گوید در هرچه نگه کنم ترا بینداردم اختیار احسن برای آن بوده است لتکریمه وتعظیمه وحرمته وعزته۔

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورة ای انزهها واعظمها واکرمها وما یدل علیٰ نزاهته من کل فصل ووصل وعیب وشین وقرب وبعد آنچه صورت چه معنی دارد و نشنیده صورت مثله وصورت این کار چیست این راهم بر آن کار بر فهذا الیق بحال النبی ومحمد الحسینی وهذا دینی ومعتقدی وفهمی فهو قریب من فهم نکاة النبی صلی الله علیه وسلم۔

اما معنی وضع کفیه فوجدت بردها فی قلبی ربط این بر هر معنی که گفتیم مرتب ومسلم است اگر من مینویسم بسیار گوئی میشود تو فهم کن بخبیر۔ ومعنی دیگر خداوند سبحانهٗ وتعالیٰ خواهد که صفات حمیدهٔ خویش و اخلاق گزیدهٔ خود مسمی کند این امر معنوی را صورتی بیافریند وآن صورت احسن الصور واعدل الاشکال باشد این صورت بر آن شخص تجلی کند بنیده گوید رایت ربی فی احسن صورت زیرا چه صفات الله لیست عین ذات ولا غیره رب میگوید احسن میگوید دلیل بر لطف وجمال کند در شاهد چنین که خدا خواهد یکی را بشارت بایصال دنیا کند وایصال دنیا و بشارت او امریست معنوی برای این را صورت عورتی آفریند وشکری آفریند بدست وی دهد مرد خود را بخواب بیند که عورتی بدست او شکر میدهد و معبر تعبیر کند که او را از دنیا چیزی رسد فکذلك ههنا هذا اقول سدید وکلام عتید

وآنچه گویند رأیت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو سخنی است اما نسبتی باکسی میبرد که او میگوید شب معراج رویت نبود چنانچه عایشه فرماید کذب علی محمد من قال رأی ربه لیلة المعراج. یعنی دیگر هم گویند رأیت ربی وکنتُ مستقرا متجلیا فی احسن صورة یعنی علی طلب ووجدان وشوق ومهذب من الاخلاق الذمیمة فوضع کفه ای کف عنایته علی کتفی کما هو داب المشفق الرحیم علی الصغیر فوجدت بردها فی قلبی ای حصل فی قلبی برد یقین هم برین تاویل که اینجا گفته ام در جمله معانی همین را تحقیق کن. کف عبارت از تقبل وکنایت از عنایت رحمن کنند چنانچه گفته است الصدقة یقع اولا فی کف الرحمٰن.

سمر پنجم ۵

بسم الله الرحمٰن الرحیم اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یُقَالُ لِشَیْءِ الظَّاهِرِ الْمُظْهِر. واین هر دو معنی اینجا درست اید چون وَهُوَ مَعَکُمْ را اعتبار کن ظاهر السموٰت درست آید زیرا چه او ظاهر است گفتند الحق لشدت ظهوره خفی کالنور فی السواد چنانچه نور در سواد خفی است ظهور او نیز بر خلق همچنان خفی است انه مع کل شی لا بمقارنة صفت قربت او همین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی الله عن ذلک علوًا کبیرًا آنچه معیت بذات گویند بینهما اختلافی فاحشی رود هر یکی مر دیگری را تضلیلی کند اما اگر با معان نظر کنند بینهما تفاوتی نباشد زیرا که قرب اعتباری است نه حسی این سخن شنیده باشی.

او باهمه در جمال چشم همه کور او باهمه در حدیث گوش همه کر

وآنچه دوام مشاهده را او عا کرده همبدین معنی است که گفتیم. بیت

از بعد مکن شکایت ای خسته جگر کز غایت قرب من نه بینی ما را

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ همین حکایت می کند وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ همین میفرماید. مارأیت شیئًا الا ورأیت الله فیه همین اشارت دارد. معنی دوم مظهر السمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واین اظهار دو معنی دارد اظهار یکی در مشاهده من وتو است همه کس می دانند ومی بینند. معنی دیگر مظهر هما بظهوره سراب صورت هوا است وهوا معنی سراب سراب را بی هوا وجود نه وهوا را بی سراب ظهور نه قوام او بدو وقوام سراب بهوا وظهور هوا بسراب اگر سراب نباشد هوا ننماید این مظهر که گفتیم دقیق سخنی است چه دانم در فهم تو آید یا نه آید سراب عکس هوا است وهوا عین سراب ماهی را پرسند از

کجا باشی چه چیزی بچه باز گردی او گوید از دریا ام بدریا باشم همان دریا خورم هم بدو آسایم هم بدو باز گردم يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ همه را باز گردانند بدو برند صورت بمعنی خویش باز گردد آفتاب برآید سراب ناپدید گردد كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ۔ ای صفت نوره این قدر بباید دانست هر چیزی که منزه از صور و اشکال او را خواهند تمثیل جزیئی حسی بباید زیرا چه تو از عالم حس وشاهد و حاضری هر آئینه تمثیل هر چه کنی بعالم خویش کنی اینجا گمان نبری که او بعینه همچنین باشد معنیش این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد فرمود که بدین ماند چنانکه در طاقی شیشه باشد دران شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه چگونه باشد آن طاق تمام روشن گردد و آن شیشه که درو چراغ است همچون آفتابی و ماهتابی باشد این آسمان و زمین و اهل ایشان همه دان طاق ماند فیض که از ورای ورا تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه .... آنرا ناسوت نام کن فعلی نه اظهار او بظهوره باشد وظهور او بظاهر آن باشد هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ روئتی بتمامها نموده اند و آنکه رؤیت را استحالت کند او گمان برد که این حاسه بصر ازین روی که او اوست قرب بعد را اعتبار کند حدوث و قدم را اثر دهد آن نادان نداند که اشیا بنور او متصف است همان نور اوست که نور خود را می بیند ما سوای الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند خرقانی ازین جا گوید انا اقل من ربی بسنتین ازین سنتین چه عبارت کرد دو نور را درمیان دید زجاجه و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از وام طاق که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از زجاجه و چراغ این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نکرده است گوید به سنتین ای هو خالق

الوجود کما هو خالق العدم و این هم گویند آمدن و رفتن دو سال عبارت ازین که من آیم و روم پس علی هذا بدو سال کم باشم هم از و آیم همبدو بروم وهو لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته و مرا تغیر ذات وصفات. شبلی گوید. انا اقول و انا اسمع وهل فی الدارین غیری یعنی کسی گوید و من شنوم و آنکس که گوید آن ظاهر نگفته و آن نوری که با ویست او گفته من که شنیدم نوری که با من است آن نور شنیده و آن هر دو نور یکی پس انا اقول و انا اسمع وهل فی الدارین غیری درست آید. یار من و برادر من و دوست من عبد الله جمال الدین مغربی این معنی را خوش نظمی کرده. شعر

کلامی الی سمعی راجع
لانی انا القایل السامع

و هم گفتار اوست. شعر

القائل والسامع والباصر هو والعالم باطن و الظاهر هو
الغائب ماسواه والحاضر هو + الاول والدایم والاخر هو

هدانا الله و ایاک لما تلقناه و الله اعلم. و باقی آیت هر بار ربط ده اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواهم که کوته گردد و السلام.

سمر ششم ۶

قال الله تعالیٰ ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

محدث مفسر متفقہ گویدای استوٰی[1] چنانچہ مرج شنید وگویند کاستوٰی هذا او درین معنی از احادیث گمانند میشوند و در حدیث این معنی آمده است رحمن تعالی بر کرسی نشست فتکر کر الکرمی تا آنچه بعض آواز کرسی بیرون ماند[1] و ایشان گویند که جمیع اعضار انسان در وی باثبات[2] است ایدٌ لا کایدینا و وجهٌ لا کوجهنا وہم بدین مردم ایشان را مجسمہ خوانند ایشان مجسمہ نہ اند اما چنین نماید صوفیان تشبہ و تمثل حکایت کنند خداوند تعالی ازینها برونست ۔ اگر سخن تحقیق خواہی از محمد حسینی[3] شنو این عبارت از ان است کہ بارہا گفتہ ام اِنَّہٗ وَرَاءُ کل وراء محی الدین ابن اعرابی ومتابعان او چنین گویند کہ ورای این وجود است وجودی نیست ہم ازین مطلق ومقید گویند و او را کالکلی الطبیعی نامند استغفر الله لا حول ولا قوۃ الا بالله کونہ وجودہ وجودہ عینہ محو وجودات باسرہا

[margin: استوٰی[1]]

ا۔ این را ہم محلی ہست ہمانچہ ہر شئ را صورتے و معنی است عدم تناہی او تعالی را بدین صورت بیان فرمود کہ بعض آواز کرسی بیرون ماند تا آنچہ صفت کرسی است وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ویا صورت صفت احاطت او تعالی نمود ازین لازم نمی آید کہ او تعالی جسمی وصورتی و دست و پا دارد

۲۔ این جا نیز بسیار سخن است و از آنچہ جامع مظاہر کل علوی وسفلی وجمالی و جلالی صورت انسان است فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ خود را از ان ستود کہ ورا این چیزی دیگر نیست ظاہراً و باطناً وصفتاً و معناً پس صورت صفات کمال و ذات ذوالعز والجلال جز انسان نباشد وہر یکی از اعضاء اصلیہ و فضلیہ او مظہر صفتی است از صفات او تعالی اگر او را صورتی بودی جز صورت انسان نبودی سر یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بشناس و دم مزن رش۔

است دوزخی در دوزخ گوید فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ عجب کاین ہنوز سد بصر[1] بصیرت ایشان است با بہشتیان این سخن آمد کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وجوہ کہ رویت کہ وجوہ چہ باشد این جہان را جہان غطا واستتار گویند آن جہان را جہان کشف وعیان خوانند باین ہمہ از ورای ورا کسی نشان ندہد وکسی را در وہم وخیال نیاید بیچارہ محمد حسینی[2] درین بلا گرفتار و درین غرقاب افتادہ درین قعر فرو شدہ درین بادیہ گم گشتہ عجب عارفی خدا را نشاختہ و عارفش نامند مگر این شخص ہمین ہنم باری فہمی کن گویند ذاتہ حجابہ آنرا کہ ذاتہ حجابہ باشد تامل کن قابل عرفان باشد و احزنا وادرداہ والما مروی با جفت خود جفت خود را با جفت خود فرداً نہ دید با حسن الاصوات این نغمہ سرائید انا من اہوی ومن اہوی انا عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان میدہد[3] واتحاد از یگانگی بیگانگی میکند فرض کنیم دو کاغذ باریک را سریش درمیان زنی وبہم برآن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است انسا منسا ما نیا مسکین نصرانی از ثالث وثانی حکایت کند و معتقدان او را مشرک وکافر نامند ہر آئینہ قدیم را با حادث اقترانی نیست اگر شود و لم یسبق لہ اثر پیدا آید اتحاد[4] بین الشیئین والشخصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رو نمی نماید چو اتحاد بر شرط رفت کلام حلول خود فضول باشد او را ربطی بر فروغ واصول نتوان و او مرغی دانہ چیند و چیزی بآن چینہ سنگ ریزہ ہم بود و عجب نہ بینی کہ آن سنگینہ در حوصلہ او گم شدہ ندہ لحم و دمش گشتند ۔ عائشہ یا رسول الله گفت انہ لیسوسنی انك لست بنبی رسول الله فرمود اَدَ بلغت ہذا ۔ گفت نعم رسول الله فرمود شِنْشِنَةٌ اعرفها من اخزم او خود را شناخت کہ او او نیست دانست کہ نبوت از انبا و مبنی انبای کند بسیار انبا فرماید جز از یگانگی نباشد دریا بجنبد موجش خوانند و برآید بخارش گویند ہوا گیرد ستر اکم شود سحاب نام یابد چکیدن گیرد باران خوانند روان شود نہر گویند باز بدریا پیوست ہمان دریاست کہ بود

[margin: العبرو بصیرۃ[1]]

انا من اهوی ومن اهوی انا این جا اشارت فرماید

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم | ان الحوادث امواج وانهار
لا یحجبنک اشکال تشاکلها | عمن تشکل فیها فهی استار

بحو گفته اند که باران هم از ان دریا دریا هم از ان باران و انچه گویند العناصر الاربعة قدیمة ۔

سمر هفتم

گفتار محمد واسع است ما رائیت شیئاً الا ورائیت الله فیه بحره در حیز نفی افتاده است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاهده است مشاهده را دو اعتبار است یکی تفکر و استدلال باز گردد در آیات و قطع تجاورات نظاره شود هر آیینه دلیل بر صانع حکیم علیم قادر الی باقی اوصافه تعالی کند این را نیز مشاهده خوانند یعنی درین حیرت و درین فکرت علم تحقیق میشود کان المتفکر المستدل یشاهد الرب تعالی وصنعته سبحانه وتعالی ۔ دوم بعین و عیان چنانکه در وَاِنْ مِنْ شَیْئٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ گویم هر شئی دلیل بر وجود خالق و صانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل به تسبیح و تنزیه اوست تعالیٰ کُلُّ شَیْئٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ رمزی هم ازین میگوید کُلُّ شَیْئٍ موجبه کلی است چنانکه مَا رَاَیْتُ شَیْئًا در قوت سالبه کلی اِلَّا وَجْهَهٗ هر شئی که هست صفت فنا دارد دیگر بر وجهی که دلیل هر صنعت و خلقت او میکند آن باقی است ازلی است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اشارتی بدین میان می‌رود هر شئی دو وجه دارد وجه منه الی نفسه من حیث هو هو ۔ و وجه منه الی ربه من حیث الایجاد والابقاء کُلُّ شَیْئٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازین رو که او اوست

هر آیینه فانی است و ازین وجه که ازو آمده است بود و بقا دارد آن وجه بحقیقت باقی ابدیست اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ همین معنی غمزه میزند بهر چه روی آری وَجْهُ اللّٰهِ است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاهر این معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بضرورت گفت ۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ خدا وجود ندارد البته البته مصراع ۔ در هر چه نگه کنم ترا می‌بینم ۔ همین اثبات میکند وَاِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ این ضمیر یا راجع بر الله است یا راجع بر شئی همبدان اعتباری که بیان کردیم ۔ خلوتی گزین مجاهده کن از مُلْتَقَیٰ ذکر و مراقبه گیرد بدان ملازم و ملائم باش لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا منحصر بر محمد واسع نیست هر که براه او پوید همین بیند همین گوید وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ ۔

سمر هشتم

در ماثور است یا روح یا روح الروح ـ اگر حذف وسائط کنی یا روح گو و اگر اثبات وسایط مطلوب باشد یا روح الروح ـ یا نور یا نور النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد ـ کلام را اختصار کنم روح را بر سه قسم آرم یکی روح است که در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند روح انسانی هم گویند این همان روح است که عند الموت از هاق می پذیرد و این روح که با حرکت و حیات است به فیض آن روحی است و نه او خارج نه او داخل است نه متصل نه منفصل نه قریب نه بعید از هر شش جهت بیرون است تعلق او به این روح حیوانی کتعلق الملك بالمدینة والعاشق بالمعشوق این را حکما نفس ناطقه نامند و قوام و بقار این بفیض قدوسی باشد و بنور سبوحی بود از عالم لاهوت نشانی دارد ان متاعَ البیت یشبِه رب البیت مثالی قریبی است ـ مصرع ـ

از خانه بکد خدای ماند همه راست

لاهه چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند و دم از الوهیت و ربوبیت زند این روح بجائی سر بر آرد و سبحانی ما اعظم شانی فرماید و بجلی سرافرازی نماید انا الحق را گویا شود و گاه گاهی اشارتی کند لیس فی جبتی سوی الله از آن عبارت بود خه این خلیفة الله فی الارض باشد اِنّی جاعِلٌ فی الاَرضِ خلیفَةً از ین تفسیری کند این آن روح است که مسجود ملائکه بود این آن روح است که تاج سلطنت ازلی بر سر دارد و خلخال ابدی بر پا نهاده است طوق و یوحی در گلو کرده است سوار قدرت در ساعدین نهاده است گوشواره رحمت در اذنین چفسانیده است نطاق بی نیازی در کمر بسته است

بر هر که تجلی کرد او او را جز .... خداوند نیست قدیم است و لیکن داغ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جماله و جلاله از ین بیانی میکند در فضای وحدانیت طیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی فرموده است در کرسی فِی مَقعَدِ صِدقٍ او را قعودی شده است عِندَ مَلِیكٍ مُقتَدِرٍ رہمائگی بانزاهت و سلامت دم می زند باین همه تو بدانی که خلق من خلق الله باشد محمد حسینی بس کن زبان ازین دراز کردن مصلحت نیست انچه حق حقیقت بود بحق گفتی یتکلم بی و ینطق بی و یبطش بی و یمشِی بی هم ازین نشانی دارد ـ خدایا من سر ترا بپرده لطیفی اشارتی کردم بندگان خود را تو فهم ده و اللهُ اعلم اللهم اهدنا الی سواء السبیل و اعصمنا من هاویة القال و القیل فافهموا و اغتنموا ایها الجبل[1]

[1] بالکسر گروه از مردمان (م ـ ا)

سمر ہشتم

قوله عز من قایل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی ۔ الایته اکمال دین بسه چیز مشهود وارد ۔ شریعت کما هو حقه اتباع نبی باشد در قلیل و کثیر از قول و فعل در اعمال و حال و قال ۔ شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقت الحق از بود و نابود انسان کامل است چنانچه وقتی گفته بودم ـ

هستم ولیک نیست و نابود ۔ نابود ولیک بود را بود
نابود چه بود بود را بود ۔ نابود چه بود عین مقصود

و این هر سه بدان باز گردد و چون این هر سه در یک مقام قدم نهند اکمال دین به تمام و کمال شود ۔ اگر شریعت باشد و طریقت و حقیقت با وی نه نقصانی تمام بود و طریقت بی شریعت وجود ندارد و اگر تصور کنیم مغزی باشد که او را پوستی نه گنده بود و هیچ کار نیاید و هیچ عقدی وی را گره نه بندد و اگر حقیقت روی نماید بی طریقت و شریعت زندقه و الحاد و اتحاد شود و بسیاری از مواهب وجدانی و موارد روحانی حرمانی نقد باشد اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ نقد او باشد ۔ اعوذ بعفوك من عقابك از فعلی گریخت بفعلی پناه گرفت و اعوذ برضاك من سخطك از صفتی حذر کرد و صفتی را التجا ساخت و اعوذ بك منك از ذات بدو رفت و ما ابلغ مدحتك از بود حکایت کرد لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك اشارتی از بود نابود کرد و خمسه اوقات این پنج چیز را اثبات فرمود و اگر این پنج که گنج خانهٔ الوهیت است مجتمع و متحد نباشد کمال در دین نبود بی وجود هیچ نقصانی فاحش روی نماید وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ او تعالیٰ صفت وجوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بی این خزانه خلوی باشد که ان خلو را خلا نامند چه مرتضیٰ گوید ما انا و نفسی کراعی الغنم کلما اضمها من جانب انتشرت من جانب آخر اگر بطریقت میخواند بشریعت میگریزد و اگر بشریعت میخواند بحقیقت میگریزد البته البته از جمع احترازی کلی دارد و اگر وجود بود را اثبات میکند دعوی خدائی نیز میکند و اگر از بود نابود بندی در پای او نهد او خود همه بندها را گسسته است لا حول و لا قوة الا بالله کجا افتاده ام اما ای برادر در عشق چنین بوالعجبیها باشد و الله علیم حکیم ۔

تحفهٔ دیگر این میگوید لا فرق بینی و بین ربی الا انی تقدمت بالعبودیت با انکه میداند العبودیت احتیاج ذاتیٌّ و نعتٌ لازمیٌّ زهی کوری زهی کری مکابره را اگر کور گوئی عجب نباشد و آنکه شنیده را ناشنیده کند اگر اصم خوانش عجبی نبود و اکمال دین این باشد من سره ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض فلینظر الی ابی بکر با این همه از صفت اموات اقل من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای بند او شد تا اهل بیت را رعایتی نکرد و فاطمهؑ را جوابی ناصوابی گفت فلیکن درین مقام ما را کلامی نیست سخن ما در اکمال دین است و آن ازین گفتارها بیرون است چون مرد خود کامه شود همه جهان را بکام خود طلبد و هر چه کند کند بر وجای اعتراض و الزامی نماند زیرا چه او پنج چیز را در یک خزانه نهاده است قالب قلب روح سر خفی است هر پنج را با این هر پنج نسبتی بده و ابوبکر بدان در روز وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ازین حکایت کرد ۔ و رضیت لکم الاسلام دینا بعد جمع این هر پنج گنج استسلام را التزام بود رضای او بدین بود و تو مرضی باشی ۔ خداوندا محمد حسینی را ازین نصیبه ده و السلام الحمد لله الذی هدانا لهذا

بیند

سمر دهم

سخن حکیم است و کلام حق و حقیقت است و بعض العلما رفعوه الی النبی علیه السلام العلم علمان علم الابدان و علم الادیان علم الادیان
انچه بشرایع و اخرویات نسبت دارد و ما هو یثبت بکتاب الله تعالی
من التاریخ و الدلیل و تکلم به النبی صلی الله علیه و سلم بالمتصل
والاسل. و علم الابدان ظاهر یعنی باشد بدانچه صحت بدن و دفع مرض و بقای
صحت بود و باطن آن بدانچه مرتضیٰ اشارت کند من عرف نفسه فقد
عرف ربه. ای من عرف نفسه بالحدوث فقد عرف ربه بالقدم
یقال من عرف نفسه بمخلوقیة فقد عرف ربه بخالقیة. من
عرف نفسه بفسخ عزائمه فقد عرف ربه بانه قادر یثبت
ما یشاء و یفسخ ما یشاء کما قال علی رضی الله عنه عرفت
ربی بفسخ العزائم. و یقال من عرف نفسه ببدایت حسه عرف
ربه ببداهت عقله ای ان معرفته تعالی بدیهیة لا حاجت را معرفتم
الی فکر و تامل. و یقال من عرف نفسه بانه مرکب من اللاهوت
والجبروت و الملکوت و الناسوت عرف ربه بانه خالقها و
باریها و مصورها و جاعل کل شی کما شاء و اراد و یقال من
عرف نفسه بان فیه من الصفات السبعیه و البهیمیه و الملکیه
والجبروتیة و اللاهوتیة فعرف ربه بانه وراء کل وراء انه
تعالی متعال عن الترکب و الامتزاج و التعلق و الاتصال. من عرف
نفسه بانه تفصیل عن اجمال عرف ربه بانه ذو اجمال و خالق
کل تفصیل. من عرف بان معه ربه عرف ربه بانه مع کل شئ

لا بمقارنة و غیر کل شئ لا بمزایلت شیخ وجهه درین معنی نبشته ام
آن قدر که درین مختصر توان نبشت بکتابت آمد آنکه بایزید رح گفت سبحانی ما
اعظم شانی نه آنکه خارج داو داخل شده است انچه بادی بود لا بمقارنت
و لا بمزایلت هم بدان زبان اوررفت باقی شطحیاتیکه ازین قوم فوا است همین
مثال است. من عرف نفسه انه بصورته کما قال رسول الله
صلی الله علیه و سلم ان الله خلق آدم علی صورته و آنکه گوید
علی صورته المختصة به ای بآدم بر واین سخن مشکل بود ان الله خلق
آدم علی صورت الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
صور بسیار ساخت اما صورت انسانی بعینه صورت رحمت و رحمانیت کرده از
تشابهات اذا اراد الله ان یخلق صورت جامعت لصفات
الغفران اجمعها فجلس را فغار کبته و اضعفا راسه فیها
کذا الوف سنة فلم یتخلص له صورت الا صورت الانسان
فخلق آدم فقیل ان الله خلق آدم علی صورته. من عرف
نفسه بانه تمثیل لاهوتی و تشکل جبروتی عرف ربه انه یتمثل
به و بنفسه حتی قال رسول الله صلی الله و سلم رایت ربی
فی صورت امرد شاب قطط و جای دیگر گفت رایت ربی فی
احسن صورت این قدر باید دانست بر هر که او تجلی کند ذات او تعالی
و تقدس کل هو هو بسیار گفته ام انه وراء کل وراء اما صفات خود را متمثل و تشکل
سازد او تعالی بذاته لا یتغیر و لا فی اسمائه یتبدل منزه عن الاکوان
اگر تو صورتے بینی بصورت انسان و هو یدعی انه الرحمن انکار نه کنی و ندانی
که اوست تعالی فان صفاته لیست عینا و لا غیرا اینچنین بوالعجبیا در علم
الهیات باشد اینجا مغالیط بسیار است و جمعی از قوم منهم محی الدین ابن اعرابی
و الشیخ العراقی گفته اند و رای این صور و اشکال حتی العرش المجید وجودی نیست و انهد

تعالی کالکلی الطبیعی گویند. محمد حسینی بسیار بار بسیار جا فریاد کرده است انه وراء کل وراء این همه فیض اوست نه اوست. سخن بسیار است اما با مردم نادان قطع گفتار است. فافهم و اغتنم والله اعلم۔

سمر یازدهم

شبلی گوید: العلم خیرٌ والخیر حجود فالعلم حجاب الله اعظم

معنی کلام: العلم خیرٌ خواه این علم را از انواع سماع بدان خواه علم بعد عیان اعتبار کن خواه علم بالله نام نهه مرجع هر سه بخبر آمد والخبر حجود زیرا چه تو دانستهٔ الخبر یحتمل الصدق والکذب بیک طرف او حجود است والعلم حجاب الله الاعظم دو اعراب را افصاح میکند یکی کسر دوم رفع اگر کسر باشد صفت الله باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد. معنی او بظهور کسر این آمد او که اعظم من کل عظیم است او که شاهد همه اشیا است او که حجاب بر وجه من الوجوه صورت بندد علم مرد عالم را حجاب آید خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ همین معنی را اثبات میکند جولان مسائل الحقائق فی قلوب اهل التحقیق خاتم قلوب ایشان شد تا از لذت شهود و ذوق وجود که کونه وجود ده محروم ماند پس علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانی چند بچند باشد. مجنون در وصف قد و خال و خد لیلی مشغول بود حجاب اوست و نازی و کرشمهٔ حسنی و ملاحتی که او دارد هر چند که بحضور بود از عین شهود و ذوق والتزام و اعتناق و کون بعضها مع بعض محروم باشد تو بدان که چه میگویم اگر عاشقی و عشقبازی بدانی که چه میگویم چه گوئی شب تاریک لیلی در بر مجنون بهمه مرادات او باشد و آن حضور که در وصف خنده و ناز و کرشمه او بود است چه بهتر۔ معنی رفع را اینجا نصب دهیم و آنرا بجزم گوئیم چنانچه کسر روس علماء ظاهر بود و همه بصفت خفض مانند و سکون وقف حال ایشان باشد

گفتار اهل تحقیق است کل ما شغلک عن الله فهو صنمک ورقد و سیات میگوید لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن انسی لضحکوا قلیلا ولبکوا کثیرا ولو علم المشتغلون بانسی ما فاتهم عن قربی لبکوا دماً ولو علم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اوداجهم۔ ذکر همین قول لا اله الا الله است یا همین گفتار انیست یا اثبات این هر دو مانع انس او اند تعالی وانس او شاغل از قرب و قرب او باز دارنده از و توجه گوئی علم حجاب باشد یا نه۔ سید محمد باقر رضی الله عنه میفرماید در این آیة فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ که کل ما شغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک این سخن از دوئی است از یگانگی بیگانگی مینماید دوئی را فرض کنی بتصور و تفکر بدانچه هر دو یک روشن و یک حال دارند پس آنچه ایشان سیری کنند طائر همت هر دو باهم سیران و طیران روند هر دو بجای فرود آیند و بینهما حجر محجابی لطفی تنگی شریفی نماند یکی میان ایشان مرد عالم استاد رد نظیر[1] واند کردن قضایا و نسب ایشان را واقف حد مکرر بداند صغیری و کبیری را شناسد و شکل اول تواند آورد بی آنچه وراء این حجاب لطیف شود هر چه وراء آن بود بعقل و تفکر خویش دانست و معقول و ندیده جز ایقان برابر او نیست و دومی عامی ازین علوم غافل فکری داشته لا ای او را دست نه دهد و ضروری در درون برند و آن اوستاد عالم را همانجا گذارند هر چه پیش او میآرند او نمیداند فهم نمی کند کشاده تر می کنند ظاهر تر میکنند تا آنچه او مطلع شود هر جزئیاتی که در حصر و عدد نمی آید و در فهم او نمی گنجد تا آن زمان بدارند که بر امثال و انواع اطلاع تمام یابد بعد از آن بگذارند پر کرده پیمانهٔ آن شراب خورده مستان گشته برون آید با حظی و لطفی تمامتر با ذوقی و شوقی بیشتر و بیشتر و آن

یا نفی است یا اثبات

---

[1] قوله رد نظیر الخ - این همه اصطلاح منطق است. شکل است که حد اوسط در صغری محمول باشد و در کبری موضوع باشد مثل العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث ش- این را در اصطلاح حمل النظیر گویند و حمل النقیض علی النقیض هم هست. ش-

استاد مجتهد معقول دانٌ عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی بو بفریاد ندا کند العلم حجاب اللّٰہ الاعظمُ ای کاشکی جاہل بودمی ای کاشکی عامی بودمی این مرد از اتحاد و ایجاد و از اتصاف محروم و او بہمہ رسیدہ و چشیدہ چند در چند باشد. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را النبی الامی خواند و سبب داشتن او امی این بود کہ بیان کردیم او را آنجا برند و ہمہ خویش بر و کشایند و بہمہ او را اطلاع دہند و دیگران را ہم از ورای حجاب باز گردانند و گویند تو بمقصود رسیدی بیشتر رفتن نماند پس النبی الامی وصف شد و رای ہمہ اوصاف او را آنجا بردند محمد از محمدی بدر شد از محمد یا محمد در محمد ہیچ نماند بزبان فصیح محمد خود گفت التحیات للّٰہِ والصلوٰات والطیبات از خود بخود با خود بزبان محمد گفت السّلامُ علیكَ ایها النّبی ورحمت اللّٰہ وبرکاتہٗ ہم بزبان محمد از محمد گفت اشہد ان لا اِلٰہ الا اللّٰہ خود گواہی میدہد. شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ہمین معنی می فرماید و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ جمع کرد و از جمع بجمع الجمع آمد شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ جمع آمد وَالْمَلٰئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ جمع الجمع آمد ہیہات فیہات دران مقالات کہ حالات سید الکائنات انہ ظن فاسد و متاع کاسد باشد اللّٰہُمَّ صل علیٰ محمد و بارك و سلم فافہموا واغتنموا.

و در حجاب اللّٰہ الاعظم معنی دیگر ہم توان گفتن کہ بفہم علمای ظاہر رسد. حجاب دو است غلیظ کثیف سیاہ مکدر ظلمانی دوم شریف و لطیف شفاف صاف کہ نفس را خوش آید و دل را فریبندہ باشد در حجاب اول دل تنگ گرفتہ شود و نفس آرام و قرار نگیرد و البتہ خواہد کہ آنرا بدرد و از پیش نظر دور کند از بس تنگ آمد و ضیق نفس خود و در حجاب دوم آن صاف شفاف است فریبندہ است نفس را قراری و دل را اطمینانی این را توان گفتن العلم حجاب اللّٰہ الاعظم زیرا چہ از طلب ما ورا باز دارندہ است و مرد روندہ را اطمینان

و قرار بخشندہ است.

ای محمد حسینی ہر چہ گفتنی مرشد انرا و دانندگان علم سلوک را اسائل حقائق را تنبیہی و تعلیمی کردی و ازین علم نہ علم بیع و شرا و طلاق و عتاق مراد است چنانچہ محی الدین ابن اعرابی کردہ است جہانی از روندگان بران قرار گرفتند و از طلب و شوق باز ماندند ظن فاسد ایہا الحسینی نبہت العباد العالمین و نجوتہم عن وہدۃ الظالمین رحمك اللّٰہ و منّ المومنین والسّلام علی من اتبعک من اہل الیقین

سمر دوازدهم ۱۲

قولہ عزّ من قایل وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ . ترجمہ آیت این است ہر کہ توکل بر خدا کند خدا او را بندہ و کافی باشد و یکسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل و حق توکل او باشد این سخن بر آن تقدیر است کہ ضمیر ہو راجع بر اللہ بود و احتمال دارد کہ رجوع ضمیر بر توکل شود زیرا چہ یتوکل دلیل بر توکل کند چنانچہ اِعْدِلُوْا ہُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی و اینجا دو معنی باشد توکل او را بندہ است یعنی مرد متوکل را از برکت توکل او البتہ رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق او بندہ باشد. و معنی سیوم کہ لطیف تر و نازکتر است ذوق توکل او بجای قوت و غذا گردد ابراہیم خواص گفتہ است اگر خداوند سبحانہ گوید بخواہ چہ میخواہی بدہمت خواہم الہی دنیا را ابدی کن بہشتیان در بہشت ذوق نعمت در بہشت گیرند و من در دنیا ذوق توکل گیرم. خضر با وی صحبت خواست قبول نکرد کہ ذوق توکل من بسبب صحبت تو باطل شود.

و احتمال دیگر ضمیر فہو راجع بر مَنْ باشد و ضمیر حَسْبُہٗ بر اللہ باشد

یعنی آنکه توکل کرده او بنده ایست برای بندگی خدای را بنده شده است اگر
درجهان کسی را نیافرید برای بندگی همین متوکل بنده باشد ۔
دیگر من لطریقه استفهام و انکار باشد فهوحسبه ای توکله محوٌ فانه
ضیلات یعنی بر خدا من توکل کردم زیرا چه آن توکل او جز حُبانی وظنی نیست
بگمان خویش خود را متوکل داند هرگز از افعال و اعمال خویش منسلخ نتواند شد فرض
کنیم مرد متوکل در حالت شدت جوع بین بدیه درهمی نهند ضرورت باشد بخرد بخورد (درهمی را)
واگر فرض کنیم مطبوخی آرند هر آئینه لقمه گردآرد در دهن اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
در دهن او لقمه نهد او لقمه بخاید فرو برد و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خائیدن
نباشد باز انفتاح حلق باید کرد فعلی کل التقدیرات انسلاخ کلی نشد پس میان
قوم توکلی هست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصنعتی
وکسبی وتجارتی متعلق نمی شود لقمه وخرقه ازغیب میگیرد و آنکه توکل برین کرد که
اوضامن رزق من شده است چنانچه گفت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا هیچ خداوند حیاتی نیست که رزق او بر ذمه کرم باری
نیست برین اعتماد نشسته است و بدین مانده آری چنین هم باشد ولیکن این شخص
مشوش باشد و دل اش مغشوش بود و نفس انتظار رزق غیب کند ولازم نیاید
که البته او رزق دهد اگر حیات او خواهد رزق دهد در باب بنده معاملت قدرت
کند و در باب بنده معاملت حکمت کند اگر در باب او معاملت حکمت آمده است
او چه کند چنانچه آورده اند مردی بود زاهد زاهد او بروی قوت آورد بادیه
گرفت چند روز گذشت هیچش بدو ندادند بنالید اگر کشتنی هست بکش و اگرنه چیزی
بده که بخورم ندا شنید بعزتی وجلالی لا ارزقنك حتیٰ تدخل الامصار
د تاکل من ایدی الناس در آبادانی آمد فجاء هذا بطعام وهذا بشراب
فاکل وشرب وسمع اترید ان تبطل حکمتی بزهدك مردی متوکل
دست در سوراخ مار کند تحتمل بگزد و یحتمل نگزد و عثمانؓ توکل کرد و حسنؓ رضی الله عنهم

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی یاتی
اللهُ بِاَمْرِهٖ توکل کرد و کشته شد در قتال صفوف همین مثال است البته آن
توکل رزق را بدامان بندند ان شاء الله یرزق والا لا توکل بحقیقت این است
که مردی صوفی را استرسال نفس مع الله شود در عین حرفت و در عین صنعت و در عین
تجارت وکسب متوکلا علی الله باشد فعل وقول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بکشف
وعیان جز او را نبیند و نداند اینجا گوید ۔ ؎
من رفته ام ز خویش برون و درون نه ام ازمن مراطلب تو که من کنون نه ام
بنطق بی و ببصر بی و بعیشی بی محض توکل است مرد کلی منسلخ است انیتی در
میان نماند مصراع نامیست زمن بر من و باقی همه اوست ؎
اذا قلت ما اذنبت قالت مجیبةً وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب
اینت در میان نباشد ۔ وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلهم
محجوبون بمحبتهم اهل المعرفت کلهم محجوبون بمعرفتهم ۔ والله
جمع نام نه و جمع جمع خوان اما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت نبودی
ارسال نبوت و انبیا نبودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت
بردند فرمان آمد محمدؐ برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن
زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه
میکردی فسکت حایرا وبایرا و لم یجد مجال التکلم فقال الله
اذهب قد غفرت لك محمدؐ از محمدیت بیرون است با این همه در دریای انیت
غرق است و ران غرقاب وطن و موطن اوست والله اعلم کری و کوری
خری ستوری بی ادبی مانده دور از رب احمق بی نسق ابلق بر بهق مستهلی مارا گفته
اذهب فقد غفرت لك از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دوراز
بَیِّنِیْ وَبَیْنَهٗ ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب گدام ذنب است اشارتی نمائیم
خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضیٰ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ به تحقیق ما ستر وحدت را بر تو گشاده کردیم عاقبت کار بدان کشد که غفران ذنوب متقدم و متاخر تو شود و ازین ذنب بیان بعیان کنیم اشارتی بعبارتی نمایم حکایتی گوئیم که واصلان و انند عارفان شناسند ایاز میگوید حضرت بادشاه جهان پناه هیچ صورت گناه مارا در ره نباشد مگر گاه گاهی بخلوتی مرا بر سریر سلطنت نشاند و کمر بندگی بندد و به پیشم به خدمت گاری بایستد گوید مرا امری کن تا من در ایتمار[۱] آن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنب معشوقه است نه ذنب عاشق اگر عاشق معشوق را بعزت و جاه دارد و او بتحقیقت جز بندهٔ کمتر از خس و کاه نیست محمدؐ محبوب و معشوق است گناه او مثال خالی که بر رخسار مهرویان باشد تو بدانی که ازین نقش بندیها و رنگ آمیزیها بسیار باشد محمد از جمع الجمع گفت که نظر من نبود و او از عالم جمع عتاب کرد محمد در حضرت رب ادب نگاه داشت هر آئینه فسکت ولم یتکلم عبارت باشد شعر

من با تو ام مرا نمی خوانی تو من عین توام مرا نمی دانی تو

انا اقول و انا اسمع و هل فی الدار من غیری رمزی هم ازین سخن ما است محمد بحجت پیش نیاید و اند فلله الحجة البالغة ذبول و خمول شرها کار است مجنون را گنهی عظیم اگر لیلیٰ با او بعشقبازی پرواز و مجنون اینجا خود گنهگار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر و قال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم محمد در صدر معشوقی با همه عز و جاه با همه سلطنت و مکنت نشسته فرموده است و این جلبهٔ او از وی بدو نیست محمد جمال خود را در صورت زینب مشاهده کرده هر آئینه عشقبازی در میان نهاده اینجا چه عتاب جز خطاب متطاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق خود خلوتی میسر شد معشوق با عاشق برضا بود و همه حجب را از میان بر گرفت برهنه گشت

---

[۱] ایتمار یعنی قبول امر. ش.

پیش ماند گفت افعل ما شئت فقد رضیت عنک عاشق او را برهنه یافت و با رضا دید و خود با اشتیاق تو قان بود هر چند که خواست با وی یکی گردد و یکی در یکی شود و یکی ماند آه حجاب این است در میان دوئیگانگی به حق و حقیقت میسر نشد آری الاثنینیة لا تزول و الاثنینیة لا تتعدد بدان زوری و شوقی اشتیاقی که عاشق داشت چون دید میسر نیست سکون گرفت. گفته ام هر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتها. اول آفت ابتدا آنست عاشق را امکان وصول در معرض استحالت افتد مثلا بینهما بُعد المشرقین و المغربین باشد چنانچه دختر بادشاه بسقا بچه عاشق شده و کلال بچه بر حرم بادشاه چون امکان وصول را صورتی نماند تخیل که اینجا تسلی کند از بس که صورت وصال در حجب افتراق و تتق جلال مانده است درین خیال دلش ستوه پذیرد با خود گوید مصرع

ولا دامن فراهم کن کجا ما و کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان شتاقان آورده وداع گیرد چنانچه گفته اند. مصراع.

من مات عشقا فلیمت هکذا

آفت دوم بینهما اتصالی و وصالی شود عشق نماند تا تسلی شد یا مر و هم نماند عاشق را گمان افتد و هم زند که بانتهای کار رسیدم او گوید.

رباعی

دوست آمد و گفت گرامی طلبی پس هر چه نه آن منم چرا می طلبی

در خود نگر ار برون زخود آمده پس من توام و تو من کرا می طلبی

هیهات فهیهات انه ظن فاسد و متاع کاسد لا یعلم الا العلماء السادات آن مسکین نمیداند که این دریا نیست ساحلی ندارد و این غرقابیست ته ماندی ندارد. فافهم و اغتنم والله اعلم

سمر سیزدهم

قوله عز من قال۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ هر که از خدا بترسد شرک با او نیاید و از جمله دشوارها خدای تعالی او را جای بیرون آمدنی کند و او را رزق دهد از آنجا که او نداند۔ این معنی ظاهر آیت بود که گفتیم۔

بباید دانست شرک بر دو نوع است۔ شرک جلی و شرک خفی شرک جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرستد و بداند که از و چیزی سزد از شرک[1] این شرک از روی عقل مرد عاقل را رستن و جستن آسان باشد۔

دوم شرک خفی از دام این شرک رستن صعوبتی دارد نباشد کسی که یک قیدی در پای همت او نباشد و آنکه او گمان برد که من حبة ام ور ذره ام او گرفتار تر از همه باشد۔ چنانچه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید الشرک فی قلب المومن اخفی من دبیب النملة السوداء علی الصخرة الصماء فی اللیلة الظلماء وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ هرچند که ایمان بوحدانیت آوردند اما شرک بایشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتهد استاد ماهر معتمد اگر خلی هو و نفسه باشد خود را بشرکی گرفتار بیند که از آن بیرون آمدن دشوار ترین کارها باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلم اسرار دقائق شرکی دارد که از آن بیرون آمدنش صعب ترین حالات

[1] شرک بالفتح الرا یعنی قید۔ ش

باشد مرد متوکل از بس توحد و تعزز از اکتساب و اسباب اعراض کند چنان در هاویهٔ شرک افتاده ماند که او را از آن بر آمدن امکان صورت نبندد یکی خود را نیستی نابودی تصور کرده او خود وجودی غلیظی دارد و در بندی شدیدی افتاده است که او را از آن سر کشیدن میسر نیاید و آنکه انا الحق گفت و آنکه سبحانی فرمود و آنکه لیس فی جبتی سوی اللہ میگوید در شرکی اند که توحید از ایشان بکلی اعراض نموده است۔ هیهات فهیهات انها ظنون و حسبانات و آنکه گویند اگر صوفی را بینی که آژنگ[1] در پیشانی افگنده بدانکه او معبود بدل کرده است لا اله الا اللہ چند شرک در شرک است و آن مسکین اشارت مطلق و مقید کرده است و از این بدتر و پستر او فتاده است او را اگر شنوی نام نهی درست گفته باشی۔ عمرؓ بعد تقلد خلافت حرم ابوبکر رضی اللہ عنهم را خطبه کرد پرسیدش از احوال ابوبکر گفت تا ثلث شب در حضرت مصطفیٰ بودی چون از آنجا بازگشتی ساعتی بما مشغول شدی تعلقی بحبل اللہ کردی مشام ما بوی احساس کردی که هیچ عطری از آن خوشبوتر نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آهی زدی آنچنان بوی گنده بودی چنانچه پرکالهٔ گوشت مرداری بودی که بسوزند عمرؓ گفت که آن بوی جگر سوخته ابوبکر است همه شب دران گمان بود گر بکاری ام نگر ره روی دارم پیش آن خود را ابعد من کل بعید دید و خود را سر بسر پیچیده بریسمانها دام شرک یافت البته آن قدر حجب را احساس کرد چنان بعید تر دید که خلاص را ره نمونی نیافت قرب را صورتی نه شناخت این جا تدبیری نیست جز آهی سردی و دمی گرمی و پی افروخته جگری

[1] آژنگ یعنی شکنج جبین۔

سوخته بشنیدهٔ مغرورات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات وَادرد ا این حجابیت هیچ رونده را از نبی و ولی بر نخیزد و ورونش کسی بدر نشود ذات او را کسی ندید و نه بیند وجز او او را ندید وجز او او را نشاخت با او جز او نیست و آنکه گویند وَ اللهُ مِنْ وَرَآئِهِمْ مُحِيطٌ احاطت وصفت اوست بر ذات ویکی از صفات او الله است. عجب از کسی دارم که گوید کار من بجای رسیده است که از ان پیشتر کسی نرود و کم همتی او او را برین آرد اَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی شد انتها از وبدو شد اما او را منتهی نه و همه را به ازل گمار و با خود گوی الا زال عبادت عن عدم المسبوقیت وابد را در تصور آر و بگو الابد عبادت عن عدم السابقیت بالنهایت والکفایت. و انکه او عین الاشیا گوید بعزت او بجلال او بشرکی مبتلا است که او را از شرک شعوری نه و او را از وجود و ظهوری نه گویند اعلی یا بهیل او گوید ربنا اعز واجل شرکتی و نسبتی بیان کرد. فسذلك این کلام سرجمله این اوهام کل لسانه باشد شنیدهٔ یا نه دانستهٔ یا نه قریب بعید است بعید قریب است قرب قرب بعد بعد است وصل نیست فصل نیست. وصل وصل فصل فصل است فصل فصل وصل وصل است فاصل واصل واصل فاصل است اذلا فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد فی الحقیقت وجنید گفته است التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت اینجا رخت وجود بربسته است درز او یه عکس شهود قرار دارد و هذه الصمدیت لا انه الهیته والصمدیت وصفها لا عین لا الالهیّة
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر برین بیان که گفتیم یَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا چه معنی دارد که مضیق اوهام وخیالات

وقید ظنون وحبانات آن گرفتار جز علم وعرفان هیچ چیزی آنجا ره نبرد و من يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا این القا ازین چنین مضیقی مخرجی پیدا آورد و يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رزق دو است خفی و آن معلوم است ومعروف است. معنوی له الرتب والدرجات حتی ینتهی اِلٰی مَا اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ برین هم گواهی می دهد گواهی صدقی عدلی است لا هو الا هو مصدق او. اللهم الهمنا رشدنا واهدنا الی الصراط المستقیم از کثرت بوحدت آیند واز وحدت بکثرت روند یا نور یا نور النور یا منور النور واز وحدت بکثرت رفت اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك از کثرت بوحدت آمد. سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته والسلام.

سمر چهاردهم

اگر خداوند سبحانه یکی را محبوب خویش خواند او را بر محبوبی او اعتماد نباید کرد گمان نبرد که پس این هیچ کرده هی بمن نرسد و شعبده گری و مهره بازی او نهایتی ندارد و گر ترا محبوبی باشد و توقع در بر ایصال راحت و دفع مضرت او باشی هیچ مضرت بدو رسیدن دهی و هیچ منفعتی از و باز داری نه آنکه بصدق و بحق بر آی و نگوئی هرگز روا ندارم و هرگز باز ندارم - هان و هان اندیشه گمار محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم حبیب الله باشد رخساره او را مجروح کند و دندانش بشکند و صورت خیالش را تصور کن چگونه بود آن صورت دندان شکسته و خون بر روی و ریش مبارک افتاده و رخساره شکسته و او گوید کیف یفلح قوم خضبوا وجه نبیه بدمه وهو یدعوهم الی الاسلام سخن را بر روی او زنند و بگویند لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ هرچه کنم من کنم کسی را با آن کاری نیست محبوب خوانیم و آن هم بر و قهرها رانیم - زهی دوستی هرجا که دوستی است درین قضیه شکل وا ماندگی سر فرو افگنده چشمی بخونابه دیده متحیر مانده - تحفه وگر آمد شد تحتی حکایت علو مرتبه او کند آن چه سودمند آید منافقان که می خندند و کافران سخره می زنند و ندا اعل هبل می کنند و اعجاز و نبوت را در ربقه انکار می نهند و قدر او را وزنی نمیدارند و میگویند یوماً بیوم الحرب سجال والایام دول چه سودمند آید و ظهور ظاهر چه بکار آید - سرزنش دیگر نشنودی وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا اگر دوستی بحقیقت است این شکستن چه معنی داشت لولاک لما خلقت الافلاک

برای چه می باید گفت اگر حقیقت این است این چه و اگر نیست این چه و آن نادانی که میگوید - نه

هرچه امروز بریزم شکنم تاوان نیست ‏ ‏ ‏ هرچه امروز بگویم بکنم معذورم

نه آنکه غطار غرور بر صدر دل او کشیده اند و او را از شعور برده اند آنکه انا الحق گوید او بوهمی و خیالی گفت و اگر نه پرکاله کردن چگونه میسر آید سبحان الله او سخن از حقیقت گوید بر و معاملت مجاز رود لاحول ولا قوة الا بالله چنین دانم و هم چنین تحقیق کردم که او خود باز و بغیر خود نه پرداز د خود بخود محب شود و خود با خود محبوب گردد خود را بر آرد و خود را افروزد و نه بر آوردن و نه فروزدن وجودی شهودی دارد - بیت -

خود میگوید و از خود می شنود ‏ ‏ ‏ بر ما و شما بهانه بر ساخته اند

خه خه خود را است ساخت و خود را محمد نبی پرداخت لباس انکار در برکشیده با محمد حجاب حزاب[1] پرداخت - ای مسکینان و ای محجوبان در خود آئید نگرئید و از و بد و باشید و زبان را از بیان حقیقت و مجاز بر بندید لب را ازین گفتار بر دوزید من عرف الله طال لسانه را در گوشه نسیان نهید من عرف کل لسانه و رعقده شیوه بازی بر بندید آنچنان اشکال گره کنید کشادی و بستی را ره روی نماند مسکین محمد حسینی عمری درین غرقاب فرو و بالا میشود و هیچ سر و کاری پیدائی نمی بیند بضرورت از سر درماندگی و واپس افتادگی فریاد برمی آرد رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

---

[1] خراب بمعنی عقوبت و سختی

الله[له] الله الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله.

له لفظ الله الله اشارت از سه پرده که شخوص ثلاثه عبارت از و است همین است و یا اشارت است که ذکر یاد میکند از نفوس ثلاثه اماره و لوامه و ملهمه میخواهد که به نفس مطمئنه رساند و از قید نفس و دل و روح خلاص دهد و اشارت باشد که چندان ذکر گوید همه الله الله الله شود و جز او تعالی هیچ نداند و نه بیند و نباشد و یا در شریعت و طریقت و حقیقت تفرقه نهند هر سه را یکی بیند و یا میخواهد از و رار این سه شعوری باشد والله من ورائهم محیط بل هو ورار الورار برسد و میخواهد از مقام اهل معاملت و اهل معرفت و اهل محبت بر و و بمقام صمدیت بر آید که اوستاد ابو القاسم قشیری فرماید فعند ذلك لا وجد ولا فقد ولا بعد ولا قرب ولا فصل ولا وصل کلا بل هو الله الواحد القهار. بیت

آیم بسر کوی تو آهی بزنم　　در پرده وصل تو نوای بزنم. ش

۱۵
سمر پانزدهم

قوله عز من قال. هو الذی انزل علیك الکتب منه ایت محکمت هن ام الکتب و اخر متشبهت فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منهم ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ۝

ترجمه آیت او تعالی خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو کرده است بعضی از ان کتاب آیاتی است محکم که مساغ تاویل و احتمال معنی دیگر ندارد و همانچه ظاهر کتاب است همان است آن آیات محکم اصل کتاب اند یعنی مقصود و مطلوب همان اند. و دیگر آیات متشابه یعنی در و مساغ تاویل و تخمینی هست. آنانی که در دلهای ایشان میلی به باطل باشد تاویلی من عند انفسهم انگیزند بدان تردد و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنه و مرادگردانیدن کتاب باشد و حال این است که ندانند تاویل کتاب که آن متشابه است جز خداوند. و آنانکه ایشان را در علم رسوخی هست یعنی قومیکه دانسته اند که ما را از مراد الله اطلاعی ممکن نیست میگویند آمنا بالله ایمان بخدائی آورده ایم هر یک از متشابه و محکم از رب ما است و ازین کسی پند نگیرند جز خداوندان خرد.

این معنی بدان بود که بر الا الله وقف کنند الراسخون را ابتدای کلام نامند اما محققان چنین گویند که الراسخون عطف بر الا الله است و راسخ در علم کیست آنکه از خداوند سبحانه و تعالی علم بی واسطه گیرد و ایشان را

علما ربا الله خوانند و علما ربانی گویند. و بین الکلا مین اختلافی فاحش و مخالفتی بین نیست چون ایشان علم متشابه از خدا گرفتند پس هر آئینه وقف منزل باشد و بگری ندانند جز خدا و آنچه از خدا گرفت بفکری و استدلالی بتاویلی و تحملی معنی نه انگیخت خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت همان وقف منزل آمد و ایشان در طبع او باشند تعالی و آنچه ایشان را انکار کند داخل درین جمله باشد فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِیْلِهٖ. هم ایشان را باشد.

میدانی علم از خدا بغیر واسطه چگونه میگیرند خداوند سبحانه و تعالی در ورای حجب و استار گفته است مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا ارسال رسل یا نبی یا فرشته غیر جبرئیل باشد که بر ایشان مراد الله برساند هان وهان ای دوست من وای برادر دینی من و ای همدم همقدم همنشین من صوفیه قومی اند که دل ایشان بمجاهده و ریاضت صاف و شفاف عکس پذیر گشته است اسرار قدوسیات و عکس انوار سبوحیات بر آئینه دل لایح تر و روشن تر پیدا آمده است آن انوار آن اسرار آن تشکلات و آن تمثلات بر دل بیاید و محاکاتی و مساماتی در میان نهد هر جنس اسرار را با او گوید یکی از آن کشف مرادات متشابهات شود یا خود بی آنچه گوید در دل ایشان بصفتی و نعتی تجلی کند که ایشان را بر آن اسرار وقوفی گردد وجه و یدی و نزول و قیام و جلوس و ما اشبه ذلک بعین الیقین بیند بحقیقت الحق شناسد. اگر ترا از من این سخن استوار نیست گفت محققان را نظاره شو محقق شود که ایشان برین اشارتی ورمزی و عبارتی راستی کرده اند و یا خود مصاحبتی با این اهل تحقیق نصیب تو شود ایشان از آن کلامی که بی منطق حکایتی کنند و اگر ترا گویند و تو آن نیک بخت باشی بحق الحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نمائی و اسباب وصول

این دولت رعایت کنی یحتمل بلکه غالباً آن باشد که تو هم یکی از ایشان گردی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ازین بیانی فرموده است دیوانهٔ ما عین القضات گوید ترا در چین[۱] ماچین باید رفت تا بدانی که راسخان در علم کیانند و مراد ازین کلام این باشد یعنی شقتی و سلوکی که هست باید کرد. تا بدین مقام برسی. موسیٰ درختی و آتشی بیند و این کلام شنود انی انا الله موسیٰ داند که او ورار حجب و استار سخن گوید نیکبختی شنود فیاتیهم الله بصورته التی یعرفونها. آی دانی بینی شناسی جاء محمدٌ بلا محمد و ما کان لمحمد شیءٌ من محمد آنچه گوید من اطاعنی فقد اطاع الله و من عصانی فقد عصی الله چشم ایشان بفیض نور شمس هر چیز را بیند و اگر شمس گوید ما رای من رای الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لایزال العبدُ یتقرب الی النوافل حتی احببته فاذا احببته کنت لسانه الذی ینطق به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها بی شبهتی و بی ریبتی وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ ثابت و محقق شد ای دوست بیت.

امروز پریروزی و فردا · هر چار یکی بود تو فردا (دانی)

دو یکی نشوند یکی دو نگردد اما احول چنین بیند چشم دل را راست کن و هر چیزی را درست و راست بین آنچنانکه هست کثرت از میان بخیزد و وحدت و حقیقت خویش بر تو تجلی کند خود را و جهان را نیست و نابود بینی و جز یکی را وجود نشناسی اگر حقیقت بزبان تو سخن گوید. یا من یری الواحد اثنین · من حول فی عصب العین دع نفسک لتری واحدا · فردا بلا شک لا اثنین چشم خود را اکثر کن تا همه هر چیزی را یکی بد بینی و اگر بدرستی و راستی داری هر یکی را یکی بینی ای محمد حسینی سخن بسیار گفتی هان و هان کردار گفتار تا کردار با گفتار برابر شود.

[۱] یعنی در ملکوت و جبروت ـ ش.

سمر شانزدهم

چون بود وچگونه بود وچه باشد وچه گوئی این را وچه بیان تفسیر وتعبیر
را نشینند کنی وچه محل سازی صدیقی[1] چندی حلقه کنند شنیده[2] هر یکی سر مقتول را
بانگشت پای در پیچید وهر یکی شته سر مقتول بتابد وهم مقتول در میانهٔ حلقه
باهم درشده وهیچ یکی با دیگری در نزود ودر پیچش پیچاپیچ نگردد وهر یکی جداگانه
ماند عجب[3] کاری نیست اینک چه شعبده سازی است این وا ایچ
بازی است که ایشان می بازند وچه نمودار است که ایشان می نماند
هر یکی از تتق عزت بروزی کرده وهر یکی از استار عزت برازی نموده
هر یکی از پرده جلالت سازی دیگر ساخته تقنع از روی بر کرده حیا وعزت
را در گوشه نهاده کشاده وکشیده برهم شده در آمده حجابه النور
لو کشفه لاحترقت سبحات وجهه این حجاب را بیک نف
سوخته کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ در تکرر تجلیات لا یتجلی فی صورت
الاثنین ولا یتجلی لاحد مرتین وفرقی کرده دستی زده وبا زوی
ساز ورسازی در پیش آورده وباصدایق دیگر نبرد کنند ایشان هم
باجمال وشیوه وکرشمه وناز خود بصفت حیرت وعجز باشد این زالی[4] کهنه
سالی است وبجوانی نو بالی نموده است

بیت

معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر + در شکل کبری بین است مقصود بر صغری ببین

---

[1] قوله صدیقی چندی نشینند یعنی صفات روحانی ونفسانی وشیطانی ورحمانی وملکی وجنی وبهیمی وحیوانی ونباتی که در آدمی مرکب است همه حلقه کرده نشسته۔ س۔ [2] حوله عجب کاری نیست۔ این بطریق استفهام است۔ ش۔ [3] زالی کهنه سالست۔ که اول ما خلق الله نوری ازان اشارت میکند۔ ش

بیچاره مرغ جان عشقباز در هوای خویش پرواز کند وهیچ بدان بازنگردد مَا عِنْدَ
اللّٰهِ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نوگیری کرده است هر چه از صورت
واشکال نقش یَنْفَدُ بود زیرا چه نسبت مَا عِنْدَکُمْ دارد وآنچه
بورای ورا بری لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِهِ وَلَا بِصِفَاتِهِ بحدوث الاکوان
صفت او بود۔ تحفهٔ دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشراقی نموده کودکی ذی
تمائم دستار تجبر از سر فرود نهاده بینی بر بینی نهاده پیشانی بر پیشانی سوده لب
برلب در چفیده خندنی زنخ نمودنی می نمود۔

ای دوست عزیز ای یار شفیق این چند کلمتی که نبشتم ذخر اعقاب و
فخر اسلاف باشد چه دانم عارفان چه فهم کنند وبینندگان چه پردازند وعاقلان
چه نامند۔ حرفی قلبی نوشته ام وسطری بازگونه بخوانده ام۔ ابلیس تلبیس نتواند
وشیطان سلطنت نتواند نمود۔ اما این قدر بدانند ویده اش کننده که نادیده
گوید۔ والله علیم یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وشاهد و
مشهود گواه این سخن است اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ مصدق
این کلام است محمد حسینی منطق بر بند قضا یا کلام را اگر وآر این جا شکل اول
با عکس نقیض مستوی نیشود زیرا چه این احادیث مختلف است والله علیم
حکیم۔

سمر هفدهم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند که عاقلان در ربط آن انکاری کنند و مردمان فهیم در ضبط آن تحیر سے نمایند. دلبری چندی ملکه هزاری و چند هزاری و دلبندی چندی هریکی را حسنی و نمکی هریکی را شیوهٔ و کرشمهٔ در جمع ایشان یکی محفهٔ و هودجی اطرافش را تمام فراهم کرده و چنین نماید و را او کسی است از میان این همه بحسن فایق تر بدلداری لایق تر و البته چنان مستتر و محتجب مانده بیننده را دران تحیری و ترددی و تعلقی و تشوقی که البته بینمش. و این هزار در هزار که گفتیم هریکی با همه کثرت و تعدد ادعای توحد و تفرد کند و گوید همین منم و بس و این تکثری و تعددی که تو می بینی وهم و خیال است که ترا افتاده است هریکی همین گوید جز من دیگری درمیان نیست. اعجوبه کاری نیست. هریکی همین گوید ثبوت خویش کند و دیگران را در زاویهٔ هبوط اندازد. و آنکه او در هودجی و محفهٔ مستتر است ایشان از و این نشان دهند هریکی همین گوید که مائیم که این جا از آنجا آمده ایم چون جوئی ما را هم آنجا یابی چونکه به بینی اینجا و آنجا یکی باشد. تحفهٔ دیگر دیگر حاملان آن همین دعوی کنند و عین جمال نمایند و حجبی و استاری که گرد بر گرد آن هودج است ایشان نیز همین گویند و همین ادعا کنند بیننده میگوید وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ همه جا یک صفت نموده است بیک صفت بر آمده است شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ شهادت یک نفر است اختلاف اسلامی شد مسمی همان یکی. چو حجب و استار همین گوید و جمله همین گوید و بینندهٔ اش همین نماید و حضار با همه اکثار بیک سخن باز آید جز آن نباشد که الله ولا سواه دریا در جنبش آید موجش خوانند تصاعد

کند بخار خوانند در جو سما متراکم شود سحابش گویند چکیدن گیرد باران نامند بر زمین افتد آب دانند روان شود نهری و سیلی باشد بدریا رسد باز همان دریا شود که بود.

دریا هم ازان باران هم ازان دریا

النهایت رجوع الی البدایت ازین حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ نمودار درستی میکند يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ عبارت بعبارتی درستی کرده است. اما اشکالی که در کلام اول اجمالی نموده است آن در دلها مقدر و مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ بیچاره محمد او خود گفته وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ مراهمی قدر بس بود ازین بیشتر و بیشتر ره نمونی نیست اما بیچاره صاحب همت هرچند وصول را سدی دید و شعور را بندی دانست که البته از چشم دل او خاستنی نیست اما همتش چنان او را در بند کرده است وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ ازان نشان میدهد شفع ره اما بوتر قابل ره نیست هر آئینه مسکین صاحب همت بیچاره متهم مغتنم ماند از دم سرد و از آه گرم ناله چه کم آید هان و هان مگر آن مستتر و محتجب که در ان هودج است عبارت از وتر است و الباقیات همه شفع بود اللهم الهمنا رشدنا وهب لنا والسلام

سمر هیژدهم

قوله تعالی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی فیه اشارة الی المراقبة این آن مراقبه است که تعلیم جبرئیل بود ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك۔

مراقبه دیگر وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ اشارت بدین مراقبه است ارض قالب را تصور کن وسما را قلب بدان۔

و دیگر مراقبه قربت باشد که مرتضیٰ بدان اشارت کرده انه مع کل شئ لا بمقارنة وغیر کل شی لا بمزایلة

دیگر مراقبه معیت باشد وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ حکایت ازین مراقبه کند۔

دیگر مراقبه احاطت باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُحِیْطٌ بیان آن مراقبه میکند۔

دیگر مراقبه افعال باشد وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ رمزی بدان مینماید۔

دیگر مراقبه صفات باشد وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا همین معنی را ظاهر کرده است۔

دیگر مراقبه فنا باشد اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ افسانهٔ این مراقبه است۔

دیگر مراقبه ذات باشد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ بدان ایمای دارد

دیگر مراقبه استوای باشد سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ هم ازان جمله است

دیگر مراقبه شهود باشد وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ آنرا ظهوری کرده است۔

دیگر مراقبه وجود باشد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تفسیر آن مراقبه است

دیگر مراقبه که پردهٔ تصور شود بهر رنگی که مقصور خواهد رنگ زرد بهتر و درون مقر ول کینونة مقصود باشد ازان حکایت کند اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ کَیْفَ

مَدَّ الظِّلَّ امتداد او پردهٔ اوست که وجود شمس شهود مقصود است۔

دیگر مراقبه جمال باشد فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ تعین این مراقبه است۔

دیگر مراقبه مصدر و مرجع باشد یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ازان مراقبه نموداری کند۔

مراقبه اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسِ وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی هر ایک کشاده تر می فرماید۔

دیگر مراقبه امانت باشد وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اعلامی بدان میکند۔

مراقبه پیر باشد مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اثبات آن میکند۔ دیوانه با قاضی عین القضات می گوید مرید در دل پیر خدا را بیند و پیر در دل مرید خود را بیند۔ مراقبه این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خود نمائی میکند۔

دیگر مراقبه اشیا باشد خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ رهبری بدان کرده است

دیگر مراقبه هویت باشد کونه وجوده ازان مراقبه نشان دارد۔

مراقبه هیبت باشد لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ دری کشاده می نماید۔

مراقبه وجه الله باشد با تصور وجود کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازان مراقبه تعلیمی می کند۔

دیگر مراقبه حاتم اصم جحیم و نعیم را یمین و یسار تصور کن خداوند را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبه نیست تشویش و تشویش است

دیگر مراقبه عرش باشد ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ازان مراقبه تشابهی یکته ملی مربع می نشیند و می فرماید کاستوائی نداء۔

و مراقبه ورا ور ورا باشد اینجا عیشی نیست شهودی وجودی نیست

لذتی هرتی نیست فنای بقای هم نه از ازل و ابد هم حکایت نتوان کرد.

دیگر مراقبه محاسبه باشد که یُحَاسِبُ حِسَابًا یَسِیْرًا از درآن مراقبه می آرد بضمانیت می ایستد.

دیگر مراقبه صور و اشکال باشد استغفر الله لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ صدق این درکشاده کرده است اما درین خوف اباحت و الحاد بسیار برد.

دیگر مراقبه کرامت باشد وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ تعظیمی و تعظیمی می بخشد.

مراقبه نزاهت باشد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ قدس پاکی رهنمائی کند.

مراقبه خلا باشد هیچ وجودی را در دل خود موجود نه بیند و این صفت هویت صرف باشد لا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ درین مراقبه کاری پیشتر می برد.

مراقبه فردانیت باشد یا احد یا صمد یا فرد یا وتر عمل این مراقبه است.

مراقبه صمدیت باشد لا فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد در صمدیت صرف جولانی میکند.

مراقبه عیان باشد عین العیان خود را بینای آن گرداند.

محمد حسینی بسیار گوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار بیکار اند زبان انکار ایشان را که بربند و السلام.

دو سخنی دیگر هم لابد است که الحاق کنم - مراقبهٔ وحدت مرتضیٰ می فرماید اَلْعِلْمُ نقطة کثرها الجهل آن که مردمان گویند العلم کلمة بل حرف بل نقطة فرد حقیقی را تا آنجا بوحدت

برد که از احکام جزء لایتجزی نماند. زهی مراقبه زهی مرد مراقب زهی اثر که کسی را از ان خبر نه.

دیگر مراقبه کثرت تصور کند می برد می برد میگیرد و میگیرد تا آنکه وهم برد از اعلی علیین و عن الثری او را بهمه پر بیند بلکه بر تر بیند

مراقبه انتظار نگفتم نه بنا بر ظلمت اما نسیان خاصهٔ انسان است ظلمت با نسبتی ندارد و آن برای کشف و تجلی قریب تر است.

حسبنا گیسو دراز اکنون بس کن سخن کوته کن. والسلام والحمد لله رب العالمین.

سمر نوزدهم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَوْلُهٗ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

ترجمه این آیته این است۔ مردمان از رسول الله صلی الله علیه وسلم پرسیدند۔ ما الروح روح چه چیز است ساکت ماند تا علمی من الله یا بد جبرئیل علیه السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان بگوی روح کاری از کارهائی باری است و شما از علم داده نشده اید مگر اندکی۔ ابن عباس رضی الله عنه میگوید اهل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح رسول الله صلی الله علیه وسلم انتظار وحی کرد و در توریت همچنین است الرّوح مِن امر الله بر وفق ایشان فرمان آمد قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ای امر من امورہ او شان من شانه وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا بر عامه صحابه و مومنان خطاب باشد فرمان باشد پیغامبر را تو این بگو واز این این نیاید که پیغامبر را صلی الله علیه وسلم از این علم نباشد و محتمل که درین خطاب او هم داخل باشد تا آنچه بعضی گفته اند او از دنیا رفت و از حقیقت روح او را علمی نبود است و بزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المرام فالامساك اولیٰ عند ذوی الاحلام و آنچه بفهم ما معلوم است بدان رمزی واشارتی کنیم۔ روح بر تعداد است۔ روحی است که او را روح حیوانی گویند هر جا که ذو حیاتی و ذو حواسی است با آن روح اشتراکی دارد۔ دیگر روح حیوانی است که او را حسی و تمیزی و او را درکی و فهمی هر چیزی را

شناسد و اند این را روح حیوانی نامند۔ و دیگر روح روحی است روح نفسانی گویند الطف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده و درین بدن انداخته او ساری است در کل اعضا سریان الماء فی الثوب بچه را می زانید و حسی با او متعلق است میان آن بچه و میان حسی ریسمان صفتی مجوفی بر بسته است آنرا که ناف نامند آن بچه که هیچ حرکتی و حسی ندارد مرداری افتاده است آن حس را می سوزند او از ان حس جدا میشود آن رابطه که میان هر دو نهاده اند در آن در میآید دایه چنانچه پستان را بدوشند همچنان میدوشد تا انچه در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود و آن را می برد و گرمی میدهد بر ناف میدارد و این آن روح است که از عالم علو آورده آند درین ساری کرده اند و آن روزیکه تمام اجل اوست ملک الموت قبض آن میکند دمیکه می زند و وم که بالا می شود آهسته آهسته تمام اعضا را می گذارد تا برون می آید از ره دهن شخصی میت میگردد آن اضطراب آن دم زدن برون آمدن آن روح است۔

با روح حیوانی و انسانی روح دیگر است که آن را نفس ناطقه نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سه روح است کتعلق الملك بالمدینه والعاشق بالمعشوق او قریب نیست او بعید نیست او متصل و منفصل نیست این را نفس ناطقه گوید۔

دیگر روح است که او را روح اعظم خوانند این روح را گویند خوج من بین جماله این تیزیکی از مخلوقات او است همین گفت خرج من بین جماله وجلاله دلیل حدوث او کند این روح را عزتی و عظمتی و جمالی و جلالی و ترفعی و تقدری بر سالک رونده تجلی کند سالک گاه تجلی او را جز خدا نداند از آنچه صفت خدائی در و یابد بی هیئتی و جهتی و بی کیفی و کمی بی مکانی و زمانی او خود انی انا الله گوید و احیا و اماتت مینماید و همان که

گفته اند ان متاع البیت تشبه رب البیت
از خانه بخدا ای ماند همه چیز

کسی که بادشاه را ندیده باشد وزیرش با دابی وارا وقتی که بادشاه اورا داده است به بیند بیننده گمان برد مگر بادشاه را دیدم و این یکی از بندگان او ویکی از کارکنان اوست احتیاج با پیر کل الاحتیاج درین مقام باشد و آن نشان که گفته اند لعبد از تجلی بقیه از هوا احساس کند تجلی حق نبوده است اگر فنای وجود ومحو آثار مشاهده افتد گمان برد مگر تجلی حق بوده است اطلاع برین هم صعب وعسیر است بلکه اصعب و اعسر است هم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است که از فیض قدسی نام یافته است وصفت افسانه این فیض در اسمارها تقدم تحقیق یافته است و آن فیض قدسی تفصیلے از اجمالی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شافی گفته ام مرورونده را این نیز کافی باشد و آنکه در ادعیه ماثوره مسطور است

یا روح یا روح الروح هم از میان این عیان است

هان وهان چند جمل از کلی و جزئی رمزی و اشارتی تمام و الاشارة حسب للعاقل فکانه قیل بالعبارت اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ این امر همان امر است که گفتیم امر من امور ه و شان من شیونه ای صفة من صفاته اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا ای تکون شئ او تعالیٰ در علم نفسی خویش صورت خیال اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی فرمان اوست او گوید کُنْ اورا وجود شود بدان بیانی که کردم این جمله را با تو اشارتی بنمایم عشق با بودنا بود خود در خلوتی خانه شهود آرمیده بود نغمۀ محسن که در حرکت و آهنگ و رقص آورده وجودی صورت نموده و آن نغ

که او شنوده همه از و بد و بوده اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ همین وجود را آزمود محمد حسینی درمیان نیست نابود بود لا فرق بینی وبین ربی الا انی تقدمت بالعبودیت سرفراز بود لِلّٰهِ الْاَمْرُ و الیه المصیر و السلام۔

و اختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گوید نسیم طیب یکون به الحیات و دیگری گوید لم یدخل فی ذل کن و کسی چنین هم گوید الروح قدیم این هم و غیر آن دیگر گفته ام هر یکی را چه گوییم کلام دراز شود این بیان ما محیط آن همه است الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله۔

سمر بستم

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قوله عزمن قایل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۔ ای وماخلقتهم الا مختارین للعبادت ویقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ویقال وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الا لامرهما ان یعبدون ۔ وهذا التاویل علیٰ وفق قوله سبحانه وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللهَ فانّ الآی بعضها تفسیرا لبعض وان الامر سبب للعبادت فذکر المسبب واراد السبب وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ والانس الا مستعدین للعبادت فان اصل الخلقت علی المعر فت والعبادت قال علیه السلام کل مولود یولد علی الفطرت فابواه یهودانه الحدیث ویقال العبودیت هی التذلیل وَالانقیاد ۔ فی الکشاف العبادت اقصی غایت الخضوع والتذلل وما من جن ولانس الا یتذلل لخالقه وبارئه طبعًا ووضعًا ۔ وقد قیل العبودیت لحتیاج ذاتی لا ینفك عن الجن والانس البتۃً ۔ ویقال ما من وجود سوی الله الا ذووجهین وجه منه الیه ووجه منه الی بارئه وخالقه وهو الفیض القدوسی والنور السبوحی متعلق بالاشیاء کلها وهذا الذی سمیناه فیضًا وهو الذی یقوله الحکماء الیونانیة النفس الجزءی وهو الذی یعبر منه ابن الاعرابی فیقول بالمطلق والمقید وهذا هو القایل به فقط ۔ ولیس ذالك کلام المحققین فلولا ذالك لم یکن للموجود وجود وما من موجود الا وقد عُبِدَ حتی الخشی والروث ولیست تلك العبادت الا للرب تعالیٰ لوجود فیضه به

وانه لیس عینه ولاغیره وانّ ذالك الا العابد یتوهم فی نفسه ان عبادت المعبود هذا له اثر تام وفعل کامل فلذلك یعبد ویطلب الحوایج منه ولیس منشاء ذالك الوهم الا یتعلق فیضه به سبحانه فیصدق قوله تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۔ وانّ ذلك العابد

سمر بست ویکم

قوله عزمن قایل وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

یاد کن ای محمد وقتیکه پروردگار تو گفت مر فرشتگان را بحقیقت بقطع وبت گردانیده ام خلیفه را در زمین فرشتگان گفتند کیا در زمین خلیفه میکنی که او در دنیا فساد کند وخونها بریزد وما ترا تسبیح وتقدیس میکنیم خداوند سبحانهٗ وتعالیٰ گفت من میدانم چیزی را که شما نمیدانید۔

ظاهر معنی آیت این بود که بنشتم با محمدؐ گفتند واذکر وهم سامعان می رود که محمد صلی الله علیه وسلم برین قصه واقف بود میدانست تا او را گفتند یاد آر آن وقت را اول ما خلق الله تعالیٰ نوری حکایت هم برین میکند کنت نبیا قبل ان یخلق الله تعالیٰ آدم وَخُلِقْتُ انا وعلیؑ من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم باربعة آلاف سنة الحدیث فرشتگان گمان بردند مگر با ایشان مشورتی ومواری است هم از موجب آن گفتند اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وندانستند کلامی است قطع کرده است بتکلم اِنِّیْ وجَاعِلٌ گفته است به تحقیق من این کردنی ام اِنِّیْ جَاعِلٌ گفت

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ دو احتمال دارد یکی لائق خلافت ماییم که تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنکه
بدین معنی گفتند صورتی و هیئتی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضائی تو نیست
فرشتگان را اینجا دو غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند۔ یکی آن که کلام مشاور
دانستند که ایشان را خلقتی است که از ان خلقت جز تسبیح و تقدیس نیاید کار دیگر
نتوانند کرد و بدین صفت مقصور و ملجا اند و خطبهٔ نحن بر نفس خویش خواندند دلیل بر
انیّت و نحنیت باشد و غفلت و جهالت از ان شود که هر کاری از ایشان میسزد
وَهُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ همه چیز را فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا
آفریند کاری از کسی نسزد هر چه کند او کند سبحانهٗ و تعالی و رسول الله صلی الله علیه و سلم در
شب معراج هر باریکه بر فرشتگان میگذشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه و
سلم التماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگرید تا بار دیگر خطبهٔ نحن بر نفس خویش
نخوانید و ایشان همه سر بسر فرو افگنده شرمنده بماندند و نه گفت خداوند
در کار ایشان افساد و سفک نخواهند کرد اما فرمود اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
انچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که از ان ترکیب و بنیه افساد آید مرا
سری ذمرادی در ان هست شما نمیدانید اگر چه آدم نکرده است چو از ذریات
او آمد اضافت بدو کردند و باید دانست که خلافت استقامت نیابد تا
صورت و معنی خلیفه با مستخلف نسبتی نبرد۔ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ او علی
صورت الرحمٰن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود
بخشید و اطلاع بر سر احدیت و برخی صمدیت داد و در ترکیب او فیض بدو نهاد
حامل امانت او ست وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اشارتی مرتبتی کرده است ثُمَّ
اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا۔ میراث نبرد مگر وارث
که با مورث منه نسبتی تامی دارد و محققان گفته اند جبروت لاهوت ملکوت
در بنیهٔ انسان تعبیه است و کذلک بهیمی و سبعی و شیطانی و نفسانی حکما گویند۔
اَلْعَالَمُ اِنْسَانٌ کَبِیْرٌ وَالْاِنْسَانُ عَالَمٌ صَغِیْرٌ خواجه محمد غزالی رحمت الله علیه

عکس این فرماید پس فیض او با همه وجودات اثری تمامی کرده است پس آدم
بصورته و معناه با رب خویش قربی درستی یافته است مستحق خلافت هم از ان
گشته است معلم صبیان از مکتب غایب شود و یکی را خلیفه سازد او کسی بود که
کار معلم تمام تواند کرد و آموزهٔ کودکان بشنود و خطا و ثواب ایشان داند و
ایشان را با دب و خرد جمع دارد۔ برای اثبات حجت و الزام و احجاج ملائکه
آدم را تعلیم کامل کل اسما شد علم اسما این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند
و اگر از مسمیات و اسرار آن گفتی همه سر بسر میگداختند۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر آدم لائق خلافت نیست او اسما داند شما ندانید در طعن خلافت او شما صادق
نه اید انکار به تعصب و تعنت بود و حقیقت کار که با آن علم نبوده است۔
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا تنزیه از جهل و از کل عیوب ترا
است علمی نداریم مگر آنچه تو تعلیم کنی ما نمیدانستیم که در آدم چه سر نهادهٔ
و کدام نور اعظم در و تعبیه کردهٔ به تحقیق تو علیمی و حکیمی همه دانی و کارهای تو بر
صواب باشد و در حکمت تو خطا نباشد و این صفت جز ترا نباشد۔ فرمان آمد
چو آدم را دیدید و سر الوهیت در و مشاهدهٔ تان شد پس مستحق آن باشد که
شما او را سجده کنید هر یکی مخاطب بسجدهٔ شد اُسْجُدُوْا فرمود و بهر یکی خطاب شد
اُسْجُدْ با ابلیس هم شد این خطاب در ظاهر با او شد گوئی در باطن با او این ندا
شد لا تسجد لغیری سر باز زد و استکبار کرد محتمل که استکبار از و کردیا استکبار
ازین کرد که غیر ترا سجده کنم بعزت تو که نکنم این مسکین را اطلاع بر ان سریکه در
آدم پنهانی تعبیه کرده اند نداوند آن برو مستتر ماند تا آنکه او را اعور گویند آن
چشمی که سر باطن آدم را ادراک کند آن چشم او کور بوده است۔ سبحان خالق۔
او نه در جمع بود و نه در جمع الجمع ضرورت کافر باشد و نمیداند که سجدهٔ آدم سجدهٔ رب
تعالی است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است بیت
گرچه بصورت آدم است معنیش اسم اعظم است
این سر هم در آدم است هم آشکار ا هم نهان

تحفۂ دیگر است مقصود خلقت آدم خلافت او در زمین شد چہ عقد کا هم برین بود اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ چہ معنی داشت چو بر نہی گناہ نسبت کردن رفت توریک کردند برای وقوع او و رین ہادیہ فرمان بصورت نہی آمد وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کل ممنوع مطبوع باشد گوئی گفتند اقربا هذه الشجرة توریک ذنب شو فیخرجکما اخراجا عجب کہ یکی را امر بود سزاو نہی دو کہ لاتسجد یکی را نہی سزاوار بود کہ اقربا بر ہر دو حرف مقلوب نشستند و امر نہی برعکس کردند ببیت

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو — یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

آدم را گنہگار ساختند بعد از ان تلقین کلماتی کردند کہ بدان توبہ قبول شد ولی آن نشد کہ باز در بہشت برند آن تمتع و تلذذ باشد عتاب دوستانہ بود کہ وند در سرزنش دوستانہ بر سرش زدند ہمان گندم را آورد و ندبد و سپردند کہ ہمدرین زمین باش و ہم برین قرار گیر۔

ای دوستان ای محبان ای برادران لَا تَاْمَنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ اِنَّ مَكْرَ اللّٰهِ عظیم خود را خود دانند خود را خود قبول کنند و خود بخود باز آیند بر ما و شما بہانہ سازند عجائب کاری است ۔غزل

دیدم بکلیسیا[1] نگاری — زین در و کشی شراب خواری
مدمن خمری خراب شکلے — دیوانہ وشی نزار زاری
گفت از سر وقت خویش در حال — بنشین و شراب نوش باری
وانگہ بصفای من نظر کن — بین عکس جمال روی یاری
بر لوح وجود نیست نقشی — جز نسخۂ صورت نگاری

[1] کلیسہ بتخانہ باشد و بت خوبصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نگار خود را یعنی معشوق خود را در صورت خوب یعنی در صورت محمدی کہ احسن صور است از ان محبوب عالم گشت من رانی فقد رای الحق من اطاعنی فقد اطاع اللہ در و کشی شراب خواری اشارت بصور خوش آیند در بابندہ چشم غلطان میخوردہ خوشان یعنی بصفت جمال و لطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورۃ ہمین است

مجنون چہ کس است و چیست لیلی — گل چیست کجا است زخم خاری
خسرو کہ بود کدام فرہاد — شیرین بچہ گشت خوش گواری
بہر چہ زن عزیز مصر است — از کردۂ یک غلام خواری
از چہ سبب است ہان گرفتار — یعقوب کہ بود رستگاری
خود چاکر و بندۂ چرا شد — محمود کہ بود شہریاری
زین حال کسی خبر ندارد — جز بیخبری شراب خواری
بیشک بخدا احمد اینجا است — چون احمد پاک حق گذاری

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (٦٦) ۔ و یا مراد از کلیسا انجمن و مجمع مردان و زنان باشد کہ دنیا سر بسر از ان حکایت میکند و از نگاری حضرت محمدی باشد کہ نگار ہمہ جہانست از انچہ نگار رحمان است ۔ ؎ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت ۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ۔ مصرع دوم ہمانست کہ محمد حبیب خدا صفت جمال است و مظہر لطف و نوال ۔ مدمن خراب شکلی زیرا کہ فقر فخر او ست خراب دیوانہ وشی است از غایت شغل حق پروای این جہان ندارد محمد دیوانہ میگفتند لایکمل ایمان المرء حتی یقال انہ مجنون مدمن خمر یست ساعتی از ان خالی نیست ۔ بیت زیادہ چون کف ساقی تہی نگردد ۔ کجا دماغ طبیعم زمستی آید باز گفت از سر وقت خود کہ در حال تا سہ بیت اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصفیٰ و نفس مزکی بنشین یعنی ای مرید مرشد و لازم گیر بنشین اگر ترا ہزار بار راندم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استعمال و ار تا شراب محبت جرعۂ بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا ارشدی و مقدمہ مبارکی حال شود در ان جمال محبوب ببین تا در لوح وجود جز نقش محبوب نہ بینی ۔ بیت دیگر از مجنون تا محمود اشارت بپنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی وسائط را از میان دور کن بغلبۂ جذبات الہی کہ بتعلیم و تلقین مرشد حاصل شدہ است بعد از ان بیشک ہمہ نور محمد و احمد کہ نور احدیت است مشاہدہ افتد ہمہ نور در نور نور بود یعنی بیشک بخدا احمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری ہمین را اثبات میکند ؎ از احمد تا احد لبی نیست میمی بمیان حجاب معنی است ۔ بیت و آن میم جہان گر چو بر خواست ۔ احمد بہ احد یکی شود راست ۔ میم شقولیست خالی کہ وجود عبارت از وست و کثرت و ہمیت اشارت بدوست و ہم بوہم رود وحدت حقیقی بحقیقت خویش باز گردد حق شناسی و حق گذاری و حق باشی ظاہر پیدا گردد ۔ ؎ اول و آخر اوست در ہمہ حال ۔ ظاہر و باطن اوست در ہمہ باب ۔ و اللہ اعلم ۔ ش۔

سمر بست ودوم

بین الجندین والعسکرین الکافرین والمسلمین المظلومین و
الظالمین مقابله میرفت۔ ترکی چالاکی سرافرازی سراندازی جوانی عشوه سازی
بر سمندی بلندی سوار بین الصفین جولان گری می کرد که گمان مندی یقینش برین
قرار بود اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ۔ چون زاغ خانگی درگوشهٔ
نشسته نظری میکرد و امیدی میداشت و در جمال مشاهدهٔ آن ترک در تحیر و تحسر
بود آن جوانر اکله خور یا نه بر سر لبت و سنان جان فشانی بدست میداشت که آفتاب
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ عنقریب از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم دولت
اسلام افراشته یا بدو بیرق کفار نگونسار گشته۔ همدرین میان نَجَأَةً و بغتةً
نظاره شود سلطان فتح اللّٰہ و ملک ظفر و امیر نصرت و سپه سالار معین الدین در
لشکر بیگانگان با همه شوکت و جلالت دست در سیف اللّٰہ زده و قوس و نبل تیر
در کار برده و کشتی و رستی داده طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نموده هر تیری
که از قبضه قصد ایشان می کشود البته خطا نبوده است بر حسب مطلوب بر صدر
ایشان میرسید و سیف اللّٰہ از نیام همت ایشان روشن تر و تابان تر بسی سرها
بر آن میساخت۔ آن چشم سیه نظر داشته بر کشاده مراد اسلام بود و در غبار آن
هیجا تاریک تر نمود تحیری پیش آمد تنغصی بر دل افتاد چه باشد و قضیه بر عکس شد
موجبهٔ کلی بود سالبهٔ کلی چرا شد منطقش لبسته ماند کلامش به گل لسانه باز آمد تعینات
مختلطات دید از غیب برای او این ندا می آید اِصْبِر اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ
اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ خوش باش لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۵ ارواح
الشهداء فی قنادیل من نور معلقة بالعرش میگوید برین غیب

عقیده کن در خصم بر ظاهر میرود و غلبهٔ کار میداند حق را طرف خویش می بیند بلات و
عزی می پناهد و بحمایت هبل و منات میگراید۔ آن مرد صاحب یقین بد الظنی
و شکی درویش نمی آید اما شهید ظاهر حال می بیند مرده و کشته بر زمین افتاده
و خوار و زار مانده و سرهای سران پایمال گشته و حجتی ظاهر برای الزام
خصم نیافته۔ هر چند یقینیکه او دارد دران شکی و ریبی نیست و بدان احجاج خصم
میسر نه از تحیر و انکار بی هنجار و از کلمات ناهموار چه کم آید بازو ها فرو افتاد
کمرها شکست پاها بریده شد سرها بغلطید چون گوی سرگردان ماند اینجا چه تحقیق شود
درین میان ماهروی سرو قدی جوز اکمری گلعذاری ظریفی چابکی شوخی
از عالم غیب شاهد شد تحفهٔ شعبده گری شیوهٔ بازی می نماید۔ در رقص
و ورد و ورد آن خوش صوفی نیکمردی مصلای بر کتف تسبیح در دست و ذکر الله
بر زبان و خوف و رجا در میان همبدان و در همدران رقص نظاره میبود
یکی ترسائی خود رای زناری در بر کلاه مغانه کثر بر سر همدرین میانه شاهد
بازی رسوائی فضیحتی کوچه گردی بی دردی مکارهٔ بدکارهٔ همدران می بیند
معصومهٔ محفوظهٔ مستورهٔ ریشهٔ دامنش کس ندیده برقع از روی او وقتی
بر نشده۔ یکی می بینی همان شخص واحد شیخی معتبری بر سجادهٔ ارشاد نشسته و
دعوت الی اللّٰہ را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف میفرماید و وصول
و فصول را بیان میکند۔ لاحول ولا قوة الا باللّٰہ ناگاه می بیند
یکی برهمنی زنار پوشیده لنگوته در ته بسته سر برهنه بر در بتخانه ششته اُن نشسته
بتان را نواخته آداب بت پرستی می آموزد و آتش دو زخ می افروزد
ان بینده درین فرو افتاده حیران گشته بوقت خویش با خدای خویش
می نالد و بهای های و زار زار می گرید و با خدای میگوید بجه آویزم
بجه تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد که باش چون سید
متشبث متعلق بدین احمد این همه کارهای ماست این همه پرده اختهای

ما است ترا باین کاری نباشد این رنگ آمیز یها است این جا تو نزی
ابوالفتحا دست بدامن مصطفیٰ زن و به رهٔ مرتضیٰ رو بدین همه چیز مکشوف
تجلی باش بدان و مگو نشسته باش دمی نواز بیت۔

زاحد تا احد لبی نیست — میمی بمیان حجاب معنی است

محمد بچند حروف دور افتاده است زمانه آخر رسیده است

تو رشتهٔ اول و آخر را بیک گره بر بند دان که نفی ازین ورطات
و اطوار من الازل الی الابد خالی بود یا باشد۔ ایها الحسینی
علیك بالحقیقی و الیقینی همین حق است و همین است ترا آنچه آمنه
ازینجا گذشت نیست یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا آمِنُوا۔ علیك
بالاستسلام و السلام۔

سمر بست و سیوم

چهار نفر از مستورات باسیر سیاری در انجمن دل نشسته یکدیگر
باخود کلماتی از عالم سبوحی و قدوسی و نکاتی از جهان جبروتی و لاهوتی
ابرازی و افصاحی میکردند۔ هر یکی را ردای کبریائی بر دوش و
جلباب حیا در بر و قناع غیرت بر رخساره و روی و پیراهن عفت
برتن پا یزار عصمت باهم در پیچیده از اریکه پوشند ابریشمی ایشان را
کدام رنگی لاتعین۔ یکی گفت سیاه دومی سپید سیومی گفت سرخ چهارمی
گفت زرد۔ عارفی برین نگاه دلآویز و کلمات شوق انگیز اطلاعی یافت
باخود میگفت اگر این هر چهار رنگ باخود در یک آهنگ باشند عظیم کاری و
بزرگ روزگاری باشد۔ و هر یکی بایکدیگر مطالبه سلطانی مفاوضهٔ برهانی
میکرد۔ آنکه رنگ سیاه را اشارتی کرده بود او میگفت لون اسود آخرین
الوان است هر رنگیکه ببیند رنگ سیاه و الاتر و برتر باشد و پس ازو
رنگی نه نماید الفقر سواد الوجه فی الدارین اشارت بعبارتی
کرده است آن صاحب همتی است از جملهٔ تشکلات در گذشته و انواع
الوان و انوار را پس گذاشته پیشتر قدمی نهاده بدر درگاهی رسیده درش
را قفلی و مهری کرده اند۔ من الازل الی الابد بر کسی نگشوده اند همتش
بازگشت نفرماید و بیشترک ره نیاید بازگشت بروزگارش نسازد و او جز
لفتح الباب نپرداز و سر بر درش میزند افتاده هم بر ان در جانی میکند و
خطبهٔ الفقر سواد الوجه فی الدارین هر چند بآواز بلند تر فرود
میخواند باکس نسازد و بغیرش نپرداز د کاد الفقر ان یکون کفرا مهره
غلطان میبازد۔ خلیفه دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند همه

برخاستند تواضع واکرام نمودند احترامی و اعظامی ستودند یکی میان ایشان برکار بار خویش و بر شرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن کیست وحالش چیست شما که چنین وچنین اید شرط رسم که با سلاطین در پیش نهند از ان بس نیامدید البته بشرط بود خود بو دید آن مرد فرد چرا با ما چنین کرد از شما چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سید الفقرا نامیم.
گفت چه باشد سید الفقرا گفتند به بود نابود آرامیده وقدم از همه وجودات درکشیده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ از شفع گذشته و به وتر ره نیافته این جنونی اگر بما و شما پر داز دعاقلان را بدو انکاری نشود وردمندی است ناسوده نابوده است ناستوده ناپسندیده او درکون درنگنجد وبخویشی و خویشاندی باز نگردد و او چنین گوید۔ بیت

نی حال بماند وقت نی ذوق مقام نی ماندم من نه او همه گشت عدم

وآنچه او رنگ بیاض را روشن میگرد میفرمود این دو مقام است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه واز جهان عکس پذیر است هر چیز که هست رویش لوح محفوظ خط وکتابت نقشی پذیرد هر آئینه درخط وکتابت خطا وغلط را ساغی باشد يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ یحوا الله مایشار ویثبت صفت لوح باشد و بر تای یثبت وقف مطلق شود وعنده ام الکتاب از کلمات علم نفسی باشد که لا یتغیر ولا یتبدل بود۔ اکنون صفوت مقابله فقر آمد۔ فقر همه ناسودگی ونابودگی وتاریکی وباریکی دور افتادگی ووا ماندگی نقد وقتش بود وقت او آسود مظلم باشد لا ینفد فی قول از ان حکایت کند انا ر ومر کله بدان نشان دهد۔ اما صفوت همه صفا ونور است همه حضور در حضور است همه شعور در شعور است آنرا البر نتوان بردن وقدم در ره تثبات ورسوخ وشوار تر باشد ذوق ووجدان وراحت

وعرفان بصفت حرمان نباشد۔ اگر دو کس فرض کنیم مثلاً ابو سعید ابو الخیر و خرقانی۔ ابو سعید را جبه و دستار سپید تر وروشن تر باشد وابو الحسن را خرقهٔ گلیم سیاه در بر طاقیه پشمینهٔ پارینه کهنه بر سر۔ ابو سعید را همواره درحفظ وحراست آن باید بود که عیب رنگین بر ونباشد ونقش غمگین برو بر نیاید۔ اما ابو الحسن ازینها فارغ رنگی سیاه بردارد هر رنگی که رنگین بروافتد سیاهیش زیادت تر گردد وتاریکیش افزون تر باشد۔ یکی فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ۔ عطار مگر بوی در مشام جان او ازین کار احساس کرد تا آنچه میگفت۔ بیت

کفر کافر را ودین دیندار را ذرهٔ دردت دل عطار را

سیوم که رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالاجماع والاتفاق رشک وغیرت لازمهٔ حال عشاق است وهر که به بلای عشق مبتلا شد جز خون خوردن او را چاره نباشد همواره خون دل آشامد وبعزت غیرت وبصدمهٔ انیبت اشکی بر رخساره افتاده ماند کار بجای است عاشق رشک از خود واز دیدهٔ خود برد که گهی چنین با خود گوید۔ مصراع۔

از چشم خود در غیرتم بر آن چنان رخسارهٔ

چشم من بر رخسارهٔ او۔ در فهم من غیر من مینماید مرا بین وعشق را وروی جمال آرای او بین چه نسبت گلخن تاب بر ره سلطان مالک الرقاب چه نسبت۔ عشق قوت عاشق شده است وعجب قوتی او التمام بخورده است همه خود مانده است معشوقه غیور است هرگز نخواهد که عاشق بمراد خود رسد خواهش او این باشد که همواره از من بدور باشد و لیکن از خون دیده واز اشک دل میان خون غلطان ماند۔ وقتی رابعه با خدای خویش عن الوصل والفصل مناجاتی میکرد۔ خداوند سبحانهٗ وتعالیٰ صفت طالبان وعاشقان خویش درمیان نهاد

که ایشان چنین وچنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین وچنان است
رابعه بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
وگفت انچه بر ایشان نهادی وایشان را بدان ستودی نصیب ما کن
گفت تو سر بالا کن نظاره شو دوید دریای خون لایتناهی ساحلش پیدا نه
وعمقش را پایانی نه گفت الهی چیست این ندا از غیب الغیب آمد که این
خون دل دوستان ماست سالها در ره من تگاپوی نمودند تا آنکه میان
ایشان وقرب من بمقدار تار موئی بیش نماند دورباش عزت ما از اوج
قرب بحضیض بعد انداخت با این همه ذرهٔ از دوستی من کم نکردند از
صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
خود باز نماندند التماس برجا بود که تو دانی ـ بار دیگر از بصره قصد
بیت الحرام کرد در هر گامی دوگانه میگذارد پس هفت سال بمقصد رسید
هماندم که طواف فرض بود رابعه را عذر زنان پای بند شد از طواف ایستاد
عجز و زاری وشکستگی نمود گفت خداوندا هفت سال تگاپوی کردم ومحنت
دیدم وقت کار به بلا مبتلا کردی که از طواف باز ماندم فرمان آمد رابعه
اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا طالبان ما کجا تو وعاشقان ما از
تو بتو هم از ان تو چیزی بر تو گماشتیم تو بدین شکستگی و واماندگی افتادی ترا با
مردمان این راه چه نسبت ما شمارا باللطف پروریم واز چشمهٔ لطف قطرهٔ
بکام شامی چکانیم همیدان راضی وخوشنود باش ـ حبیب محبوب ما میگوید
اعوذ برضاك من سخطك ترا این چه فضولی بود در سر ـ رابعه پیش
آن شکستگی ودر افتادگی خود مشاهده کرده در کنج خانه بعبادت مشغول ماند
کلیب سنجاریب سبب علت جذام در بادیه مقام کرد اصحاب جنید رح
شبی رفتند گوش در حجرهٔ او نهادند تا معلوم شان بود که بدین بلائیکه او مبتلا
است با خدای چه شکستگی وزاری میکند واز درون حجرهٔ ندا برمی آرد

الهی کونی وحدی واسمی کلیب وجسمی مجذوم ورسمی هذه فاقة فاین جبریل و
من المبارز ـ جنید رح مبتلائی را دید در بادیه چند فاقه کشیده بیان کرمان
افتاده چشمی بسته جنید رح را رحمتی رهنمون گردید و پیش شد خواست گردی
وغباری که بر اندام اوست بآستین پاک کند وسرش بر زانو نهد واورا
دلداری دهد آن شهباز سرافراز بلند آواز فریاد کرد که کدام فضول
است که میان من و دوست درمی آید نمیداند ـ رباعی ـ

آنم که همه جهان بفرمان من است   من آن تو ام همه جهان آن من است
سلطان منم وعشق تو سلطان من است   تو جان منی همه جهان جان من است

ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق ازپس رشک وغیرت
فریاد بر آورد ـ بیت

غیرتش غیر در جهان نگذاشت   لاجرم عین جمله اشیا شد

رنگ سرخ بهترین رنگها باشد که آشام خون دل آشامان حضرت
تست درد از درمان بهتر آمد وصل با هجران برابری کرد سوز حرمان
نیست نابودش گردانید هم چنین پیدا کرد ـ بیت ـ

من رفته ام ز خویش برون و درون نه ام   از من مرا طلب تو مکن من کنون نه ام
حاصل عشقت سه سخن بیش نیست   سوختم وسوختم وسوختم ـ

و آن چهارمی که رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی نمود
عبارتی درمیان آورد که رنگ زرد رنگ رخسارهٔ عاشقان است
که از پس طلب وسوز قوتی سرخی که از امتزاج دم و بلغم است آن همه
بزردی رخ آورده ـ گفته اند نشان عاشقان زردی رخساره ودم
سرد وسینهٔ گرم ولب خشک وچشم تر باشد وهیچ رتبتی و درجتی بالاتر
از عشق ومحبت نباشد عجب کاری بود یکی به انتهای مقامات عرفان
رسیده باشد وعشق ومحبت او هرگز کم نشود او هم خویش ـ بیت

عجبی نیست که سرگذشته شود طالب دوست
عجب این است که من واصل و سرگردانم

هزار در هزار عرفا ولی یکی بعشق و محبت نسبتی درستی نبرد. بیت

هر یکی را کار باری دیگر است ۰ عاشقان را روزگاری دیگر است

بهمه چیز فائق و زائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه و هیچ چیز را در پله نه نهد و چون بمغزی نسجد زرد برنگ زر ماند که خلاصهٔ جهان زر است و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر اخلاص بر درم آید و در زند و درون ره طلبد در بر نگشائیم و بخودش ره ندهیم و اگر صدق را در بازار فروشند بخته شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او چنین فرماید. بیت

خواهی بوصل کوش خواهی بفراق ۰ من فارغم ز هر دو مرا عشق تو بس

چنانچه زر خلاصهٔ این سفلی است رنگ زرد عاشق خلاصهٔ دیوان علوی است وقتی شیخ نورالدین پای زاد[1] که او قطب ابدال است در حلقهٔ خویش این کلام گردانید که شما بر چه اید و بر کدام عقیده اید میان این رنگها و انوار کدام رنگ بهتر هر کسی برنگی متعلق می شد قطب الابدال از سر وقت و حال فرمود عند الله ذو الجلال والاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بدامن طلب زده است مطلوب را نشان خواستی نموده و سوختگی خویش ظهوری از باطن کرده معشوق را باوی نظارها محبوب را باوی کارها مطلوب را بدو فخرها این سوختهٔ من است این افروختهٔ من است این گداختهٔ من است این ساختهٔ من است این پرداختهٔ من است او از همه بریده است پیوند جان را بر دامن ما بر دوخته

---

[1] پای زاد یعنی بچه که از شکم مادر بیرون آید اول پایهاش بیرون آید بعده سرش و در زبان هندی پائل گویند ش.

است او را جز من کسی نشناسد او جز من بمن نه پرواز دار و او ز از بهر من است او نزار بهر من است اولیائی تحت قبابی لا یعرفهم غیری او در قباب غیرت است او در خلوت و جلوت است من با او در خلوتم او را من سلوت[2] است او چنین میگوید. حلوت

معشوقه بسامان شد تا باد چنین باد ۰ کفرش همه ایمان شد تا باد چنین باد

والعصر سوگند باشد بزردگونهٔ محب و محبوب. در حلیه او صلی الله علیه وسلم نویسند ابیض مشوبا بالحمرة و این تمام رنگ زرد است. محبوب چون رنگ روی محب را بیند که زرد و دام است با همه تعالی و تعززی که در دوست ارضای نجشد با نزدیکان خویش گوید فلانی از بس اندوه من زردگونه گشته است صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ برین سرور محبوب است چون نظر بر روی محب کند با این همه کبریائی که او دارد شادان بود که همه از پی من است چنانچه والضحی سوگند کند لک والشمس لصفا و نور دل چیست که آئینه دل او عکس پذیر او شده است چنانچه واللیل سوگند بسیاهی و سواد موی اوست که آنجا همه کمی در کمی کسی را آنجا ره روئی پیدا نیست والفجر بسرخی است که حالت الانفجار در افق ظاهر شود و نسبت بخون دل عاشق است.

سبحان الله گوئی این چهار نفس پارسا از پردهٔ غیب الغیب این کلمات را اشارت کردند و این رموزات را در عبارات آوردند مگر این چهار مخدره اند باهم از مشکات نصیب نوری گرفته اند که رسول الله صلی الله علیه وسلم بدیشان اشارت نموده است قوله علیه السلام کمل من الرجال کثیر و ما کمل من النساء الا اربع آسیه زوج فرعون مریم بنت عمران ام عیسی خدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضلهن من میگویم فاطمه بدلیلے متعلق نمیشود سخن دراز گردد اما اگر ترا فهمی است

---

[2] سلوت یعنی بی غمی.

بدین ره برد.

۱۱ اما آن عارفی هالکی سالکی مالکی کاملی استماع این کلمات میکرد و با خود این بگفت اگر این چهار رنگ کمربند مرد عاشق طالب شود و نطاق حال او گرد عظیم فضلی فاضل و کریم شرفی شارف نقد وقت او باشد کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَانٍ حضور حال او گردد لا یتجلی الله فی صورت مرتین ولا فی صورت اثنین با او مقابله و مساوات کند گاهی بعد و رُبعد در دبر در و گاهی قرب با قرب وصل با وصل و گاهی حرمان و هجران و گاهی ایمان و کفران این همه چهار رنگ آمیزی بیکجا جمع آیند واجد فائز را ذوقی تمام و شوقی بکمال باشد والبته بیکجا ایستادن نبود اگرچه او بارها گوید چنین هم باشد مرا به یک جا و به یک مقام گذارند و آن نادان نداند وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ رحمتی است در باب او که انبیا و اولیا غبط برند اگرچه من بارها گفته ام بیت

من و تو رفته و خدا مانده　　　کی بود ما ز ما جدا مانده

سنائی اینجا بس خودرای و خودنمای کرده است و خود ستائی را بنیاد نهاده هم بجان و سر خود که خوش میگوید. بیت

پیش ابنای جنس استظهار　　　دولت آنرا دان که دادند
در جهان خدای دولتیار　　　تا ترا دولت است یار نه
دولت آن دولت است کار آنکار　　　چون ترا از تو پاک بستانند

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

سمر بست و چهارم

رجلان من رجال الدین احدهما غنی والاخر فقیر شبی تاریک قصد مقصدی کردند بر دست غنی چراغی بود افروخته و بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد. بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته زدوده ناسوده قدم می نهاد فجأةً بغتةً بادی از عالم بی نیازی وزید چراغ غنی را بکشت و چوب نیم سوخته فقیر را افروخته. فقیر بهمه شادی باواز جهر ندا برآورد الفقیر الذی لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه گفتمش لیس لکلامک وجهٌ وجیه دلیس لمقالک معنیً صحیحٌ نمیدانی خداوند تعالی بی نیازی نیازمند را با ناز سرافراز سازد و ناز باز را دردمند و نیاز مند گرداند پس اقتضای بی نیازی جز این نبود نه از درد او بی نیاز را لحظهٔ رازی و نه دردمند را افروزی و کاری. لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ مرد را عذر خواهی کرده قهر او بحری دارد هرکه در بحر قهر او افتد او در غط و حط و رفع و شط همواره مرد فرد بود هر نفسیکه از وی برزند همین گوید وا دردا از دست بجانم و اگر ساحل گیرم بجانم درین چنین ورطه این مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه افتقار برقرار است الفقر احتیاج ذاتی در کار است العبودیت لا ینفك همواره است بر بهشتیان بعد قرار استقرار فی دار السلام والقرار مکتوبی من الله الجبار ارسال شود عنوانش این بود من ملك الحی الذی لا یموت الی الملك الحی الذی لا یموت آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارادی من الواحد

المختار- اگر او خواهد همه بهشتیان را با بهشت نیست و نابود سازد و سپس
این ندا دهد الانسان سری و صل بی واگر او خواهد دوزخیان را
در احتراق لذتی و راحتی بخشد آندم هرگز از افواه ایشان بر نزند
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ مگر متاولی تاویل فَارْجِعْنَا
ثُمَّ ارْجِعْنَا اِلٰی مَا نَحْنُ الآن بنا تا ذوق در دیگریم و از احتراق
و سوز آسوده مانیم اگر جُعل را از گلخن بگلشن بری یموت فجاۃً و فلتۃً
و اگر بلبل را که نوای باز بازی و فغان نیازمندی وارد آهنگی به بوی گل
تازه ترمی پرداز و اگر بگلخن بری جز این افغان نباشد رَبَّنَا اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا-

کلامُنا اشارۃٌ گلخن تابی عاشق بادشاهی شد اتفاق هر بار که
آن شهسوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوخته بودی هر باری که آن
قریب منهُ گذری کردی آن سوخته دود درد خورده به نظاره اش
تسلی و آسودگی یافتی- بادشاه از نظاره اش تنگ آمده ازین تنگ آمدن
خواست تا سیاستش کند وزیر زیرک بود گفت کاریکه باختیاری نیست بادشاه
را از حضور این گداز یانی نه رنجانیدنش جز ظلم صرف نبود هم شاه را گدای
باید و بود و جود او زیانکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشاه نبوده روزی اتفاق چنین افتاد
گذر بر حمام این دلسوز کرد چنانچه رسم معشوقیست ناز با کرشمه پیوند داده بود از بس تنگ
تنگ آمد که از وداشت آن پیوند را نظاره دلبندی بایست و آن
گلخن تاب حاضر نبود شهسواری تیری بار کرد و شکاری نه خالی رفت خجالت
و غاست نقد وقت او شد آن وزیر که از وزیری بود و به زیرکی لانظیر
بحضرت بادشاه شد سر بر زمین داشت و عرضه داشت نه گفتمت که شاه را
گدای باید و از کشتنش هیچ مصلحت بر نیاید- بیت

گر وزون بارگاهی بار ندهندت مرنج
چون بصید آید ملک نوبت بسگبانان رسد

ای زاهد نادان خود را بکار باری منه در پله اعتبار سنج خود را برنج بده

رباعی

تو فرشته شوی ار جهد کنی از پی آنکه
برگ توت است که گشته است بتدریج اطلس

گرچه خوبی لبوی زشت بخواری منگر
کاندرین ملک چو طاوس نگار است مگس

چند سخنی نوشتم به نظر اعتبار نیکو تر اگر بصیرت روشن است بدانی که چه
گفتمت- اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ- اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

بیت

آزیگذار که با آز بحکمت نرسی
ور عیان بایدت از حال سنای بپرس

یاران همه از من و من از ساقی مست

سمر بست و پنجم

بسم الله الرحمن الرحیم حکایت نویسند شقیق طریق نکو را رفیق توکل شده بدین تحقیق پی سپر میکرد و بقدمی استوار ایستاده در این مقام می داد مصاحبش اتفاق سفر حجاز کرد و گفت در ره بسطام است بایزیدؒ را بینی از ما پیغام و سلام رسانی بایزیدؒ پرسیدش شقیقؒ در چه کار است بقعد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونه توکل که او دارد معتقد بیان توکلش کرد اگر آسمان و زمین سنگین شود قطرهٔ از آسمان نبارد و سبزه از زمین نروید شقیق متوکل باشد طیفور که شعور از نور حضور داشت بر آمده این زخم را بر روی فرود آورد و صعب مشرکی که اوست اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن مشرک پرواز نکند بگو باز نامهٔ توکل گرد آر ترسم از شومت این تو با بلخ فرود روی چو گرسنه شوی از همچو خودی پر کالهٔ نانی بخواه و بخدا مشغول باش. مرد مسافر رجوع کرد و پیغام بشیخ رسانید از هیبت این کلام لرزه در اندام شقیق افتاد محموم شد فراش گرفت گفت باز گرد و از بایزید پرس او چه میکند تا ما آن کنیم گفت یک غلط دیگر این که میگوید بایزید چه میکند پیغامبر عرضه داشت ایها الشیخ سخن ترا فهم نمی کنم مکتوبی بده بنشت. بسم الله الرحمن الرحیم بایزید این است. بنشته بشقیق رسید شقیق این توفیق یافت گفت اشهد ان لا اله الا الله و جان بجان آفرین تسلیم کرد.

محمد حسینی را خلجانی بدل و جان مزاحمت میکند مگر شقیق را وجود شهود شقیق نبوده است دست بدامان الفناء فی الله نزده و ره توحید را پی سپر نکرده تا بایزید رح از دی آن توکل نپسندید و درین روی مزید ندید تا آنکه ذمو و صعب مشرکی که اوست و آنکه بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور و غیبت و جمع نباشد و کلمات از نکات جمع الجمع اشارات نفرمود ورنه چه معنی داشت که توکل او را الشومت نسبت کنند و بال همت را از پرواز آن ولایت باز دارند و مرغ همت را چه جیفه باشد که از همچو خودی پرکاله خواهند پس آن در کتابت این کنایت رود. بسم الله الرحمن الرحیم بایزید این است. بحق الحقیقت و بحرمت قدم این بزرگان که طیفور در حقیقت امور دور افتاده کاری را منظور بصیرت همت کرده است و ایم الله نزدیک محققان جز بعد فی بعد و شرک فی شرک شرک این جا حلقه کرده گرد آورده است و گلوبند سوران شده حسین منصورؒ را ازین مقام کلامی تمام با افهام اثبات کرده که این انت و الفناء فی الله اگر این هم امام و پیشوای پس افتادگان است اما بالنسبت من مرام الی المرام القیام و انتظام باشد هان و هان بیت

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

هذا باب تو ظن نبری و گمان مند نباشی که محمد حسینیؒ اقدام این مقام کرده است که ازین سروران گامی پیشتر نهاده و گامی لائق ترچشیده این فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلامنا اما من معانی مقولهما و قضایا یا اصولهم در فضول و فضول نیست اما بیان فروع و اصول است والسلام.

سمر بست و ششم

چنین گویند خرقانیؒ باهیتی می گفت کسی را که در فقر بنوازند او را سرگردان کعبه کنند و کسی را که در فقر بگدازند کعبه را سرگردان او کنند مگر آنکه ابوسعیدؒ پیش ازین گفته بود کسی را در فقر بگدازند و کسی را در فقر بنوازند و گداز کنایه از شخص ابوالحسنؒ کرد و نواز از نفس خود آری نواز با نیاز باشد همان در تزکیه و تصفیه بود و در تجلیه و تخلیه و در تشبث[1] و تعلق در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از او را دو افکار و از آنکه داشت کارهای فکر نماید۔ اما مرد گداز سرافراز باشد و از بود وجود بی نیاز باشد بلکه ناز باز بود باز همت او در هوای صعوهٔ پرواز نکند و البته سرکشی بچیزی فرو نیاید الفناء فی الفناء در میدان حقیقت جولانگری او از همه وجود است پیشتر قدم نهاده باشد و اگر دری بروی به بندند او بدان التفات نه نماید۔ حکیم سنائی ازین خودکامی و خودرائی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی می فرماید۔

بیت

نیست را کعبه و کنشت یکیست — سایه را دوزخ و بهشت یکیست

و هر کرا الفناء فی الفنا نیست نابود کرده است او را بقا بالله دوام شهود گشته است صحو او را مسلم است که در عین صحو او سکری باوی بصفت بقا باشد و اگر نه آن صاحی ساهی باشد کالحبة على المقلى از و عنایت کنند و آنکه گاهی سکر و گاهی صحو گوید این صحو بکار نیاید که مراد سکر دوی شاه نباشد عنایت چنین بود هرچند خمارستی از دردسری خالی نیست اما این سرور دهم ذوقی دیگر دارد۔

[1] - در آویختن بچیزے و چنگ درزدن (م-۱)

شاید این چنین هم باشد ولیکن دور افتادگی و واماندگی نقد وقت است کجا آنکه در بر بست و کجا آنکه بر در است کار او قلب افتاده است به نسبت آنکه او در بر است فراغ شرط کار عاشقان نیست آنکه چه می خواهی او بر در هم نباشد او خود فارغ بیگانه است یکی ازین حال نشانی میگوید بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او — کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت که این حدیث بیهوده مگو — یا بر در او کشند یا در بر او

دیگری نیز نزدیک این معنی گفته است۔ بیت

با دل گفتم که راز با یار مگو — جان را ببلا سپار بسیار مگو
دل گفت که این سخن دگر بار مگو — زین پیش حدیث عشق زنهار مگو

صحو معتبر آنگه آید که معنی سکر دروی موجود باشد و اگر نه آن صحو چه کار آید مردی باشد که او مست مست گشته بود از خماره چون بخانه شود با همه بیخبری و مستی ره خانه داند و در خانه شناسد و بخانه رود و کذلک صوفی که با صحو باشد در و معنی سکر شاه بود او قات را نگهدارد صلوٰة را با ارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعها کند هیچ چیز طریقتاً و شریعتاً و رسماً که مطلوب شریعت باشد ازوی فوت نشود این صحوی است که معتد به و معتبر است و آنکه از خود بکلی رود او را سکران مابیت نامند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بهزار درجه بالاتر باشد بر تر سکر نهاد این چنین صحو یرا که گفتم بیت۔

من مست می عشقم هوشیار نخواهم شد — از رندی و قلاشی بیزار نخواهم شد

آن از رندی و قلاشی نیست که لحظهٔ از قدم مشائخ و اتباع سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تجاوز نمائی باشد حسین منصور با همه مستی و دیوانگی که بر آورده بود صد رکعت نماز نفل گذارده است سپس آن بر دار کرده اند و کارش هم بالای آن تمام شد الله الهادی الی الرشاد۔

سمر بست وهفتم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قوله عز من قایل ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔

بتحقیق ما عرض کردیم امانت خود را بر آسمانها و بر زمینها و کوهها که ایشان آن امانت را بر گیرند آن سموات و اراضی وجبال سر باز زدند وبترسیدند و به انسان عرضی شد انسان آنرا بر گرفت زیرا چه انسان ظلوم است وجهول است ظلم بر خود کرد و بصعوبت امانت جاهل بود عرض امانت به چند معنی باشد یکی از سما و ارض وجبال اهل آن مراد باشد و اهل سموات فرشتگان و اهل ارض انسان و دیگر خداوند سبحانه آسمانها و زمینها و کوهها را عقل و فهم داد تا بر ایشان عرض کرد ایشان صعوبت دانستند ابا کردند ۔ و دیگر تمثیل وتخییل باشد یعنی این امانت آن صعوبت آن ورشتی دار واگر فرض کنیم که بر سموات وارضیین وجبال عرض کنیم با آن عظمت ومسانی وثقل جثه که در ایشان است حامل آن نتوانند شد این چنین امانتی صعبی را انسان بر گرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او غافل شد نظر بر عارض کرد نه بر معروض در همت خود مجال ابا ندید که او عرض میکند من چگونه امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود که اول بر آسمان وارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند بر خود این بلا گرفت بنا بر آنچه عارض آن نیست که توان از و ابا کردن اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ و این عبارت ازین است که گفتیم او

ظلوم وجهول بود یعنی قبل حمل امانت و بعد حمل عدول و علیم گشت آین قدر از کلام حذف می نماید چه او احترام او رعایت کرد ابا نحو و عنایت او ایشان را بر گرفت وَحَمَلْنَاهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ خانه تاریک بود ۔ چراغ دران خانه نهادند روشن و منور گشت ۔

بیان امانت را خلافی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عباد الله گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان وبلای محبت بسر گیرند باهمه درد و سوز و احتراق بی درمان دشوار باشد بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود و کتمان دران باشد و سخت ترین بلاها سر عشق و محبت وریکی باشد با درد و سوز بسیار روز شب و روز در احتراق والم ماند مولانا جلال گوید ۔ بیت ۔

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق ہزار رنجش و جور و جفا نامش یار

اگر این دو صفت ظلومی وجهولی در انسان نباشد هیچ رو نه بحقیقت وحق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بروی نتابد چراغ افروزند هر دو به سر از سوراخ بیرون کشد هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر پیرا شوق آن نور از حجرهٔ او بیرون آرد بر گرد چراغ شده میگردد این پروانه که صفت ظلومی وجهولی با وست دیوانه وار بر شمع زند داند که ان خواهد سوخت ظلم بر جان خود کند هر بار که سوز و شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که شمع بسوزدش او با شمع یکی گردد بنگر که این ظلومی وجهولی تا کجا رسانید ۔ اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت ۔ اگر غضب نبود حمیت نبود بر امور معالی که ان الله یحب معالی الهمم اقدام نکند و اگر شهوت نبود محبت و عشق نباشد قال الحکماء الجماع یسکن هیجان العشق وان کان من غیر المعشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد ۔ این دو شهپر لابدی انسان است بدین دو شهپر بپرد و بهوای خود رسد و هوار

آن مهوی است که عبارت از ان کردن نتوان العشق شدت الشوق الی الاتحاد در مجاز دیده دو دوست بعد مفارقت التقی و التقیا چگونه اعتناق و التزام میکنند و چگونه می شپلند نه آنکه هر یکی میخواهد با دیگری یکی گردد و حمل امانت جز بدو قوت میسر نیست و نشود کسی را و هر بلای که هست بدان اختیار است شنیده در لغت که بلا از اضداد است ای النعمت و المحنت با موسی بن عمران عتاب کردند که عشق از صفورا آموز اندیشه عاقبت و نگهداشت نفس و جان عصمت کار حکیمان و عاقلان است کار خودبینان و خودپرستان است اما عشق ورای این همه است بیت

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

العقل یقول لا تخاطر والعشق یقول لا ابالی شعر

عشق را با عشق زوری نیست دوش پنبه کن تا چه خواهی کرد آن استر ول جولاهه را

من عشق وکتم وعف ومات مات شهیدا هر که حامل امانت و محنت شد و دران احتراق و غم بسوخت و چراغ الله فی الله بر افروخت چه گوئی مرتبه انبیا و شهدا باشد یا نه تفصیل حمل امانت اجمال کرد با آن همه کدورات و حادثات که بروی است تفصیل را سلم به اجمال رسانید مرتبه شهدا و درجه انبیا یابد یا نه حکما گویند هر انسانی از آسمانی آمده سیر سلوک او این باشد که روح خویش را بالسلامت آن امانت بمقر او رساند

محمد غزالی میگوید علی هذا آمدن و رفتن زیادت باشد و کار ضائع باشد بسیر سلوک باید به اعلی و ارفع رسد محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بعید تر مینماید کل شی یرجع الی اصله سخن ضائع ماند اما چنین گوییم بمقر و موطن خود رسد و طیران او و همیان او ورای موطن و مقر خود بود مقامات رفیع و اعلی رود باز آید بقرارگاه خود شنید ارواحیکه در قنادیل معلق بعرش اند و آن قنادیل مقر ایشان است از ان قنادیل بیرون آیند گاه گاه حول العرش طیران کنند

و به تماشای جنان بگردند بعد ازین تماشا ها مقر ایشان همان قنادیل باشد۔ النهایت الرجوع الی البدایت اینجا درست شنید از آنجا که آمده بودند همان جا نشیند۔ این سخن ما سخن دیوانه لاابالی است کلام غزالی را تحقیق میکند که آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکما را اثباتی و درستی می دهد۔ بدانی چیزی از تو بیرون نیست سیری و سلوکی هم از ان تو باز گردد اما نتیکه در تو نهادند تو بدل و جان آنرا حامل شده باش بر تو ظاهر گردد و از تو به تو ترا روی نماید لاهوت جبروت ملکوت همه با تست و در تست از تو چیزی بیرون نیست هر چه هست در خود طلب بیت

آنکه آمد به بزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط میدهد نیست غلط اوست اوست

عجب کاری است ترا از تو به تو پوشیده اند شب معراج رسول الله صلی الله علیه وسلم هر نبی را در آسمان میدید و آن مقر و مستقر اوست اما ورای سرادقات عزت و مجلس عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ نشستی دارد و از فیض اومیت نفساً فنفساً جامی بر تر مینوشد مجلس شراب ما ساقی شراب ما قدح شراب ما و شراب ما غیب در غیب است مردمان گویند که دنیا دار فانی است نظارهٔ باقی در سرای فانی میسر نشود آری هم چنین است که ایشان میگویند اما این قدر به باید داشت قومی را دنیا آخرت میشود آخرت دنیا میگردد از ازل به ابد میرود و ابد به ازل می آید اول به آخر می انجامد و آخر به اول میشود و مرد از انچه اوست فانی میگردد فقها گویند در فتاوی میگویند رویت الله فی المنام جائزة لکن السکوت فی هذا الباب احفظ یعنی ببینند نگویند و یا بدین فتوی ندهند و یا کیفیت و سرّ او را بیان نکنند شخصی را از مقام دنیا به آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در خواب از وی بردند پس آن تجلی جمال باوی نمود ارشد امانتی که در و نهاده اند بجمال خود بظهور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ استاد ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ تحقیق کرده است سئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن ما هو قال علیه السلام نور یقذف فی القلب فسئل وما امارت ذالک یا رسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله۔ قال التجافی عن دار الغرور پیش از آنکه مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد طالب پیش از آنکه بمیرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکه مرگ طبعی آید بمرگ حقیقی بمیرد مرد مرد و امانتیکه در وے مدفون است و نوریکه در دل مخزون است بروے مکشوف و ظاهر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوریکه در دل مقذوف است که ما آنرا عبارت از امانت کرده ایم بکنیم استاد این سخن فرمود النور الذی من قبله سبحانهٗ نور اللوائح بنجوم العالم ثم نور المنایح به بیان الفهم ثم نور الطوالع بزوائد الیقین ثم نور اللوامع به بیان المکاشفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ثم انوار الصمدیة فعند ذالک لا قرب ولا بعد ولا فضل ولا وصل کلا بل هو اللہ الواحد القهار۔

اے یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفته ام امانت اللہ بر تو ادا کرده ام اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا۔ پیش تو کشاده ام تو انسانی از اهل ایمانی زنهار تا تو هم بگمان خویش از خویش محروم نمانی و امانتیکه در تو نهاده اند دران خیانتی نکنی و این

سخن بر تو دبیار گوئی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اَرَقًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا قَلَقًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَرَقًا اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَرَقًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَنَقًا۔ بیت۔

رخت بردار ازین خرابه که هست ۔ بام سوراخ و ابر طوفان بار
چه بچونین پیشوی مغرور ۔ هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو زنسخهٔ اوست ۔ باز خوان و به بین مقابله کن

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

سمر بست وہشتم

حکایت ـ نفس میگوید با دل اے دل نہ آنکہ تو متولد و منتزع از منی
چہ شود اگرچہ تو مثل ذہنی خلاصہ ہیئتی نہ آنکہ متفرع از من شدہ من ترا اُم
اصل ام مرا شیلیدہ اند ترا کشیدہ اند ترا باید ولد بار باشی وہموارہ پس رو من
گردی و بزرگان چنین فرمودہ اند الولد یتبع الام و بہرچہ من ترا میخوانم ہمہ لذت
و راحت و شہوت و عشرت است خود ازین جہان چہ یادگار بری اگر چندروزے
ترا دادہ اند بارے بذوق و خوشی گذاران چرا پشت سمت روی من دادہ و چرا
از من برگشتہ بخط طرف من نمیکنی دو دلہ ماندہ چہ بر تقلب انقلاب قرار گرفتہ ہم
ازین خود را قلب نام نہادہ بازگرد با من بمن متعلق شو بکلام من متثبت باش تا آنکہ   را شود
دل از ترویج برود و فندمہ او شوش و سوس ماندہ و برنگ آمیزی او در نقش این   را تزویج
دنیا میلے کند۔   را دمدمہ

روح میگوید منم ترا از سمسم کہ مخ اوست کشیدہ ام و سمسم را چنان در پیچیدہ
کشیدہ ام کہ تو از و چکیدہ طرفہ آنکہ او با تو دعوی اصالت مادری میکند اگر نظرے بچشم
رغبت سوئے او بینی ہم چو او یکے از بندگان باشی ہوائے این جہان را و لذت این عالم را
و ترا نسبت بہ من است روشن و مرفہ و منور بفیض منی پرتوے از عکس نور من بر تو تافتہ است
دانش و علم و فہم تو از ان است و این تشریف کہ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ
اذا صلحت صلح سایر الجسد و اذا فسدت فسد سایر الجسد
الا و ھی القلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت بناشد و روشنائی
او نیابی تا در مشکات چراغ من نورے نہ بینی من از عالم علو آمدہ ام من قدوسی و
سبوحی ام از ملکوت و جبروت و لاہوت نشانے برابر خود دارم من جمال اللہ
و جلالہ بروزے یافتہ ام ترا روحانی و نورانی آنگہ خوانند کہ بمن نسبت یابی

من ترا چون پدرم بحکم اللہ و تقدیرہ از ان بدکارہ بحکم و فعل خویش من کشیدہ ام ترا
صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بدو بازگردی باز ہمت ترا پر و بال نباشد در
فضائے لاہوت و در صحن جبروت طیرانے نتوانی کرد و از ان عالم فیض نتوانی
گرفت سر قرین من است اگرچہ از من قدمے پیشتر دارد صفائی بیشتر نماید ولیکن
از یک خانہ ایم و در یک مقعد نشست داریم از یک خم بہ یک قدح شرب می
نوشیم اگرچہ سر جوش در سر او میگیرد تہ ماندہ باقی من می نوشیم فلیکن شراب یکے است
از یک دن و از یک موطن است۔ خفی با خفی نہان تر کہ سرہا و رازہائے او را
از من استتارے نیست اختفائیکہ او از ما دارد پردہ تنکے بلطفے باریکے است
تمام او مشاہدہ ماست ما را با او عشق بازیہا است و او را با ما دل نوازیہا است
ما را از وے مطالبات بسیار است و دلالہ غیب اینجا پیغام گذار است۔ گاہ گاہے
چنین ہم باشد کہ ان حجب و استار از میان برگیرد و دایہ حاجبہ را او کہ بر اسرار من
و او وقوفے دارد ما در التزام و اعتناق باشیم او بیاید چادرے زر اندود مرصع
و مکلل کردہ بروئے ہمہ حروف دوستی نوشتہ رقوم۔ بیگانگی زدودہ بر ماند از و
ما را بدان بپوشد میان من و او کارہا رود از ان کنایت عنایت جز این نتوان
کرد شعر؎ فکان ما کان مجالست اذکرہ   فظن خیراً و لا تسأل عن الخبر
و لے نیک بختے باشد با بصیرتے تیز باشد کہ رہنما و پیشوائے او عقل بود از ان
مادر بدکارہ بیگانہ بود کلاً و جملۃً و او را خط بیزاری دہد انچنان منور و مرفہ
و روشن آباد ان گردد کہ ہیچ بوئے نسبتے نتوان بر و ہر عاقلے کہ بیند و عارفے کہ
شناسد گوید معاذ اللہ از چونی این چنین کسے براید و اگر بر و نسبت کنند گویند
چہ شود نہ آنکہ آدم من طین لازب

و آن نفس کہ دعوی مادری میکرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید
ضرورت سر در گریبان خجالت در کشید از دعوی مادری سکون گرفت با خود
تنہا و حیران و بیکس و بیمایہ بے متاع فسردہ و ماندہ خجل گشتہ چہ کند تنہائی را

بسر نتوان برو ضرورت اتباع و پس روی فرزند دلبند پسندیده برگزیده بدولت
روشنائی و آشنائی رسیده پس وی پیش گرفته از حضرت بے نیازی این ندائے
سرفرازی بارے درمیان نهاد یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ
رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔
با دل و روح و خفی یکے گشت اطمینان و قرار انجا یافته است و یکے از ایشان گشت
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ دل و روح و سر و خفی خواص او اند دخول او بصفت اتحاد با ایشان
شد یکے از ایشان گشت اُدْخُلِیْ جَنَّتِیْ در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شهود
آرام یافت و ثمار تجلیات را قوت خود ساخت اکنون اینجا سرافرازی نمود و خود
نمائی کرد و گفت انا من اهوی و من اهوی انا۔ نحن روحان حللنا
بدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجا رسیدند ما لا عین رات و لا اذن
سمعت و لا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید لی مع الله وقت لا یسعنی
فیه ملك مقرب و لا نبی مرسل۔ با خود این دو بیت بسیار میگوید بیت

دوست آمد گفت کرامی طلبی ‏ ‏ پس هرچه نه آن منم چرامی طلبی
در خود نگر از برون ز خود آمده ‏ ‏ پس من توام و تو من کرا می طلبی

این همه خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکه طبیعت و شرط کار اوست
او خود نماست او خود بین است هرچه کنی انیت از و زایل شدنی نیست خود
نمایش را نظاره شود یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ در قاب قوسین هم
این خودستائی از و نرفته است هرچه شد بلائے انیت با او باقی ماند روح از دست

او فریاد بر آورد یا رب بینی و بینك انی یزاحمنی فارفع بجودك انی من
البین۔ از ورائے سرادقات عزت این سرزنش دور باش بر وجود او رسید
وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب۔ فریاد کند فریاد ز دست خویش فریاد
هرچه شدم شدم عبودیت از من نرفت بیگانگی نرفت تکلیفات باقی ماند و مخاوف
و مهالك را ابرابر کرده داشتند در حبت القدس نهیے و باسے از ناد

نبود اما از تابش جلال خوفی باشد که همان مقربان دانند و هالکان شناسند
و همان ما تیان فهم کنند بضرورت فریاد بر آورد اللّٰهم اجرنا من النار
یا مجیر۔

سمر بست و نهم

رسول الله صلے الله علیه وسلم از جبرئیل علیه السلام پرسید عمر تو چند
سال است گفت ستاره ایست بعد هفتاد هزار سال برمی آید من او را هفتاد
هزار بار زیارت کرده ام رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود آن ستاره
نور من است بعد آن گفت اول ما خلق الله نوری۔
این ستاره آمدن محمد است از قوت بفعل و از مکان بوجود از
اجمال به تفصیل و از کتمان بعیان و از عیان بیان از بود بشهود و از نابود به بود۔
آنکه این سخن دانست و شنود همین سخن فرمود۔ بیت

ز احمد تا احد یک میم فرق است ‏ ‏ همه عالم درین یک میم غرق است

زاحمد تا احد بے نیست ‏ ‏ میمے بمیان حجاب معنی است

این میم صفرے است خالی در میانش نقطه نیست اگر بود وجود او
نابود شمرند شاید این حرفیست از منتهائے مخارج بانضمام شفتین ظاهر بود
موی را در ادائے ثقلے چنانچه ص و حروف حلق اگر در میان آن صفر خطے
کشی بر مثل دو کمان نماید فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ از و حکایت کند و اگر
این خطگاه منازله طرح شود اَوْ اَدْنٰی ازین نموداری باشد اما آن حلقه ر گاه و منازله
و دائره میم و آن صفر خالی چنان نشود که من قبل بوده البته اثرش باقی
ماند بنیاد تکلیف همبرین نهاد احکام و ثبات یافت است آئین شریعت
هم برین رسم آمده است انیست هم ازین جا سر بر کرده است بهشت و
دوزخ هم ازین بار نامه ظهورے و بروزے کرده اند۔

میگوید کہ ہمہ بیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوہیت است این ہم حجاب آن معنی شدہ است نامی دیگر نہادہ اند احد را احمد ساختہ اند احمد گفت من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن رانی فقد راء اللہ چنانچہ آن نور گفت اول ماخلق اللہ نوری - این ہم گفت اول ماخلق اللہ العقل واین ہم فرمود - اول ماخلق اللہ الروح این ہم گفت اول ماخلق اللہ القلم اول ماخلق اللہ اللوح ذات واحد تنوع صفات دارد بحسب ان تنوع نامے دیگر نہادند - نور ظاہر مظہر را گویند بیان ظہور و اظہار در گفتار آمد مراد ازین عقل عقل کل باشد کہ ہر جزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیاء مواضعہا باشد بدین نظر اول ماخلق اللہ العقل گفت - آن شئے واحد حیات ازوست صفا ازوست می ازوست این کار روح اعظم خوانند واین روح پر تو آن روح است کہ در ماثورہ آمدہ است یا روح الروح عیسیٰ کہ احیاے اموات کردے ہمہدین بود او را کہ روح اللہ گویند ہم بدین صفت گویند - ہمین روح متمثل بصورت جبرئیل بود فتمثل لہا بشرا سویا ازان حکایت کرد - نفخیکہ در جیب شد ہمین روح بود کہ نفخ کرد فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ہمین روح بود کہ بقبض او طین مصور طائر شدے -

اول ماخلق اللہ القلم کاتب حروف تقدیر اوست بیدی کہ او را اصبعے وعقدے وبسطے وانبوبہ نیست قلمیکہ او را تراشے وقطے وطولے وعرضے وشگافے نہ تقدیر ازلی ونقوش امور خیر وشر ہمہ دان قلم بود آن ذات واحد کہ این صفت داشت اول ماخلق اللہ القلم گفت -

اول ماخلق اللوح ظہور این نقوش وبدو این حروف بر تختۂ وجود ظہور می نمود بر آئینہ خط وکتابت ولوح وقلم را لوح باید وظہور ہر دو معاً

است ہیچ صفتی از صفتے مباین ومغائر نیست چنانچہ دانستہ صفاتہ لیست عین ذاتہ ولا غیر فکذلک کل صفت مع اخری لا عین ولا غیر محققان گفتہ اند ہمہدین اعتبار این در لطیف راسفتہ اند قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ اول ماخلق اللہ نوری ظہور اظہار این نور در سموات وارض نظارہ است گفت اللہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ او چنانچہ گفت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فکذلک رویت ذات جز من وراء حجاب نباشد وحجب او راہیچ حجب بعقل تصور کن ہر پردہ را کہ برگرفتی دانستی مگر بذات رسیدم ہمچنین من الازل الی الابد ہر پردہ کہ ازو برکنی پردۂ دیگر باشد او را جز ورائے این پردہا نہ بینی زیرا کہ شنیدۂ کہ چندین ہزار پردۂ نور وچندین ہزار پردۂ نار وچندین ہزار پردۂ جلال وچندین ہزار پردۂ جمال وچندین ہزار پردہ ثلج فکذلک الی مالا یتناہی میرو ہر نفسی وہر زمانے ہر روز منزلے وہر شب جائے۔

بیت

ہر آن عالم کہ وا پس بگذارے ‏ ‏ ‏ دو صد عالم دگر در پیش دارے

ہم ازین ابو بکر صدیق اشارت داد عرفت ربی بربی لا ادری ما عرفت ملئت مالجا او سکنت ماتت من الغم۔

حال سکین هم چونے بدین ماند من الازل الی الابد میرود میبرد و می دود والبته آن سررشته بانتها نرسد. بیت

زین سو همه عجز آمد وزان سو همه ناز | دارد دو سر این رشته یکے عجز و گر ناز
یکتواست ز اصل و فرع بنگر تو نکو | تا ظن نبری که هست این رشته دو تو

فَسُبۡحٰنَ الَّذِی بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۔



سمر سی ام

سخنی در افراط و تفریط میرود. فقیه گوید السماع حرام فی الادیان کلها و صوفی گوید مستحب لاهل الحقایق هر دو سخن را به پلهٔ عدل نهند بمیزان عقل سنجند چه گویند فی الادیان کلها هم در دین احمد چندان اختلاف رفته است بے اندازه و بے حد. جعفر طیار شنو و بدان موبح باشد جعفر طیار کیست از صحابه علی را برادر حقیقی رسول الله صلی الله علیه وسلم را برادر عمکین و او را ذوالجناحین گویند طیار از ان نامند که با فرشتگان طیر داشت محمد رسول الله فرمود ان کنت نذرت فافعلی گوید بر انصار می روید برای عروسی سرودے بر ابر باید که ایشان را آن خوش آید اگر اخبار و آثار نویسیم سخن دراز شود و سخن ما سمرے مختصر است۔

اہل سماع را در سماع چند چیز لابدی است نخست دلے طالب حق بحق الحقیقت و اگر با این ریاضتے منتظم شود زہے کار وجمع النعم وحضور اقران و اخوان همه مریدیکخانه باشند یا یک خانواده اہل این قدر باید منکرے حاضر نباشد که قدم او شومتے دارد هر آئینه منکر سماع نباشد جز شومی و شوم قدمے و مقامے مروح و خالی و اگر شب باشد روشنائی بسیار باید۔ دلے واردے صادق و بے ہجوم ذوق نخیزند و آنچه او خیزد باید سماع را فرو نگیرد غلبه ذوق را با خود باقی دارد و آن سبب مزید ذوق دگر باشد و ہم فارغ بنغم نخیزد و البته نظر بر استی و کثری موسیقار نکند و راستی و درستی ابیات نه بیند دنبال ذوق و پس رو وقت باشد گفته اند در مردم پنج چیز است دل و عقل و حس و طبع و روح طبع متعلق در راستی و کثری موسیقار می شود و عقل رعایت حکمتے که در شعر است می اندیشه و دل در

حمل مطلوب میشود وحس در راستی وکثری نظم می بیند روح بنغمات سیر میکند
چون ازین هر پنج جمع شود آرامے وقرارے در سماع باشد که هیچ یکے مر دیگرے
را خصمے نه کند۔ واینکه مردم در سماع گرفتار اند سبب این است
اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب وروح وطبع وحس مزاحم
اند واگر در ذکر است آن حظ دل است باقی دیگر مزاحم اند
هم ازاینجا است در هر کار تانی وتامل وملامت آرد مگر در سماع بنحو
سخنے است اما شنوندهٔ سماع چه خواهد[1] هر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع — چو خواهد[1]
شوند علی هذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت ورسادو در سماع ذوق او
باشد واز سماع حظ وافر گیرد واگر در سماع بگرد واشارت بدین باشد که
در اطوار عالم می گردد ومقصود را هر طرف میجوید تا از کدام ره واز کدام
در در آید یا از پس حیرت وهیمان هیچ تدبیرے ندارد وحیران میگردد واگر
در سماع میجهد روح میخواهد در عالم علو رجوع کند نفس پابند اوست واورا
باز میگرداند بر زمین میدارد یا خود می جهد پا بر زمین می زند غیرا شد
را گوشهٔ خوشے میدهد ونیست ونابودش میکند واگر فریاد ناله می آرد یا
از تنگدلی است یا از پری ذوق وبرآمدن فوران او یا از پس الم و
درد وآنکه در سماع دست تک میزند این است همه وجودات را هیچ می آرد
یا از پس شادی وجدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بجهان
خود است وآنکه میگرید از پس شادی است یا از پس اندوه است یا
از دوری مقصود است ودیر یافت است یا میان خود ومقصود صورت
اتصال نمی یابد۔ وآنکه سینه کوبد ولطمه بر رخسار زند میخواهد اندک درد در تن
رسد ودرد دل اندکے کمتر گردد یا از پس اندوه غمش دل چنان شاد شده
است میخواهد اندکے المے به تن رسد شادی او کم گردد نه باید بیرون
افتد شطاحی کند وآنکه یک پا پیش می نهد وپس می آید کار خود را بدین

می آرد اُقدِّمُ رِجلاً وَاُوَخِّرُ اُخریٰ مصرع۔
رفته رها نمیکنی آمده ره نمی دهی
یا اشارت بدین میکند همچنان که رفتم بازگردانید وصالے به آرامیدہ
وقرارے میسر نمیشود۔ وآنکه او افتاد ضعف حال اوست اهل سماع
از وماجرا طلبند۔ وآنکه او جامه را پاره کرد از پارگی دل ودرون نه
خود ظاهر شود یا خود چنان بذوق پر است تحمل نمانده است وآنکه
بآرام وقرار میرود آهسته تری یا آنچنان ذوق او را نبوده است
وارد به وغالب نیامده است یا خود منتهی است هرچند آشامد مست نمیشود
آنکه سر میکوبد مستے است روزگار خویش میدارد یا سر را مستحق آن آستان
نمی بیند۔ وآنکه هر دو دست بر سر می برد گردانیده پیچیده بر سر فرود آرد
اشارت بر این کرد که ملکوت وجبروت ولاهوت را پیچیده در سینه داشتم
وآنکه هو میگوید جز هو هویت چیزے دیگر نمیگوید۔ وآنکه هَهَ هَهَ[2] — [2] وآنکه هه هه میگوید در کتاب شیخ حسن صاحب هه هه هه هه هه هه یعنی لا نقط
هِهِ هَهَ هَهَهِ هِهَ هَهَ هِهَ هِهَ میگوید اصل نقطه[3] است نقطه را
گردانید ند فرود بالا کرد وند نقش خاست واگر واین را اگر اعراب دهند
ازین سه اعراب خالی نباشد۔ وآنکه رونده در سماع است۔
همه را آن نقطه است آن نقطه را وحدت سر بر کرده است اثنیت
در استتار رفته دوئی رخت وجود گردآورده است هویت بر جا ایستاده
مانده است چه یکے در یکے چیزے دیگر نیست الواحد لا یصدر
منه الا الواحد یکے اعراب را انفصاح کن ضم را کسر ساز در کسر
فتح ابواب است جزم توحید وحدت در یک خانه نشسته اند وتفرقه را
در جمع وجمع الجمع گم کرده اند وخود شبهت فرموده اند الوحدت شرک
والتوحید شرک فی شرک فکذلک التصوف زیرا چه آن صیانت
قلب است عن الغیر چند شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

دوم قلب سیوم عین چهارم غیر لا حول ولا قوة الا بالله همان سخن را
باش الواحد لا یصدر منه الا الواحد چو یکے در یکے دانی وآن یکے چو در
یکے ضم کنی همان یکے باشد — اے متعلم بے سوز اے دانشمند بے ساز
اے عالمے بے درد اے زاہد نامرد زنہار تا در سماع قدم انکار ننی کہ بیکاری
تو اذ زمین تو بریده شده است من نمونہ سماع نموده ام تو نگوئی
فلان چنین گفت واز فلان چنین شنودم اما محاصل سماع نهایتے ندارد کلی
با تو گویم اگر در زلف وخد وخال واز کنار و بوسہ واتصال قوم بیتی
شنوند نه آنکه حسنے بجستے رو وحاصل یکے این معلوم شد که کسے بمقصودے
رسیده است وشنونده یا رسیده است بمقصودے که دارد یا زرسیده
است را بطه رسیدگی وعدم آن روزگار حال او شده است و
دیگر باشد کسے که در عالم تشکل وتمثل نظاره کرده ودران شب وروز
غرفه است امروز ازان جمله حکایتے دارد نه این چنین حسنے ومحبوبے
که تو دانستۂ اما بدان ماند وآنکه بالاختلافیکه گفتیم اگر اثباتے وثبوتے
به نویسم سمر نماند کتابے دیگر شود ۔ بیت

سماع عشق باختیار در نمیگنجد پیام وصل بگفتار در نمیگنجد

خوشترین حال سماع وسالم ترین احوال شنوندگان یطیب القلب
مع الله شنوند حملے ومحملے درمیان نباشد دل با خدا خوش است وبمقصود
آرام وقرار گرفته است بدان شادی جستنی میکنند وہائے ہوئے میزنند و
خوش میجهند وخوش میرقصند محققان قلندران وحیدریان راهم برین وضع
باشد اما چندے لوندے شکم پرستے که صورت ایشان کرده اند همان وضع را
بنگاه دارند بیت

قبله یارم خرابات است احرامش قمار من همان مذهب گرفتم پارسای چون کنم
چون مرا او بے سنای دوست میدارد همی جز بلطف باده خور ابے سنای چون کنم

مزاجیت در مخذر هرچه مطلوب دل باشد در وقت تخذر همان پیدا آید در
دل قرار گیرد ومردمانے که ازین طایفه کفے زنند وجرعۂ در کار هو آرند بندند
مقصود ایشان جز این نبود سماع ستکاره است ومست کننده است و
خرابات صوفیان است نگر که مردمے که با وقر ووقار وبا عز وقرار اند
سماع شنوند از خود روند بجهند بر قصند یاوه شده بگروند همانچه عمل شراب
است همان عمل سماع است گفتم سماع خرابات صوفیان است مردمے
با همه عزت ومکنت قدحے شراب نوشیده یاوه گرد وهذیان گوے شود
کذلک السماع شخصی با وقر ووقار در مقام اصدار بر سجادۂ شیخوخت
اطراف فراهم آورده دست وپا گرد آورده بزانوے ادب نشسته
است با این همه عزتے وعبرتے که او دارد سماع شنید همه را گم کرد
دست وپای اندازد سجاده را فراموش کرده بیرون می اندازد و
بصورت هزو هزل می نماید سماع را اندک کار ندانی انچه در ذکر
ومراقبه وصلوٰة بود النی واللتیا دست میدهد در سماع نقد وقت است
این جا باس[1] نیست بلاس[2] نیست یاس نیست همه وجدان در وجدان است
جذبة من جذبات الرحمٰن توازی عمل الثقلین عبارت
ازان است شمس الائمہؒ کردوزی با شیخ مودودؒ چشتی گفت
که شیخ ما روایت فقه با شما نمیگوئیم ومسئله شرع بحث نمی کنیم همه از
اصول شما میپرسیم رائے شما بر سماع چیست سماع بهتر یا نماز شیخ فرمود
بر اصطلاح سلوک گفت آرے گفت شما علمائے دین ایدنیکو تروانید
شخصے دوگانه را گذارد وبا شرایطے وارکانے آمده است وبا اخلاص که
شرط آن کار است قبول من الله باشد ان ستار قبل وان شاءَ رد

---

[1] باس یعنی ترس [2] بلاس یعنی فشرمش

شمس الائمہ گفت آرے ومارا سماع جذبة من جذبات الرحمن است آن در خطر قبول است واین عین قبول تو مرد دانشمندی استاد ومجتہدی خود فرق کن دیگر در سماع شرطے نیست کہ مستمع بر آواز آن موسیقار رود حالت حالت اضطراب است کسے درین حالت بر وزن رود کسی رابے وزن باشد

بیت

مامور ضعیفیم سلیمان دگر است | ما کافر عشقیم مسلمان دگر است
اینجا ہمہ ژندہ ودل پارہ خرند | بازارچۂ قصب فروشان دگر است

—

سمرِ سی ویکم

قولہ عزمن قائل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰه ہر محبیکہ ہست در دلش آرزوے برتر ازین نباشد کہ محبوبِ محبوب گردد ہم ازین جا است کہ عاشق در تحسین خویش کوشد خواہد چنانچہ من عاشق حسن وجمال او شدہ ام بدین تحسین وتزئین تخیل سوے من رغبتی نماید در کوے او شود جامۂ زیبا پوشیدہ سرے شستہ وجعدے پس انداختہ وسرمہ در چشم کشیدہ تنبول در دہن کردہ وکمر بندے خویش در کمر بستہ ودستارچہ خوش آئین نودہ چوگانی سر اندازے بر دست سینہ فرازیدہ رفتارے خوش کردہ بر سر کویش بر آید واگر نغمۂ وآہنگے وسازے وساز وے ہست خود بہتر برین وضع بدین رفتار سینہ فرازیدہ رفتارے کشیدہ وازین ہمہ شیوہ ہا مرادش جز این نباشد گر در نظرش زیبا نمائم چنانچہ من مبتلائے او شدہ ام او نیز سوے من میلے کند تخلقوا باخلاق اللّٰہِ واتصفوا بصفاتہٖ ہم برین اشارت می نماید لیس العلم فی السماء فینزل ولا فی تخوم[1] الارض فیخرج لک ولکن العلم مجعول فی قلوبکم تادبوا باٰداب الروحانین یظہر لکم عبارت ہم ازین میکند میگوید جامے داری کمالے در تو ہست با معشوقہ ترا نسبتے تمامے ہست ہم از جنس ونوع اوے اگر بجمال خ وبرای خود بدان حسن ونمک بنمائی محبوب آن محبوب باشی اگر چہ از آدم نرستی آدم را ہیچ میلے بدو نبودی نحو الیہا حنین الابل الی الجزم ہم ازین نشان میدہد درخت اجمال میوہ تفصیل از اصل تا فرع بر بر[2] نماید اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اے کنتم تریدون ان تکونوا محبوبین للّٰہ کما ہو ارادت المحبین ومنتہی

[2] لن ابرتو

---

[1] تخوم جمع بفتح العین است چنانچہ فلس وفلوس منتہی شے را گویند یعنی علم در قعر زمین نیست کہ برون آیدش.

مطالبهم وغایت مقاصد هم فَاتَّبِعُوْنی فاسلکو سلکی وتخلقوا
اباخلاقی واتصفوا بصفاتی کالرحمت والکرامت والشفقت
علی المجید والرذل وتنزلوا منزلتی فتکونوا محبوبه ومطلوبه
خدا خواهد بنده بدو رسد ومحبوب او باشد هم بر موجب آن تکلیفات
فرمود۔ صوم تا بدان تصفیه شود وازبسیار حظوظ نفسانی باز ماند گوید
صوموا لرویته روزه دارید تا دیدار او به بینید ودروتیش حاصل
شود وافطروا لرویته چون دیدار او شد همه چیز را افطار هم بنا بر
دیدار او باشد چون دیدار او شد همه چیز را با وے دید وهمه را
باوے یافت اکل وشرب جمع الجمع آمد اگر در اکل است هم با اوست
باکل با آکل باماکول کذلک المشروب کذلک المجامع افطروا لرویته
اینجا مستقیم شیند۔ صلواة فرمود وصلوٰة صلة بالرب۔ باشد وطریقه
حضور را ارشاد کرد اعبد ربك کانك تراه فان لم تکن تراه
فانه یراك وهمبرین گمان که او شاهد وحاضر است تلازم برین بود
تا وهم غیبت از میان بخیزد حاضر بحضور خود پیش آید وشاهد بشهود خود روے
نماید در هر قیامے وقعودے ورکوعے وسجودے وقومهٔ او را باخود۔
فاعل خود در خود بیند هیچ جزے از اجزاے تو نیست که او با ان نیست تقلبات
اجزا تو هم با اوست هر جزو لا یتجزاے تو بے او نیست این جسم مرکب
از اجزائے لایتجزی است اجزائے ظاهر تست واجزاے باطن تست
پس او درون وبرون تو باشد
در صلوٰة لطیفهٔ دگر۔ جمله جهات را پشت داده است اختیار یکے
جهت کرده است وآن جهت الله اگرچه اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ
است ولکن چو بیت الله نام نهاد هر آئینه ظهور وبروز تجلی جمال او همان جا
باشد هر کس درون خانه باشد یا بر بام یا گرد بر گرد خانه باشد هرچند او

تعالی بمکان نسبتے ندارد ولیکن فرمان او بجائے مکان باشد تو فرمان بجا آری
در فرمان او را بیابی سلطان العارفین فرمود خانه را با خصم خانه یکے دیدم حج
را قبول دانستم۔ زکوٰة فرمود از دویست درم پنج درم بیرون آرند وفقرائے
راه او را صدقه دهند خواست بذل را اعتبار شود دستیکه لذت بذل گرفت
همواره بذل مال معتاد او شود مال که مثال مردم است چون از ان ملال گیرد از
حظوظ نفس بکلی باز آید وفارغ وبے غم وبے هم کرده باشد وتا از همه چیز بخیزد
وبه تمام خویش متوجه نشیند حق بحق وحقیقت برو تجلی کند عجب از کسے که زکواة را حیله
فرمود بنی الاسلام علی الخمس یک ستون خراب کرد زهے انصاف
ان مرد زهے فهمیکه او دارد ترتب حامل فقه هوا فقه منه
همین باشد۔
حج را فرض کرد در حج لابدی است از مالوفات ومستحسنات به یکبار
روے گرداند اهل وولد وموطن خود ومسکن را وداع کند سفر بادیه اختیار شد
مرد آواره ابتر گشت چنانچه شرط طالبان وعاشقان است
چنانچه صاحب طبعی فرموده است رباعی

دوست آوارگی همین طلبد رفتن حج بهانه افتاد است
چند گوئی که خانه کعبه کجا است کار با خصم خانه افتاد است
هرچند قریب تر بمقصود گشد دیوانه هایم گردد شعر
وابرح مایکون الشوق یوما اذا دنت الخیام من الخیام

لباس را بیرون کشد ولباس غیر مخیط بپوشد چنانچه رسم دیوانگان است و
شرط طالبان است واز مرقد خوش وبوے لطیف وناز ک طبیعت بحذر
شود چنان داند که او میطلبد ومیخواهد لبیك لبیك فریاد می آرد چنانستی که
اِلَیَّ اِلَیَّ از غیب خواسته است وهر آئینه وهر سوے وهر جانبے می جوید گہے
بر صفا ومروه می آورد وصفا ومروه را شعار ودثار خود میسازد واین را

من شعائر اللہ می نامد ہمہ گرد خویش بخستہ نیخزد و صورت این رمی
جمار میساؤد تا آنکہ دلش گواہی می دہد و الہام از ان سو می شود کہ نشان
معشوق آنجا یافتہ است ایستادہ روے بدو آوردہ تمام خود بدو سپردہ
و کار مناسک و مناہج تمام شد تا آنکہ روز بانصرام رسید ہمہ عمر بدو تمام
المقصد شد چون بیت المقصود رسیدہ میداند کہ تجلی خصم خانہ اگرچہ او ورائے وراء
ہم ازین خانہ است بضرورت کہ شادگشت گرد او میگردد او خود را فدائے
او می سازد۔

درین گفتار ما چہ گمان بردی نہ آنکہ این فریضہ برائے وجدان اوست
نہ آنکہ این فریضہ در دو را درمانست نہ آنکہ این فریضہ شفائے جان اوست
نہ آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الاغتنام الاغتنام ایہا
الاخوان چون قدرشناس شد و غایت کار و منتہائے مرام دانست
جہاد را فریضہ گرفت و بجان بازی دران معرکہ ایستاد وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ میدانی
این عندیت چہ غمزہ میزند و این عندیت چہ کرشمہ می نماید و این عندیت
چہ روح و ریحان افزاید۔ علمائے فقہا بدین اند کہ این تکلیفات ابتلا من اللہ
است و مشقت است و امتثال آن هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ
باشد محمد حسینی میگوید وا بسر اللہ و بحق حقہ و باقدام سالکی طریقت
ہیچ نعمتے من اللہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از وہوائے حیوانی
و لذائذ نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خداوند است بدین تکلیفات
بدر برد و او را بخود رساند و بہ یگانگی خود رہ دہد و وہم بیگانگی کہ درمیان بود
بدر برد قطرہ بدریا پیوند جز ربل خود رسد فیض باصل خود پیوندد۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہا این کار کرد و بجائے رسید کہ

عینہ بعینہ محبوب او گشت و آشنائی او پیوستہ آنچہ ہست و بود و بود خود
رسید و وہم نابود از درمیان ربود۔

وکنا حیث ما کانوا وکانوا حیث ما کنا

بر وقت او جمال شہود نمود خداوند او را ہمی فرسود بگو بر امتان
خود قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔

بیت

اے یار عزیز من کجائی — با این ہمہ کبریا کرائی
آنجا کہ نہ کون و نے مکان است — وآنرا کہ شد از منی و مائی

سمر سی و دوم

قوله عز من قائل مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۔

مفسران و علما گویند اے یطیعهم و یطیعونهٗ محبت بمعنی طاعت دارند از لفظ یطیعهم اعراض کرد و یُحِبُّهُمْ گفت انچه محب را با محبوب باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنچنان اطاعت کنند چنانچه محب بر محبوب را و محبوب مر محب را خدا و ندرا یطیعهم گفتن چه معنی دارد اے یعتد طاعتهم و بعضی علی مرادهم و یصیبهم اجمل و اَکْمَلْ و ازین جمله این معنی معلوم شد معاملۂ که میان محب و محبوب باشد با دیگرے نبود خصوصیتے است اینجا که عموم تصور ندارد و یُحِبُّهُمْ را مقدم داشت بر یُحِبُّوْنَهٗ لان محبته ایاهم کان قدیما و الا فاین هم و محبتهم ایاه نخست او ایشان را دوست داشت آنگه ایشان اورا دوست گرفتند۔ نخست عشق جمال لیلی بر چشم مجنون عرض کرد مجنون دیوانه و عاشق و مبتلا آمد ورنه جهانے روئے لیلی دید یکے مجنون نشد فعلی هذا اراٰدتی خاصے بود در چشم مجنون۔ را ارانی

محبت را از حباب گرفته اند حباب ظرفے را گویند که تمام او را سر بسر آب پر کرده باشد اگر قطرهٔ دیگر افتد بریزد و نماند محب او بود که دلش را چنان بدوستی محبوب مالامال کرده اند که شئے را مساغ و مدخلے نمانده است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی و جز یاد بیدادی و داد او و جز جور و جفا و غم و شادی او در دلش هیچ

چیز را فرجهٔ و خلے هست نشنیدهٔ که میگوید۔ بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالت است ۔ کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است

و اتفاق عاقلان و خردمندان است که جنسیت شرط محبت است انسان را بانسان جنسیت عامه است اما جنسیت خاصه مجنون جمال خود را در روئے لیلی مطالعه کرد و علی وجه احسن و اجمل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد دستار را کسے از سر بر باید تو هر آئینه پس او دوی تا دستار خود را بدست آری مجنون پس لیلی نیرود پس دل خود میرود۔

هان و هان حادث را با قدیم چه نسبت چگونه جنسیت متصور افتد ارے فیض قدیم با هر شخصے است و فیض قدیم پر توے از جمال ازلیست نشان خویش یابد بهر شخص عکس خود برد معنیے که با او نهاده اند جمال آن معیت عین خود را در نظر او جلوه کرده است ضرورت آن شهباز بے عروس افروز فراز شده است دیگر خیالے در دل انداخته بے آنکه نظاره اش شده باشد حقیقت وجود او در خیال دل او لمعه زده است هر چند جمال او بعینه در نظرش نیامده است اما جاذبهٔ یگانگی طرف خود کشان کرده است۔

بیت

نیرفتم بلا شد بوے زلفش ۔ خراب اندر پے آن بوے رفتم

هر کسے قرارگاه خود داند و ماوای خود شناسد طایر که بهواے خود پرواز کند گردش او هم سوے آشیانش باشد هر کسیر را نقد او بدست او دهند هر یکے را بار او در بر او کنند۔

الاُذْنُ تعشَقُ قبل العین احیانا

این نیز بود شبے تاریکے محبے را محبوب نزدیکش غلطانید بغلط دست او بر او فتاده است از بس لذت و راحت که گداخته دانست روز شد ازین حادثهٔ خواست قصه روشن کند از هر کسے استکشافی میکرد که بودش شب نزدیک من اضطجاعے کرده گفتند فلان دانست همان محبوب کود پس

آن دست را بر سینه نهاده بودی دلش از ان حظ بعینه گرفتی وقتیکه فرمان یافت دست راهم بر سینه نهاده پرداخت در یحبهم دو ضمیر یکے متمکن دوم بارز اشارت برین کرد که او تعالی محبتی لطیفے خفیے دارد که آن محبت این را در قلق و اضطراب میدارد وهماره مشتاق و ملتاع میسازد وهیچ تدبیرش نمانده است جز آنکه او را او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در محضر او میدارد و مصرع

هرچیز که آید دانم که تو می آئی

خیالی و ترقب وهمی از میان برخیزد و عین بعین مشاهده افتد۔ آرے غیبت او وهمی است و شهود وجود او حقیقی وهمی بوهم رود و شاهد بشهود بعینه در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست　　　مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

آنکه او را غائب دانست هر آئینه او را کافر نامند زیرا چه او ساتر است چون این ساتر وجود خود را حجاب و ستر دانست و بجمال خود را بدین خیال داد حجاب و ستر هم بخیال برخاست جمال حقیقت ظهورے فرموده در چشم بینده جلائے کرد که بغیر واسطه شاهد وقت او شد۔

بینی و بینك انی یزاحمنی

انی وهمی مزاحمت خود را بدر بر وحقیقت حق بحقه آشکارا شد لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا ازین جهان خبرے داد۔ یحبهم گفتم دو ضمیر دار و یکے نهان دوم آشکارا هرگز این پیدا با آن پنهان یکے شدنی نیست و هرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ جاء نهر الله بطل نهر عیسی

یحبونه دو ضمیر دار و یکے بارز ظاهر دوم ضمیر اشارت بمتمکن

نه آنکه البته دوی را اثبات کرد یگانگی بحق یگانگی بنود و نشود فکان قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی اَوْ اَدْنٰی چه بود یک قوس بود تو به بین در یک قوس چند رنگ آمیزی است زاغ کمان چاشنی می نماید که محب را در گوشهٔ زاویه هجران البته مقرو مادای است هر بوزنه بازی که کند و هر کشتی و کششے که دهد البته البته زه وار نزار و زار مانده ۔ معشوقه تمام رو بکس ننموده است حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ۔ ابوالحسن نوری چه گفت اگر منم او نیست اگر اوست من نه ام میخواهد که من باشم او باشد هیچگونه میسر آید نقیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان همانکه جنید گفت الحادث اذا قرن بالقدیم لم یبق له اثر ای سنای ازین پاکی و پارسائی وازین خودکامی و خودنمائی خوش تماشائے میفرمائی۔ بیت

بے منت او تا سنائی با من است
با سنائی زین قبل در مانده ام

سمر سی و سیوم

جوانی شطار در بازار عطار جعدش عنبرین خالش مشکین و دندانش کافور لبانش شراب انگور عبیر دلپذیر بوی جان گزیر میفروخت و بدلستانی دلارامی اندوخت بی نظر بازان در حسن او حیران و بی سرفراز ان در تردد و هیمان بیچارهٔ دل پارهٔ از خود پرداخته از جان خاستهٔ بشوخی و سرکشی حیران فریاد بر آورد تو کیستی و چیستی و کدامستی تو بخود دعوت میکنی یا از ورای ورای که بوی او اشارت می نمائی او به آهنگ هر چه حزین تو نغمه میکرد و قولی بصورت غزلی مینمود و این چند بیت را ترانهٔ وقت و فرغانهٔ حال خود میساخت. بیت

در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم | در چشم نکورویان زیبا همه او دیدم
دیدم همه پیش و پس جز دوست ندیدم کس | من بودم و او بس خود را همه او دیدم
دیدم همه بستان ها صحرا و بیابان ها | بستان و گلستان ها صحرا همه او دیدم
هان ای دل دیوانه بخرام به میخانه | کاندر خم و پیمانه پیدا همه او دیدم
در میکده ساقی شو می درکش و باقی شو | جویای عراقی شو کو را همه او دیدم

گفت صفحهٔ بازگونه میخوانی حرف مقلوب مینویسی کژ را راست بازمی آری یا راستی را کج میبری گفت ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها وهی قبل الغروب وقبل الطلوع هوا معتدل شد راست بین گشت صدق دان شد جز دوست درمیان ندید.

من بودم و او دگران جمله دران محو | حاشا که توان گفت که جز او دگری بود

در کار ما اندیشه مند باشش رخت وجود را بهر طرف می پاش بدان ای اوباش اوباش بصورت است اوباش قلاش بمعنی است قلاش شنفتی

شنفتی

نخوتر دیدی که از گلگشت بازار عطار کدام بوی شمیدی و چه از و دیدی و بکجا رسیدی. (تا چه رو دیدی)

رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است آخر الزمان هر خواب که بیند درست و راست افتد ازین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد که هوا معتدل است یا آخر الزمان عمر و ایام عمر افراط و تفریط هر دو موجب حرمان و کتمان است و صورت اعتدال موجب انکشاف و انجلا است نشاء که حکما که اثبات کرده اند همبرین اعتبار است هر شئی موتی و حیاتی حیات است. ثبوتی و ثباتی است ابر باریده است هوا را صاف و روشن کرده است برق توحید لمعه نموده است مرد عارف بحق حقیقت رسیده است و جوان شطار را در کنار کشیده است و فریاد بحق و داد بر آورده است. شعر

انا من اهوی ومن اهوی انا | نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنی ابصرته | واذا ابصرته ابصرتنا

الا تحفهٔ راست نیکو بدانی و در غور او غائر است و در قعر او دُرِ ثمینی است انشاء الله تعالی بدان فائز گردی و ظفر یابی. بیت

بوالعجب کاریست بس طرفه رهی | گاه من او باشم و او من گهی

سر سی و چهارم

بامدادے عیادت مریضی رفتم از مرضش استکشافے کردم گفتمش اے مرض
تو از دست مریض مینالی یا مریض از دست تو — مرض گفت آن مریض کجا که من
از دستش بنالم از زور او رنجور گردم برای این را ایوب باید که او گوید
أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مرض مرا سپاس کرد چنانکه
مرا از احساس برد تو بصورت جمال و لطف تجلی کردی برحمة وشفقة
علی من بذوق و لذة نظارهٔ جمال تو خوش و خرم گشتم تو مرا از لطف و
کرم پرسیدی که ای ایوب بگو وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ تو از همه
راحمان رحیم تری و از کریمان کریم تری چه خوش آید اگر این رنجوری با من تا
بدوری ماند و این تجلی لطف و جمال تو مستقیم و مستدیم باشد — کسی را که بجلالت
و عزت بر آورند قوتش همان کنند شراب هر چه تیزتر و تلخ تر باشد موجب مستی و
خوشی بیشتر بود بدمستان این کار جز این منت را بر خمار درکار ندانند که صاف ده
وتیز ده سرجوشش ده برین بهانے گفتم کلمهٔ رب و جملهٔ اَنْتَ اَرْحَمُ
الراحمین دلیل کرد و برای این را محمد رسول الله صلی الله علیه
وسلم شاید که او مینالدی زار و فریاد بر می آورد و اکربا از
شدت مرض و سختی رنج مینالد ترس میبد او نباید ابو یحیی[1] اسیر من گردد و پنجهٔ اجل مرا در رباید از رنج این دنیا
برهم و از مشقت این جهان بدر شوم — درین محنت منحت و درین مشقت راحت هر نفسے تجلی تا آنکه تعلل
را کار میداشت جبرئیل بیاید با او مشورتے پیوندم او یار دیرینهٔ من است و همنشینی کهنه است از درد دلم
آگاهی دارد و بسیار با من همرهی کرده است مگر بماندن من و برای کشیدن این بلا و محن اشارتے فرماید او بمن
اشارتے نمود گفت ان ربک یشتاق الیک کل بجز خویش مایل تر شد نحن الیها حنین الکل الی الجزء خبر داد تفصیل
با جمال باز گشت و در نظاره بدوری و در حجاب مستوری لذتے و راحتے دارد

[1] ابو یحیی کنیت عزرائیل است - ش

که رسیدگان دانند و اکثر انبیاء اولو العزم چنانکه صفی و خلیل و کلیم و سلیمان
ایشان درین جهان بیشتر بود از آن چه معشوق بلباسے و بلتے و با پیرایه سنی
بورای حجب و استار مستوری نظاره می شد و اصلان و رسیدگان دانند
و این رمز را ایشان شناسند — معشوقه را از دور دیدن و با ناز و کرشمه در کار
داشتن لذتے و ذوقے دارد که در برهنگی اعتناق و اتصال آن ذوق نیست
هر چند مراد عاشق همین باشد اما غلبهٔ شوق و ذوق در آنست — خواجه من هر بار
که مرضش قوت نمودے مرا برائے صحت خود خاطر داشتن فرمودے و همچنین خواجهٔ
خواجه من شیخ الاسلام نظام الدین رحمة الله علیهم و هم همچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجودهنی هر بار که خاطر هر کسی خوش شدے گفتے خدائے تعالی ترا دردے
دهد و درد میسر نیست جز به بقائے این قالب و تعلق این روح با این قالب
بعد اضمحلال این بند و انحلال این قید درد نماند همه درمان شد و این که
گویند جمله مریدان در تمنائے مقام پیران و پیران در تمنائے مقام مریدان
همبرین اشارت است و آن نشانی خرقانی و ده همبدین معنی خبر میدهد درد ما
ابدی است بحتمل فردا این آرزو برند باز در دنیا رویم گاه بدرد گاه بدرمان
باشیم گاه بوصل گاه بهجران مانیم از هر جنس لذتے و ذوقے را در کنار گیریم
در فقدان وجدانی دگر است و در وجدان فقدانی دگر اگر آئی دانی
و اگر بچشی بشناسی -

باز گفتم اے مرض از الم مینالی یا از پس راحت و لذت گفت رنج
آن آزاده که ببیند و شخص آن رسیده که شناسد که از پس آن راحت و الم
ناله کند چگونه باشد — جوانی بدستش شانی ببیدانے سمند سوار حید را باد دستار
پیچ داده و دستار را با کلهٔ کج نهاده سینه کشیده لب بدندان گرفته و چشمگان بغمزه
جان ستان بر آورده قصد سینهٔ آن دل بادداده کرده و رخش را بدین رخش
تاخته خواهد سنان بر سینه اش گذارد و گذار اکند نه آن که آن بیچاره دل بباد

داده عاشق مبتلا گشته سینه را فراز داده با همه عیش ذوق لذت برخود گرفته
بصد ناله و آئین جان حزین و دل غمگین بدستش بهمه آرزو سپرد۔
ای یار من ای دوست من اگر وقتی نظاره ات شده باشد یا باصول
عشقبازی وانسته باشی دانی چه گفتم دایم الله معشوق عاشق را بقهر خویش
بلکه پایمال میکرد و ایذای بافراط میرسانید از و پرسیدم گفت والله لجزء
ضربه و صولته که لذتی و راحتی داشت که همواره در تمنای اویم
انشاء الله تعالی بار دیگر نصیبه شود۔

سمر سی و پنجم

من القدوسیات[1] قدوس سبوح فرمود انا عند ظن عبدی بی — [1] یعنی احادیث قدسی
علی العموم اهل خصوص محدث و مفسر معنیش چنین گویند هر که باخداوند سبحانه با
خویش گمان لطف برد با وے بلطف پرداز د و هر که با وے تعالی گمان بقهر
برد با وے صورت قهر باز د تا آنکه گفته اند در آخر وقت باس و یاس نشاید بلکه
رجا غالب باید این دران حدیث مشکل آید یکے خود را چند بر کاله کرد و خاکستر
کرده پراگنده ساخت خداوند سبحانه بقدرت خویش ویرا جمع کرده پرسیدش
چرا چنین کردی گفت خوف تو مرا بدین بهانه و برین شیوه آورد مگر از عذاب
تو نجات یابم فضحک الرب و رحمه
اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان چنین فرموده اند اگر گنهگارے در حق
باری تعالی گمان رحمة برد بر وے رحمت کند و اگر مطیعے ظن قهر برد بر وے صفت
قهر افتد محمد حسینی گوید که نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافته است۔
انا عند ظن عبدی بی اے انا عند المطیعین بالرحمة و عند
العاصیین بالقهر دیده باشی و تجربه کرده باشی و در نفس تو نیز احساسی
شده باشد اگر یکے طاعتی بجا آرد نمازے گذارد تلاوتے کرد دعاے
خواند گمان برد که این وقت رحمت است هر چه خواهم بیابم دستی برآرد
دعاے کند حاجت خواهد و شکرت بجا آرد واگر در نفس یکے جریمه رفت
ترسد گمان قهر برد به توبه و استغفار گراید و اند که بد کرده ام و باید بدی
افتد خواهد آن جراحت و آن جرات را اندمالے و اعتذارے آید گفته اند
اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونه در مجاز نظاره شو یکے پیش
محبوب مرغوب خویش حسن معاملتے کند انتظار شفقت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

بشرط ادب طلب قربت و امید وصلت برد و العکس علی العکس -

و قدسی[۱] دیگر برین اشارت می نماید انا جلیس من ذکرنی او با همه است تعالیٰ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا - حکایت معیت با هر نیکے و بدی است اما من ذکرنی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف و اشفاق صفت شفقت و رحمت باحسن الصور و اجمال الجمال[۲] سازد بر مطیع تجلی فرماید و به اغلظ الاشکال و اسمج الشال صورتے سازد و آن صورت قهر و نکال او باشد بر عاصی تجلی شود -

چه گوئی ترا محقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین بالرحمت و عند العاصین بالقهر و الغضب یکے وقت جان دادن ملک الموت را بصورتے لطیف مرضی بیند و دیگرے بصورتے عنیف و ردی بیند این همان و صفت او بیند بدین دو نوع ظاهر میگردد تاملی کن انچه توئی هم از تو بتو ظاهر میشود رحیمی و کریمی رحمت و کرم نعمت تو با تو بصورت تو پیش آید و دوزخ از صفت قهر است قهری را بقهر دهند و بهشتی از نعمت رحمت و لطف است لطفی را بلطف دهند عدل و انصاف همین باشد لیس بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ عذر هر یکے خواسته است وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ غفلت چه نسبت دارد او بیچاره با تو و تو همیشه بفیض او غفلت کجا روے نماید و از کدام دریچه سر کشد و آنکه گویم[۳] چو قهر بقهر رسد عذاب نباشد و آنکه در کتاب الله عذاب را نشان داد گفت عَذَابٌ اَلِیْمٌ ان عذاب مشتق من عذابة الماء باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر منافی و مناقض این باشد هر یکے را اگر بنویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افتد قهرے را بقهر دهند آرے عذاب نباشد اگر بسیط بود این مرکب است یک جزو ناری است دوم جزو او نای باقی باقیات را چه گوی و عذاب عبارت از خلاف ملائم است و او را تعالی ایذا و ایلام

[۱] یعنی حدیث قدسی ع
[۲] ن اجمل
[۳] ن گویند

مطلوب است البته البته آن کند که مولم و متاذی باشد غلطی فاحش است این جا هوشدار گرد دوزخیان بر آواز دوزخیان پرس قهری بر القهر داده اند هر آئینه بے تاذی و بے تالم نباشد مثال جُعَل و مزبله این جا درست نیاید زیرا چه او مزبله است و عین مزبله هما نجا رسته و همان غذا ے او کرده اند اما انسان از جبروت و لاهوت و ملکوت صورتی در عالم ناسوت و ملک آمده پلاس یاس[۴] از بر انداز خود را بین اگر یک صفت قهر و رتو می افتد حالتت چیست فافهم و اغتنم ان الدنیا المنوذج العقبیٰ و السلام کشف ارواح کشف قبور مرد مرشد محقق مبین حقایق را البته باید -

[۴] ن ناس

سر سی و ششم

خال سیاه بوقت خیال خود در امر فه الحال دید بر لاله رخسار گفتار
آمد که کمال و جمال تو از نقطهٔ سیاه من است تا از نمکدان وجود من نکته اسود بر
بر روی تو نه نهند ترا حسنی شایسته و زیبی بایسته نباشد ترا اصبیح و ملیح
نگویند و دلها شوریدهٔ تو نگردد و جهانها در شور و سوز تو نباشد و تو چو
طعامی بی نمک باشی و نغمهٔ بی کهک تحسین و تزئین تو در من است و
اشارت بحُسنه و تزیینه هم همین روی میکرد رخساره ازین گفتار یحسنه و تزیینه
شیفته و آشفته بر آمد گفت سیاهی را نگرید و سیاهی روی به بینید چند خود
ستایی و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم
صباحت روی من صباح راحتکی و تازگی دهد و جهان بدان منور و مرفه
و آبادان شود هر چیز که هست بمن پیدا است و هر زیبای که هست پیش
جمال من هویدا است همه را من آرایم و زیبائی پیرایهٔ آن من باشد و
خوشی و خرمی و سازگاری از من زاید چشم جهان بین بنور من بیند و آفتاب
جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم همه بینایان کور باشند و هر چیز
چنانچه هست جز عکس پرتو جمال من ظاهر نگردد و شنیده که سنای من آشنائی
نموده است و مدح و ستایش من کرد. بیت

کو جمال طاعتی تا مر ترا رخصت بود · بهر دفع چشم بد خالی ز عصیان داشتن

مادر مهربان بر عارض روی من نقطهٔ سیاه زند تا کمال جمال مرا نقصانی
نشود و از چشم بد مصئون ماند.

عارف مطلع بر اسرار غیب و مهیمنی بر انوار لاریب را حکمی می باید ساخت
آغاز د تا بین المتنازعین المتخاصمین سخنی بانصاف پردازد و کلامی منصفانه آغاز کرد که

الانصاف نصف الایمان و قضیهٔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قضیهٔ مستقیمی هم بر ان منوال اثبات
یافت است قوله تعالی فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا
مِنْ أَهْلِهَا هم ازین جمله تفسیری میکند مرد عارف از معین مخزن الهیئت
و از معدن احدیت سخن گوید که ان الحق لینطق علی لسان عمرؓ ازین
کلیت بیان شافی میکند که او ملهم من الرب تعالیٰ است تحدیث او از
لسان غیب و تبیان او از جهان غیب الغیب است. لقد کان فی
الامم محدثون فان یکن فی امتی فعمرؓ برین تحقیق سخنی دقیق و اشارتی
حقیق فرمود اگر هر یکی را جدا گانه تصور کنیم نشاءهٔ یگانه در میانه افتد فاعل
منفعل فعل برای وجود شئی را ضروری باشد مرد کامل و اصل باهل فاضل
شامل آن باشد که از نقد خزانه لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا
مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ در ذیل جان او بر بسته باشد مراجعت با خرویات
آشتی دهد و باشنائی و روشنائی پیدا آرد مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ در خبنهٔ وجود او موجود
باشد چه بالغ رسیده بود که عروس احدیت بصورت فردیت مطالعه نکرده
بود از جمال اجمال و تفصیل بروی جلوه نکرده باشد مردی محلی باید
بهمه خون خوردن بر عروسی بکری قادر تواند شد. بیت

جمال حضرت قرآن نقاب آنگاه بگشاید · که دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا (۳) مردی

خراباتی بهر نوش از صراحی در جام می میریخت صراحی با آهنگ خوش رنگ
آوازی بر آورد مرد خرابات از ان نوش ز هوش رفت جوش
هوش بر آمده ره ترک و بذل جیّد در دل گرفت هیهات فهیهات از عزی
ولات از شراب طامات به اعلی علیین درجات گرفت یا مالک

مالك ان لا يتوب استرجاعے کرد و بمرجع مقر از تزویر بصدق آمد کنج نشینی خود بینی در زاویه صلاح و تقوی عمرے بسر برده و بپائے عقیده درست و بقدم طلب استوار ایستاده و جز دران مقر و متقرره مخلصے و منجائے ندیده ناگهان از عالم فردانیت جمال صمدیت روئے تجلی نمود جوانے نغمه سازے سرافرازے سینه گشاده میان بند کربسته کلاه کج بسر نهاده دستارے رنگین کارے گرد سر کرده وجدے بر گرد سر آورده بر سمندے نیازمندے بهمه چالاکی و چابکی بصفت ترکے بصورت تاجکے بخندنی و نخره زدنی بظاهر آمد در باطن او ندا فرو خوانده. بیت

از بعد مکن شکایت اے خسته جگر | کز غایت قرب می نه بینی مارا

شب با تو غنوده ام و نمیدانستم | روز بتو بوده ام و نمیدانستم

تو او نشوی گمه شود معلومات | آن روز که تو نبوده او بودی

سنائی نیز از صمدیت خدای این نشان میدهد. بیت

تو او نشوی ولیکن ار جهد کنی | جائی برسی کز تو توی برخیزد

با آدم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سطر باز گوزه بنشتند بسا باشد که حمل نظیر بر نظیر کند و بسیار بود که حمل نقیض بر نقیض آید بیچاره ابلیس ازین تلبیس غافل بود آن کورست ندانست شعر. سجودی منك تقدیس و عقلی فیه تهویس وما فی آدم الاك ومن فی البین ابلیس. مرتضی گفتی. شعر

دواءك فیك وما تشعر | وداءك منك وتستنكر | وتزعم انك جزء صغیر
وفیك انطوی العالم الاكبر | وانت القدیم بدیع الصفات | ففی كل معنی تشاء تظهر

محمد حسینی بحکم اشاره نص اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا تبلیغے تمام کرده واشوقاه الی من یعرف ویساعدنی فی ما اول. بیت

در دهیچ همدم و همدرد بجویم | با او غم دل روزے بکبار بگویم

[1] خنبه بالضم انچه در آغوش بر داشته شود و خنبه بفتح خا بر وزن بنبه بمعنی طاق و حجه و بضم اول خم بزرگ دراز که غله دران کنند

سمر سی و هفتم

قال علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین و در بعض کتب است که قال عیسی علیه السلام

خواجه من میفرمود و دران محضر سید نصیر[1] نیز بود. الولادت ولادتان ولادت صوریت و معنویه لصوریت مایشاهد و یعاین کل واحد من نفسه والمعنویت تبدیل الخصال الذمیمت بالنعوت الحمیدات کالغضب والشهوت والحسد وغیرها من الذمایم ذمیمه برود حمیده جائے او قرار گیرد از رفتن این مرا د نیست که انتفائے او بکلی شود مطلوب این است از افراط و تفریط بر نقطهٔ اعتدال قرار گیرد و انتفائے کلی ممکن نه و مطلوب نه انتفائے کلی چرا ممکن نیست شنیده باشی لا تبدیل لخلق الله مثلاً شخص کریم الحسب شریف النسب باشد بصحبت قصاب و طباخ باشد اخلاقے در وے طاری شود آن طاری را دفع بکلی توان کرد بمجاهده و ریاضت و بصحبت اشراف اما خلقی قابل دفع نبود مگر بریاضت باعتدال آید و دیگر مشغول شود بدفع یک ذمیمه خصایل باقیات در مزاحمت باشند و یکے را چو بمشقت و محنت دفع کرد بدفع دیگرے مشغول شود آن نیز فرصت یابد مراجعت کند علی هذا همار ره در مصارعت باشد افتد و خیزد بر آید و فرو نشیند زمان عمر عهد حیات همبدین انصرام پذیرد مرد روے جنت فراغت نه بیند همواره در جهنم تعلق و تردد افتاده ماند و در عذاب اختلاف گرفتار باشد و نیز مطلوب هم نیست. اگر غضب بکلی رود وانطفا رود اعلام او بود همت و حمیت از و بدر شود طلب معالی از سرش فرو افتد و اگر شهوت

[1] سید نصیر خلیفه شیخ برهان الدین بغایت بزرگوار و صاحب کمال بود رحمه.

بکلی معدوم گردد و منفی شود عشق ومحبت از تختهٔ دل او شسته گردد و اگر
این دو شهپر در طائر انسان نباشد هیچ مقصدے ومطلبی که اعلی المراتب و رفیع
الدرجات باشد نرسد. عظیم محنت است در دلے که محبت نباشد و جسیم بلاست
در نفسی که همت وحمیت نباشد وهم چنین حسد مرجو و منبع حسدش از طلب
اعز الاشیاء اوست دیگرے را فائز ظافر بدان می بیند و چشمش بدان می
ترقد که در من نیست در دیگرے هست یا خود شرفے دارد و دیگرے شریک
خویش می بیند إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ خدا شرک روا ندارد که کسی در خدائی او شریک گردد اگرچه
از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وهمی را هم روا نمیدارد و هر جا که در
دلے حسد است ازین دو اعتبار است چه کرده اند حسد را آراسته
اند و غیرت نام کرده اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

گر تو بیخبری کاندرین مقام ترا چه دوستان حسود اند دوستان غیور

الغرض اگر هیچ حرص وحسد نباشد حسد از فضل و شرف بصفت
تعطل وتعری بود باقی اوصاف ذمیمه یگان یگان بیان کنیم القصه لطولها
میشود. چو اوصاف ذمیمه بحمیده متبدل ومتوسط می اند صرف هر یکے
بمحله شود فی مقام الحلم حلم و فی مقام الغضب غضب و فی
مقام الشهوت شهوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
یارے ندهد از وے کارے نخیزد و کذلک حلیم وقت نکیش وتنقیص او
هیجان غضب وغصه شود از بسیاری امور عقلی وفهمے محروم ماند حکماے یونان
انبختے که فردا آمنا و صدقنا باشد انکار کنند و کذلک الجحیم میگویند همین
اوصاف ذمیمه وحمیده بهشت و دوزخ وصوفیان فرمایند خداے را
دو بهشت و دو دوزخ است بهشتے در دنیا وبهشتے در عقبیٰ دوزخ دنیا

همانچه یونانیان بدان قابل اند و دهریان بدان عقیده بسته اند و دوم
انچه پیغامبر صلے الله علیه وسلم وصحابه کرام وسلف صالح وعلماے بالله
نشان گفته اند وحق بحقیقت همین است دنیا نمونهٔ عقبیٰ است هر کرا در این جا
بهشت دنیا داوند فردا بهشت عقبیٰ دهند که اَلدُّنْيَا اُنْمُوذَجُ الْعُقْبٰى و
كَذٰلِكَ الْعَكْس و تحدّر و اظّلام دل جز بتکدر وتظلّم اوصاف ذمیمه
نیست نفس بشهوت وحرص وغضب وحقد خویش غالب آید و دخانے که از آن
بخار خیزد بر روے دل افتد دل را تاریک ومغشوش گرداند و آنچه اکثر
وقت همبدین تشتت وتفرق رود دلش لبّل تا به سیاهی وتیغانے گرد آلود
گردد آن دل کور باشد نه او چیزے را بیند و نه صاحبش در عکس او چیزے
بیند چنانچه کور مادر زاد روزے روشنائی ندیده است و چیزے را
بجاسهٔ بصر نشناسد من از کور مادر زاد پرسیدم وقتے خواب می بینی وکسے را
می بینی او گفت آرے می بینم گفتم صور و اشکال گفت نه چنانچه شما این زمان
با من سخن میگوئید میدانم شما آید در خواب همبدین مثال است وَمَنْ كَانَ
فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى هم ازین خبر داده است
چون دل بدین صورت کدورت گرفت هیچ چیزے از الٰهیات و باطنیات
کشف مروم نباشد و او را بدان شعورے وحضورے نه او را اعمی البصیرت
وکور دل گویند اما اگر تهذیب اخلاق پیشه گرفت وکدورت بشری را
از آئینهٔ دل بزدود و شفاف صاف عکس پذیر شد عکس جبروتی ولاهوتی
بروے پدید آید طالب تحقیق را نظاره شود همه چیز را بحق وحقیقت
بیند و در حس ظاهر غلط را مساغ است چنانچه درخت را بینی در آب
فرو د بالا نماید وکشتی میان آب به بینی که بر آب میرود و این از غلط حس
ظاهر است اما حس باطن در آن البته غلطی نیست زیرا چه آن عکس مثبتی
وحقیقی است. این تهذیب اخلاق وتبدیل نعوت بجاے برد که تخلقو

باخلاق الله واتصفوا بصفاته ازان نشان دهد بلکه کار بجائے کشد که حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی شود حجاب نماند میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مقابله شود عکس آفتاب درو ظاهر گردد آفتاب را چنانکه افتاب است لایتغیر بذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بیند هذا باب این همه تهذیب و تبدیل از روے عقل و حکمت و همت بوده است چنانکه حکیم سنائی گفته

بیت

گرت نزهت همین باید بصحرائے قناعت شو — که انجا باغ در باغ است و خون در خون وادر وا
ور از زحمت همی ترسی زنا اهلان به بر صحبت — که از دام زبون گیران بعزلت رسته شد عنقا
مرا بارے بحمد الله زراه همت و حکمت — بسوے خطهٔ وحدت برو عقل از خطهٔ اشیا

اما این که گفتیم بیانے همه از حکمت و همت کرده است اما اگر از طلب رب در وے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون او را فرا گیرد نه در وے غضب ماند و نه شهوت باشد و نه حرص ماند و نه حسد همه آرزوے بکلی روے بانهزام و انعدام آرند از زبان خواجه بیتی شنیده ام بیت

عشق آمد و خانه کرد خالی — برداشته تیغ لاابالی
خوش آن حالے که گردم گرد کویش — رخے پر خون گریبان پاره پاره
اے سنائی دم درین منزل قلندروار زن — خاک در چشم همه پاکان دعوی دار زن

این سخن از ین آمد عشق بروے زور آورده است و از زبان عشق سنائی میگوید بیت

من رفته ام از خویش برون و درون نه ام — از من مطلب تو کمن من کنون نه ام

صفت اتحاد و حلول هم ازینجا گمان برده اند ـ شعر

لاعضو لی الا وفیه محبة — فکان اعضای خلقت قلوبا

چشمش میگوید جز دوست نمی بینم زبانش میگوید جز نام دوست بر زبان

نمی رانم گوش میگوید جز حکایت دوست نمی شنوم دستش میگوید جز پاے دوست نمیگیرم سرش میگوید جز بر خاک آستان او نمی افتم لحم و دم من پوست و استخوان من همه دوست من است بیت

با دوست چون یکے شده ام چیست وصل و هجر — هستم همان که بودم ازان کم فسنه ون ام
چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدان — من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نه ام

از مجنون پرسیدند لیلی آمد گفت انا لیلی گاه گاهے وقت نماز دیگر سنگے زیر قصر لیلی بودلست آن دیوانهٔ گرفتاری که عاشقان کوی معشوق کشند بدان شوق و ذوق آمدے رفتارے سنگے که زیر قصر او ست ایستادے فظر بر قصر لیلی کردیے که مسکن و موطن او ست رقبای لیلی بسبب غیرتے که در ایشان بود جزمه هیزم آوردند بدان سوختند سنگ مثل تابه ساختند دیوانه از خود بیگانه پروانه وار بر سنگ برآمد نشست و غلطید سوخت دودیے خاست آن دیوانه را بدان پروانه رقیبان لیلی را مهر دامن گیر ایشان شد فریاد برآوردند که سوختی سوختی برخیز برخاست ایشان را می پرسید چه میگوئید از پشت من چه می پرسید وا ز ظاهر جلد من چه میگوئید که دلم سوخته است شنیده باشی این بیت را بیت

حاصل عشق از سه سخن بیش نیست — سوختم و سوختم و سوختم ـ رَا حاصل عشق سه سخن

و با تو سخن بصدق میگویم و درست و راست میگویم ره سلوک را کسے بسلامت نبرد مگر آنکه عشق محبت در دلش باشد و هبه صرف است و بخششے خاصه است هزار هزار سالک باشند و کار ایشان بدرجه عرفان رسیده بود میان ایشان همه باز محب شخصے دیگر است عاشق مردے دیگر است سوخته رد رد مند فردے علیحده است دولت اصول که نقد وصول وقت او ست آن بیچاره میسوزد او همچنین میگوید ـ بیت

عجبے نیست که سرگشته شود طالب دوست — عجب این است که من واصل و سرگردانم

عاشق همه وقت با معشوق باشد و در کنارش بود و به همه حظها و لذتها رسیده و هر روز آتش عشق افروخته تر درد و طلب از سر گذشته و بیچاره این مستمند دردمند بخویشش و خویشاوند باشد آسودگی و قرار و آرام از وے بدر شده است معشوقه با وے گوید من نال توام تو زان

منی میان من و تو بیگانگی نیست با تو یکے گشته ام تو چرا سرگشته راست میگوید بمانکه گفت بایزید اهل المحبت محجوبون بمحبتهم آن مسکین عاشق راست میگوید برحق میوزد که حجابِ صفات افعال و حجابِ ذات صفات بود حجاب ذات ذات وادروا واحزنا واالما واحرقتا مصراع ـ

درمندم دردمندم دردمند

سمر سی و هشتم

درکام صعوه قطره از جام قهوه چکید صعوه پرواز کرد هلاک پیل را سبیل تدبیر دید هرچند تدبیر سخرهٔ تقدیر است ولیکن گویند العبد یدبّر و الحق یقدّر ما چون قلم تدبیر بصدق فراست و صولت کار رسیدان تدبیر بروفق تقدیر باشد فرا پشه شد که او با آن صغیر جثه و ضعف حلیه نمونه پیل باشد با او عهدے بعقد وثیقت کرد اگر تو کلکے بر پلک او زنی هرگز من ترا قوت خود نسازم و غذاے خود نگیرم و عقد این پیوند را محکم تر لبت وره امان خود جست و ران کار شروع کرد پس آن فراز ذباب شد که او با ذباب صورت کلاب بازی دارد و گفت که اگر آنجا که زخم پشه است خال پنجال زنے با تو همان عقد عهد باشد که با پشه گره بسته ام گرم افتاد چشم جهان بین او را نابینا ساخت پیل را ره روش نماند علفش هم از چوب و برگ آن درخت که صعوه انجا بیضه بازی کردے آ آشنائی دریا و عادتش برین است در چمن انجمن بیضه نه نهد نهان ترک بر سر درختے یا بر قلهٔ کوهے دارد و آنرا اسما ساز دیکے دو بارے فیض رساند و هم ازین جا است که نشیمنش در هیچ بیدا پیدا نیست و در همه کوه ستوه دارد با غوک دریا آشنای قدیم داشت که روزگار بجوار او گذرانیدے همبدان آشنائی در بر او شد گفت مروت و وفا این تقاضا کند که یار درمانده از پا در آمده را دستگیری کنند من از دست پیل در بر ولیم و هیچ تدبیر قال و قیلم نیست مگر آنچه کنار دریا آبی غرقابی است آواز سے برسازے بر آری و پیل را طرف خویش دعوتے گماری هر آئینه تشنه است آب ندارد لاجرم بجس گوش همان سو هوش برد پا در آب انداز د تا قطرهٔ ازان نوشد در غرقاب بلا افتد بیضه من مصئون ماند او هر بار که اندام خویش

رابد رخت میاید ببضبه من بزمین می افتد اصل ونسل من منقطع میگردد وترا کلمتے مقطوع میگویم هر بار که مار قصد کند که ترا لقمه سازد من آهنگے برسازے وبانگے خوش آوازے بر آرام ترا ازان انتباه شود از هلاکت محفوظ مانی او نیز ره امان خویش جست شبانگاهے او از کرد کنارهٔ آب که درغرقاب مثل چاهے بود پیل را دعوتے نمود او آنجا پا نهاد وسر بسر درغرقاب افتاد۔

اے سالک هالک اے عارف غارف[1] اے صوفی باصفا بوجه من الوجوه از سبوح فتوح خویش غرور را ره ندهی که ابلیس تلبیس دارد ترا در قعر قعیر اندازد وترا غرور بحضور خویش سازد واز ان شعور نه اقل من کل قلیل این باشد که بکار خود برخوردار نباشی وازان خطے حاضر بجال وتمام نتوانی گرفت اگرچه بازگشت را امان نامه یافتهٔ ودوزخ حسی را پس انداختهٔ اما بهقد وقت منغوش وموسوس وپریشان مانی هرچند گویم ظلمت لیل رفت مبیع النهار دخان جبین الضحی از اغبرار وانکدار نهار خالی نباشد اگر در خانه چراغے نهادهٔ بلکه مشعله وشمعے چو خانه به دخان مظلم ومتکدر است چراغ منطفی نماید وشمع وشعله کشته گون آید هاں هاں تا از شیطان در امن وامان نه باشی که او ترا از ذوق بدور میدارد وقت ترا مشوش میگرداند وتو ازان غافل تجلی که همه جمال وظهور بصورت خوشی وقت نماید عکس آنرا چند تفاوت باشد تجلی سیه چرده لته تهه بسته احولے کوزے[2] دندان شکسته لب بریده بینی پستے مثل بیستیے نه آنکه آن بهشتے نقدے[3] واین دوزخے نقدے گفته اند ایمان مزیدے ونقصانے دارد کمالے وجمالے برآرد واین هم گفته اند لا یزید ولا ینقص اما تو اندیشه کن بین الاعتبارین چه فرق دست میدهد وچه فهم روے می نماید آرے

بیت راه توحید را بعقل مجوے دیده روح را بخار مخار

کوزے[2]

نقدے[3]

[1] غارف، الغروف بازداشتن خود را از کارے۔ ش۔

میان صفا وکدورت ومیان نور وظلمت آنقدر تفاوت باشد که بعد المشرقین تصور کنند بیت

تو از هر در که باز آئی بدین خوبی وزیبائی
درے باشد که از رحمت بروے خلق بکشائی

بزیورها بیارایند وقتے خوبرویان را
تو سیمین تن چنان خوبی که زیورها بیارائی

اگر معشوق من بغیر زیور بغیر پرده کشاده تر بر در نشیند خود ورائے همه نعمتها باشد زیور از تزویر خالی نیست پوشش خوب از لباس بیرون نیست اکنون ایمن مباش همه تو به اتباع رو واتباع را همین فرما تجلیات را با تخلیه وتجلیه بیارائے پند محمد حسینی در گوش کن واز عقل وهوش خود بمان۔

مصراع

اگر یار بر آید همه دولت بسر آید

سمر سی ونهم

شیوخ رضی الله عنهم بالکثبت والرسوخ علی الاجتماع والاتفاق
گفته اند که اجل مطالب واجل مقاصد محبت ومعرفت خداوند است تعالی
وموانع ادراک این سعادت را چهار چیز شمرده اند دنیا وخلق ونفس وشیطان
وطریقهٔ دفع دنیا قناعت وطریقه دفع خلق عزلت وره دفع نفس خلاف وره
دفع شیطان ساعتهٔ فاعتهٔ التجا الی الله تعالی. نیکو سخنے است این اما این
فضل درباب کسے است که از ره حکمت وسبیل همت خواهد سلوکے کند این چهار
بند پاے او باشد وبدان طریق که فرموده اند کشادن آن بندها بود. اما نیکبختے
که در اصل خلقت او را محب ومحبوب آفریده است دنیا چه وزن دارد که
پابند راه مطلوب شود او را که اقتل من جناح بعوضتهٔ نامند رولهٔ
راچگونه از روش او باز دارد اول دنیا عدم واخر او عدم وجودے متخلل
بین العدمین شد هم بدان بازگشت که الوجود بین العدمین
کالطهر المتخلل بین الدمین این چنین ذاتے فانیتے وہمے خیالے کدام صورت
پابند شود. خلق همانست که این شخص یکے از ایشان است. تغیر وزوال از
نفس خویش احساس درستے میکند چگونه باشد این چنین لاثباتے والاعتبارے طالب
ومحب ومشتاق را مانع از راه قدیم ازلی وابدی آید. شیطان نقش بندی
در نفس کند و رنگ آمیزی نماید وعنقریب آن نماند ونپاید هرخطے که حستی
بود وهم بیکبار رخت وجود خود را بربست چه صورت باشد کدام معنی
مانع وپابند محب شود. مجنون را از عشق لیلی که باز آرد وچگونه باشد
بغیر لیلی پرداز دیگے راچنین وجمال تصور کن که او هم سگ لیلی باشد
محتمل که مجنون لحظهٔ آن طرف کند وخود وجود میسر نیست اگر جمل است

یا سُعدیٰ است زیرا چه دلش لیلی ربوده است ودو دوستی در یک دل
نه گنجد. بیت.

چنان تنگ است راهِ عشق بازی | که جز معشوق تنها در نگنجد

ودیگرے میگوید شعر

ولو اسعد السُّعدیٰ علی بنظرة | فلا النعمت نعمی ولا الجملت الجمل

اول قدم که محب نهاد بر جان وجود خود نهاد گفته اند بیت

بذل مال وجاه وترک ننگ ونام | در طریق عشق اول منزل است

در راه سلوک وطلب حق را کسے بجقهٔ بسر نبرد جز محب وعاشق باقی تشتت وتفرق
دارند جاه ایشان را در غرقاب جاه وهم انداز د مال ایشان را همواره در زوال
ملال دارد ونفس ایشان را در رنگ آمیزی ونقش بندی پرداز دکه همه وقت
بحظے که در حال بوقت پشیمانی باز آرد وشیطان را ماسا غے نباشد جز تبزئین
بدارد وتحسین آن آشنائیکه ذکر افتاد وخداوند سبحانه دور باش یاس بر
سرش زده است واورا از محبان وطالبان بدور افگنده است اِنَّ عِبَادِیْ
لَیْسَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ واو خائب وخاسر از ایشان بدور افتاده است
اوراه روی بدیشان نمانده است. ابلیس جز تلبیس ندارد ومحب عاشق
غرق خیال معشوق ومحبوب است فرجهٔ درآمد شیطان نمانده است
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ در قبه امان وعصمت قرار
گرفته است عفا الله عنکم ایها الشیوخ کلامکم خارج عن
دائرة اهل الطلب والادب. بیت

در دل چو شراب عشق او میریزی | باید چو خمار گیرو ت نگریزی
با وصل منت اگر نشستی باید | با هر چه نشسته ازان برخیزی -

این نقد حال طلب است دنیا ونفس وشیطان در هاویه ضلال
افتادند وهمانجا بدسته همت حمیت سرکوفته گشته اند بیچاره متنبی نکو میگوید

شعر

یا عاذل العاشقین دع فیه — اضلها الله کیف یرشدها

بیچاره که او در عشق و محبت افتاده همان گشت از همه چیز و یرا اضلال پیش آمد چگونه تواند دنیا و نفس و هوا که بره خویش کشد که او سوخته و افروخته دردمندے مستمندے است نگر که مسکین تنبی چه میگوید اضلها الله اضلال بمعنی احباب هم باشد اے احب یعنی آنرا که خداے نجو د خواند و از همه راهها اورا گم کرد از ان خود کرد تو چگونه توانی اورا براه خود آوردن نقد وقت او این است شعر

ففی قلب المحب نار هوی — احرّ نارِ الجحیم ابردها

۴۰ سمر چهلم

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝

واے بر بیگانگان واوِ وَمَكَرُوا راجع بر ایشان است خیرُ الماکرین اے ابعدهم مکرا واقوٰهم غلبةً. مکر او این است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شعیب علیه السلام چند روز حبس باد شود تا آنکه همه تنگ آمده بجان شوند ابرے سفید سرد بروے آسمان عارض شود ایشان همه بآرزو و اشتیاق فرود آیند آتش بارد همه بدان هلاک شوند. همچنین مثال مکر بر فرعون شود و بر نمرود شود. چند

ؔ ازین مکر ظهور مرا داست و آنچه لوازم اوست که بر نسبت ایشان و اگرنه به نسبت او تعالی ظهور به بطونه و بطونه ظهوره است بر حکم کان الله ولم یکن معه شیٔ و یکون ولا یکون معه شیٔ و هو الآن کما کان لا یتغیر و لا یتبدل بذاته و لا فی صفاته و لا فی افعاله بحدوث الاکوان خلعهٔ کبریاے اوست این عوالم مختلفه و اوصاف متکثره و اسماء متعدده و افعال و مفعولات متلونه همه مکر است و بمکر از ان خیر الماکرین شد پس مکر و رهزن ذره ذره از ذرات عالم ظاهر و باطن را فرو گرفته چنانکه روغن در شیر آرے صفت خدا ازلی ابدی دائمی سرمدی است اگر خدا مجی او بجمع دانسته شود صفت مکر هم بشرطیکه دانسته شود ...... بزرگان محقق تمثیل کرده اند حق تعالی هستی است نیست نما و عالم نیستی است هست نما چنانکه هوا و سراب بدین بیان نگر که گردیم هیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس که با او مکر نباشد پس میان مکر و صفت ظهور تلازم کلی باشد. ش. رسالهٔ اہل ظاہر را که خبر از حقیقت کار نه نزول آیت وَمَكَرُوا در حق کفار گویند چنانچه فرموده اند بیگانگان که واو وَمَكَرُوا راجع بر ایشان ست نمیدانند که ما همه دیگر یم و جز مکر و خداع و ریا و نفاق کار ما نیست از آنکه هرچه میکنیم خود را درمیان میاریم و بدان مرفه و خوش میشویم که ما چنین کردیم و فلان چنین کرده و در حقیقت فاعل دیگر است و حقیقت مکر چیست چیزے نمودن و داشتن که آن بر خلاف حقیقت است چنانچه خدا با ایشان مکر کرد چیزے نمود که خلاف آن بود ایشان همه ازان بسنده کردند. ش.

سال کارها برحسب مراد ایشان رود و آخر الامر پشه در دماغ نمرود رود و چهار صد سال سر بدیوار زند تا هلاک شود. قصه فرعون ازین حکایت معروفتر است مگر بر علما کند نسبت اعتبار است که ایشان نگاه دارند این را کارے پندارند یک بلاے دیگر خود دانند المجتهد یخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبارات در دو ما و فروع فتوی دهند و اگر چه در خطا یک اجر و در صواب دو اجر فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است. تحفهٔ دیگر هر یکے اعتبارے و نسبتے دیگر کند و فتوی برعکس آن دهد شخص دیگر همچنین و شخصے دیگر و دیگر این چنین هم گویند الحق واحد و چنین هم گویند الحق متعدد و چنین هم فرمایند و آن افاضل علما اند که کل مجتهد مصیب کار بجائے کشید که در زکوة که نبی الاسلام علی خمس بر پنج ستون بنائے دین است یکے را بحیله خراب کردند نخو کارے کردند زکواة براے تزکیه مال را بود بحیله تزکیه شد تفکر فی نفسك ایها الفقیه که زکوة براے آن بود که مسلم از حد بخل و شح بیرون آید بحیله اشح گشت یا به اذل ترین مردمان شد زکوة براے دفع حوائج فقرا فرمود مولانا فقیه بارك الله فیما عندك در زکوة حیله درستی کرده اند و با این همه جعلهم قردة وخنازیر. در دین محمد علیه السلام مسخ صورت نیست مسخ قلوب است و آن اشد و اغلط است. آرے ایشان بهترین امم اند هر که بهتر و فاضلتر باشد از عذاب بر و سخت تر باشد یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ این دلیل در فضل ایشان است حر را صد تازیانه و بنده را پنجاه فقس علی هذا. دلهاے علما مسخ شده است بدین حیلے که ایشان پیش گرفته اند هم ازان است که از گشتن خویش خبر ندارند نه بینی که در استبرا حیله کرده اند و استبراے محامات ما رغیر بود و بدین آن غرض حاصل شد

وهم بعلم العلماء ورثة الانبیاء خود دانا هند. در قوت[1] حدیثے آرد نبشتن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفهٔ دیگر این است البته بر آمده بجتهها کنند و هر یکے سخن خود را اثبات کند و گوید المجتهد یخطی و یصیب. اللهم الهمنا رشد او الحقنا بالصالحین تحفهٔ دیگر سالها حکمے کنند و آخر الامر ازان رجوع کنند. مشکل مسئله است ابتلاء عظیم در دین محمد خاصه دهشت در دینے دیگر نبوده است که ما را ایمان بناسخ و منسوخ می باید آورد هم در دین ما آیتے و حکمتے آید و همان منسوخ شد در دین دیگر از نبی به نبی[2] منسوخ بود اما در دین ما حکمے شد و همان حکم منسوخ شد بحکمے دیگر قبله دو بار کردند و اعتقاد ما بدانچه پیغامبر فرمود بدان ثابت تر شد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ عباد و اند و بران قرار دارند که در لئے عبادت خدا کارے دیگر نیست و البته طلبے و ازلے دیگر در میان نه تا آنکه بدین رسد در طاعت استحلائے یابند که در کارے دیگر ایشان را آن حلاوت نباشد محققان چنین فرمایند استحلاء الطاعت ثمرة الوحشة من الله تعالی اے عزیز عظیم مکر لیست این بیت

در جهان شاهدے و ما فارغ در قدح جرعهٔ و ما هشیار

هر متعلمے و دانشمندے که روح[3] لصلاح آورد و ازین قدم پیشتر نبرد و اعتقادش بدین جازم است و خلق را بدین دعوت کند و اگر کس خواهد که بسبب خطرهٔ که مزاحم او شود مگر شنیده باشی مردے گفته اند بیت

ما را بجز این جهان جهانے دگر است جز جنت و فردوس مکانے دگر است.

---

[1] یعنی کتاب قوت القلوب. [2] ... [3] حاشیه رشو.

رندی و قلاشی است چو سرمایه عشق   قرائی و زاہدی نشانے دگر است

با او بر آیند بغض و تعصب و این پندے دہند گویند ما برائے خدا اینها میگوییم تا در ضلال نیفتید گمراہی را پیشۂ خود مسازید و چند او تا دیدہ پیش ازین بود اند ایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکه واپس ماندہ تر و از خدا دور افتادہ تر قبول و فعل ایشان حجت آرد و ایشان لله فی الله را روایتها نبشته اند آن روایتها بر ایشان فرو خوانند و ازان خطرۂ طلب و وسوسۂ رغبت بکلی باز آرند بلکه استغفار گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتها و حجتهائی ایشان ازام که این مختصر دراز شود — ہر جا کمالیت خالی از مزاحمت منقصی نیست بادشاہ کمال دنیا بتمام دارد و ہر آئینه خصمان و مزاحمان بسیار باشند بضرورت برائے محافظت آن پاسبانان و دربانان و چاوشان نصب کردہ تا ہر نا اہلے به برش نتواند شد و کمال امور عقباوی بر طائفه صوفیه است چند بد گوئے منکرے برہان سازے حجت پردازے دنبال شان گماشته تند تا ہر نا اہلے بر ایشان نتواند شد و ازین حظ نصیبه نتوان گرفت این ہمه مکر الله است با بندگان خویش و ایشان ازان غافل و الله خیر الماکرین اخفاہم مکر باشد۔

و مکرے بر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند که ورائے این کارے دیگر نیست و دنیا دشمن خدا است از جہت دوستی او و دشمن او را از ترک آوردیم و وزن دنیا عند الله کمتر از پر پشه باشد و دنیا بحقیقت جز وہمے و خیالے نه۔ شبلی علیه الرحمة گوید زہد معنی ندارد و زیرا چه دنیا ہیچ نه و ہیچ را چه ترک آرند و دیگر ہمو گفته است ما ہو الا تألف النفس و بذل و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست یکے خواست فعلی ہذا او را عبرت ماے باشد این شرف شدہ   نابودہ مقبولی بود او بر عیب مطلع گشت این مکر در باب او ست که او این را کارے دانسته

و خود را شرفے فضلے نہادہ و نفس را تطاولے و تفاخرے با خود باشد و ہم محققے از ترک دنیا آرد مردمان بدانش ستایند و داد و بذل او را اعتقاد کنند این نیز مکرے باشد در باب آن محقق خیر الماکرین قہرہا لطفه لطفه قہرہ مگر قہرے خفئ است و لطفے ظاہرے و مردم ظاہر پرست در باب ایشان لطفے باشد تا کار بخفی مکر رسد نه بینی غنی شکر گوید و با او مکرے صریحے باختند فقیر صبرے و تصبرے کند و گوید۔ **شعر**

و لست به نظار الی جانب الغنی   اذا کانت العلیا فی جانب الفقیر

خود را کار و بارے نہد و خود را به پله گرانے سنجد این نیز مکر نیست که در رہش نہادہ اند۔ و مقامات و احوال که صوفیان شمرند توبه ورعے صبرے زہدے تصبرے تسلیمے رضائے و ایم الله محمد حسینی راست میگوید آنقدر مکر درین مقامات نہادند که این بزرگان را اطلاع بران نیست نوری از غایت و نہایت دوری راہ نشان خوش میدہد میگوید۔ **شعر**

لولا المکر ما طاب عیش الاولیاء

خود چه گویم او گفته است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ علی ہذا رویت ہم از ورائے حجاب است یکے گوید او را دیدم بدان خوشان و خورم و سرافرازان باشد و ندانند که ہزار در ہزار حجاب در میان رائی و مرئی است ابدال و اوتاد طیرے و سیرے که دارند در ہوا پرند در آب بگذرند و طی ارض از مغرب و مشرق و جنوب و شمال تحت قدم ایشان باشد و در سموات عروج کنند و تحت تخوم الارض روند و جمله ذویبات با ایشان سخن گویند و شاہد حال اولیا ایشان باشند و قوام دنیا بدیشان بود و حاضر بوند و غایب شوند و بہر صورتیکه خوش آید پیدا آیند یکے میان ایشان بایستد و ہزار مردم او را حلقه کردہ باشند ہر یکے بصورتے دیگر بینند و با این ہمه آنقدر مکر است با ایشان که جز او تعالے

نداند وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ بهترین مکرها این باشد مکر کنند و ممکور جز نعمتے
ہینی و دولتے سینی نداند موسیٰ کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را بخلت
عیسیٰ را بقربت عیسیٰ میگوید فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ
نمیداند که خواسته است تعالیٰ بمردم نمونهٔ خلقت آدمؑ نماید بید قدرت صورتے
از گلے صلصال ساخت فَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ با عیسیٰ نماید که خلقت
آدم بدین صفت بود تجلی کند به تمثیلے و تشکلے بعزت احدیت و بجلالت صمدیت
او از این مکر دیگر بیشتر میسر نباشد صوفے بعد انصرام زمان این طائفه به بیاری
با سلطان العارفین بدان رہے که ملاقات معتاد است ملاقاتے کرد و گفت
یا ایها السلطان تو گفتهٔ که هر کسے بچیزے سر فرود آورده ما ایم که ہیچ چیزے
سر فرود نیاورده ایم گفت آرے مرد پرسنده گفت ہیچ مگو که تو نیز بچیزے
سر فرود آوردهٔ همان شخص با جنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفه سید القوم
شما فرموده اید که هزار در هزار مرد را این دریا فرو برد یکے ما ایم که سر
بر آوردیم گفت آرے من گفته ام پرسنده گفت ایها الشیخ ہیچ مگو کاشکے ترا ہم
فرو بردے چنانچه سر برنمی آوردی۔ احمد غزالی برادر خورد بر محمد غزالی برادر
بزرگ آمد محمدؒ در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمدؒ آیت تمام کرد و اوراق
مصحف را برهم نهاد و سلام کرد و پس آن گفت فرزند احمد نه آنکه گفتمت
رعایت شرع باید کرد در وقت تلاوت چه جاے سلام است گفت مخدوم
در تلاوت خبر بودند در بازار کفش بوده اند یک خادم را برائے خرید
کفش فرستاده و دران حالت این خطره مزاحم وقت بود که کے آید

له قوله. صوفی بعد انصرام زمان این طائفه بہ بیاری" کنایت از نفس خود است که رسم بزرگان دین است چون نخواهند حکایت از نفس خود کنند بطریق غیبت ذکر کنند تا نفس را شرنے و کمینگاہے نباشد شرح ٢ه قوله ہمان شخص با جنید ملاقات کرد یعنی بجز دل که معتاد است۔ ش۔

چگونه ستاند بدیا بهه۔ همان پرسنده که با بایزیدؒ و جنید ملاقات کرده بود با احمدؒ
ملاقات کرد پرسید این حکایت صدق است وقتے چنین بوده است گذشته
شده است گفت آرے گفت اگر محمدؒ دنبال خادم پریشان شده میگشت احمد
را چه شده بود که دنبال محمدؒ پریشان شده میگشت۔ حکایت هر سه گفتم در اتمام این کلام
هر سه شرمنده سر فرو و افگنده ماندند خود را مبتلا بمکر او یافتند۔
این همه حکایت محققین عارفان و اصلان بود که با تو گفتم از ان طالب
چه میپرسی که ذکرے و مراقبهٔ کند و تقلیلے و طے در کار دارد بخاصیت آن نورے
و نارے بیند آفتابے و ماہتابے بیند خوابے بیند که بعینه واقع باشد و خطرات
وساوس او ہمه الہام شده بود و هر نفس که راند همه صدق و صواب باشد
آن مسکین در مکرے گرفتار است و او را از ان سر بر آوردن مشکل بود خضرؑ که
با موسیٰ گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا و آنچه خرسنگ در میان نهاد۔
هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ۔ سبحان الله موسیٰ را چنان شکست که موسیٰ داند
و خضرؑ را چنان بمکر غرور داد که او را از ان شعور نه و این گوینده و نویسنده
که میگوید۔ دائم الله او را بمکرے گرفتار کرده است که بهوداند
و بس مصراع اینجا رسد زورق هر سودائی
تحفه سخنے است این درویش از بزرگے پرسیده مکر با او چه نسبت
دارد که گویند وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ اهل سخن همچنین
گویند استعارت تخییلے و تمثیلے است وَمَکْرُه استعارة لاخذه
العبد من حیث لا یشعر و استدراجه فعلی العاقل ان لاستدراجه
یکون فی خوف من مکر الله کالمحارب الذی یخاف من
عدوه الکمین و محققان چنین فرمایند شعر

حبیبی مر التجنی و لکن — کل ما یفعل الملیح ملیح

و افعال او معلل به علتے نیست یفعل ما یشاء قسمه

ما شئت سئل بعض اهل الحقیقت کیف ینسب المکر الی الله فقال لا علت لصنعه و انشد۔

شعر

ویقبح من سوال الفعل عندی ۝ و تفعله فیحسن منك ذاکا

فعلی ہذا قہار و مکار بمعنی واحد باشد۔ اللّٰھم لا فاعل غیرك و لا صانع غیرك فاعصمنا عن القہر و المکر برحمتك یا کریم یا وہاب۔

سمر چہل و یکم

خوبروئے درازموئے لطیف بوئے خوش خوئے شیوہ بازے عشق سازے سیمین تنے سرمایۂ فتنے غمزہ زنے بر روئے عاشق مبتلائے بے سروپائے گمراہے دیوانۂ افسانۂ حیرانے بے خانمانے در نظر نظارہ اش چشمکے زد او در تحیر و تحسر افتاد کہ این چشمک چہ معنی داشت مطلوبش ہمین تحسین و زیادت جمال و اظہار کمال بود یا اشارت این نمود کہ چشم من مبین و نظر بر روئے من مکن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این اشارہ فرمود بجمع خاطر باش من از ان تو و تو از آن من میان ما بیگانگی نیست یا خود وعدہ وصالے درمیان نہاد یا تعزز و تحریم خود نمود یا خود گفت کجا تو و کجا این سر و کار ترا با ما چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار من است و زنہار کردن از شفقت و رحمت من است یا خود بدین اشارت پرداخت چنانکہ تو عاشق منی من عاشق توام یا گفت بگذار ازین خیالے ترا کجا این مجال یا خود گفت حالتے کہ میان من و تو دینہ روز بود امروز فردا ہمان باشد یا گفت درون چشم من بجائے دیدہ منی یا خود گفت کیستی و چیستی کجا در چشم من در آئی این ہمہ بو العجبیہائے عشق است وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یا خود گفتہ است قصہ دارم سرانجام بگویم یا خود گفت باش تا خلوتے شود ہر دو برادر خود باشم ہیہات فہیہات فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ

شنیدہ باشی جوانے را در دار الفاسقین گذرے افتاد و آن مسکین صوفی صافی صفوی صفتی متزہدے متعبدے صالحے واہل حضورے یا نورے و حضورے یکے ازان کارکنان بخود دعوتش کرد در آندم تماشائے نمود در اشارتے

حرکتے کرد دلها را آنجا سکوتے و قرارے تمامے باشد اضطرابے در کش
افتاد شوقے سر بر کرد زمام تمالک از دست برفت عنان اختیار از قبضه
گسست چون بازے از پس حمام افتاد و چول جئی در پے طعام سقوط کرد
از کنار و بوس و احساس مساسے کم نشد لباس حیا و پردۂ عفت بدرید
لاحول و لا قوة اِلّا بِاللّٰه عقد شست خواست منعقد شود طپانچه از
غیب برخاست بر رویش زد وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا آشکارا
شد لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ بینها حاضر آمد ندا خاست ہوائے
احمق نادان سیتے و دست رسے نداری پاورئی در تو نیست کجا تو و کجا پاروئی
سروکار ما هم ازین حماقت و بلاهت است که از ما دور مانده هنوز
فهم اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ در گوش جان تو فرو نخوانده اند هوش هوس از سر
تو بدر نشده است کجا تو کجا جمال احدیت ترا عمرے در سجن صمدیت باید
گذارنید چه دانم با این همه بدین فهم رسی یا نه اندیشه کن با تو چه باختند
و مارا چه دانستی و از چه گمره گشتی و اگر شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا نبودے
پارگی پیراهن وجود تو بر پارسائی تو گواهی ندادے آری وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُبْصِرُوْنَ بیان این همه کرده که گفتیم والله اعلم

سمر چهل و دوم

وقت بهار در بازارے میگشتم عورتے مستے در رستۂ بازار نشسته
برگ میفروخت شطارے چندے گرد بر گرد او آن عورت سمن برے
ظریفے ترکے تاجکے چابکے شوخے غمزه بازے عشوه سازے عشق نمائے
یاد پردازے شیوه ناکے چالاکے خنده او اموات را زنده کند قهقهه آواز
او را بنده سازد همه در پس او او با کسے نپردازد و لبانش از قاب
قوسین حکایت کند چشمانش از وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ نشان نمانید
رخانش از وجه قدوسی و سبوحی تابشے مینمودند پستانش از ربوبیت برآمده
نشانے میدادند جنبش از بدر لاهوت روے رمزے مینمود و آن چند شطار
که گرد بر گرد آن پرکار بودند هر یکے از دائرۂ انا من اهوی و من اهوی
انا باز نمی ماندند و آن برگ فروش با هر کسے رنگ آمیزی کرده و این را
بجان سپاری سپرده مرا بسوئے خود دعوت کرده من چون روم که من شخصے مرشد
و داعی الی الله ام ساعتے در وقفه و تاملے میرفت ساعتے با آوازے زمے
لطیفے که دلها را آن سو آهنگے درستی باشد این بیت قصیده برخواندم رباعی

آنم که همه جهاں بفرمان من است ‏ سلطان منم و عشق تو سلطان من است
تو جان منی همه جهان جان من است ‏ تو آن منی همه جهان آن من است

زمام تمالک از دست شد عنان وجاهت و دینداری فرو افتاد بند شرع
از پا گسست خواستم ساعتے نمایم و بدولت قربت مستعد شوم ناگهان آن جان
و آن جانان و آن تحفه رحمان خلاصۂ انس و جان فرموده بایست اے سست
قدم ترا دستگیرے و یاوری روش مردان نیست قف علی رسلک با این همه در
اثنائے سوق شوق بر من غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش نهاد خود دیدیم

نه آن دکان دران بازار نه آن ایستاده چند شطار و نه آن نگار پرکار من بخود بیخبر ایستاده هرچه برداشته بودم از دست افتاده هرچه باخود راست گرفته بودم گم گشته. درویشی بیخویشی دردمندی بی توشه پریشی با من دوچار خورد گفت یک سخن ازین سه گانه با تو گویم این همه صورت عشق ازل بود که ترا بصورت بیگانه نموده این چنین آید رود نماید نپاید وتا تو باشی بار دیگر مشاهدهٔ این صورت نکنی زیراچه عشق عشوه باز است با هیچ یکی بدو بار بر یک صورت نه نماید وجودات حادثات این جهان را بدین قیاس بر عشق را ورائی ورا تصور کن و این اشکال وصور را از اعراض او دان. اگر مجنون از لیلی انچه یکبار دید هر بار همان مبند عشقش دامن د دام نگیرد مجنون همواره بسر جدش نیاوبرد تو اینجا بزسی این توهماتی وتخیلاتیست که واصلان حق دانند.

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توهم

سمر چهل و سوم

محب از محبوب هوائی طلبد ومحبوب با محب گوید که برضائی تو خواهم رفت ترا مردمان چنین وچنین ملامت کنند از ایشان باک مدار وجواب ایشان چنین وچنین باشد هرچه مطلوب ومراد محبوب باشد محبوب با وی آن در میان نهد که همه عیوب از وی بدر شود وداغ طعن از جان بکلی شوید. مجنون با کاسهٔ گدای چند کاسه خود را فرستاده لیلی در کاسه هر یکی آشی کرد کاسهٔ مجنون را بشکست مجنون شنود وچند دور رقص کرد مطلوب او اکمال لذت او بود وتمیز او از مردم دیگر شخصی را شنتند بر حال مجنون شد لیلی را گفت چه کم آیدت وترا چه نقصان شفقت پذیرد اگر شفقتی بر حال بیچاره کنی گاه گاهی هم از دور بنظری آسوده ماند وبجان خود قرار گیرد لیلی گفت ازین طرف ضنتی نیست اما او تاب دیدار من ندارد واحرقت سبحات وجهه همین زخمی را نشان داده اند شخص بر مجنون آمد وگفت کار ترا ساخته کرده ام تو بصحرا بایست او از وراء حجاب بروزنی دیدار زی کند هم درین حکایت گردی از سراچه لیلی خاست مجنون نعرهٔ زد واز هوش رفت مرد پرسید چه افتاد گفت وانم لیلی از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارهٔ تو بیلائی گرفتاری که تاب گرد رفتار او نداری دیدار او چگونه توانی دید. نظارهٔ جلال در تاب محب نیست. تحفهٔ دیگر. جمال ورا ول وله عین جلال است باز ماندن طالب از دیدار نه آنکه آن ضنتی وبخلی هست اما ربوبیت این تقاضا کرده وَلَوْ بَسَطَ اللهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

تمایشاءُ اگر بر خوردار ی کشتن مطلوب بود بارانی که بین الافراط والتفریط بود بروز دل کند بسیار از تجلی جلال شد هم در اول وهله نیست و نابود از جائے گشتند و از بسیاری مواهب و مطالب محروم ماندند و آنچه گفته اند مرید بجائے رسد که احتیاج به پیر نماند آرے۔

بیت

چون رسد عشق را ازین حاله | سرد شد گفت وگوئے دلاله

سمر چهل و چهارم

قوله عزمن قائل فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي اے عدلته حتیٰ صار معتدلا قابلا للنفخ آنچه او حیات است عین حیاتست در مجوفے قابل شکل نافخ نفخے کرده هر آئینه اثر آن عین حیات در وے در آمد متصف بصفت او شد هر آئینه مستحق سجود ملائک گشت وجود را دو معنی است یکے اطلاق بر والی واقدام کنند و برحادث زائل هم هم ازان اَجَلٌ مُسَمًّى برائے او تعین شد عاریت بود إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ضروری شد ودیعت و عاریت قریب المأخذ اند العاریت تعار هم گفته اند و موت عبارت جز از باز ستدن آن عاریت نیست که با او نهاده اند ملحد زندیق چنین گوید جزءنا فخ عند النفخ فی المنفوخ لابد بیست گویم هیهات لابدی نیست اما تاثیر ضروری است او سریان میگوید ما سریان نمی گوئیم تعلق و تاثیر میگوئیم مقید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض ره عقل و ره دین راه مستقیم میبرد هم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک وجود نسبت ده قهر را با لطف وخل کن ولطف را با قهر بیامیز **شعر**

ففی کل شی له آیة | تدل علی انه واحد

و هم ازین جاست هیچ چیزے نیست که او را معبود نساخته اند حتیٰ الفروج والذکر والخشی والروث هر جا کسے است عناصر اربعه را پرستد آتش را پرستد هوا را پرستد سنگ و گل را پرستد سید الاولیا امام العرفا هم ازین نشان میدهد گوید **شعر**

واصدق کلمة قالتها العرب | الا کل شی ما خلا الله باطل

ن براول واقد

فیض او این عمل کرد کہ گمان رب الوہیت شد   بیت

نیر فہم بلا شد بوئے زلفت   خراب اندر پئے آن بوئے رفتم

عارفان نحو دانند مجنون عاشق لیلیٰ نبود اما در چہرۂ لیلیٰ روئے جمالے دید ہر آئینہ مبتلا و عاشق گشت آن آنچہ آن جمالے است کہ با خیال و جمال مجنون اتحادے دارد و آن بزرگوار عین الاشیا ہم از ین گمان برد این بیت را او نظم کند

بیت
بحق آن خدائے کان بعالم   ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
مکن طعنہ مرا از بت پرستی   کہ فرقے نے میان بت و بتگر

خہ خہ ابراہیم بت شکن و آذر بت تراش

بیت
در جام جہان نمائی می بین   سر دو جہان و مے مکن فاش

دیگر ہم از ین میگوید.

بیت
خواہی بوصال کوش خواہی بفراق   من فارغ ازین ہر دو مرا عشق تو بس

من روحی دلیل کرد کہ فیض نافخ در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد و اگر برائے ابتدا و غایت گوئی ابتدائے آن از عین الحیات شد و انتہائے او باصل مسمی رفت تبعیض ہم راست آمد کہ بعض حیات عین حیواۃ در منفوخ آمد. إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ این حکایت گفت   در سوانح خواجہ احمد غزالی میگوید او عاشق خود است معشوق خود است عشق خود است صمصام خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکند. بیت

صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو   ساقی و میخانہ ہمو حریف و پیمانہ ہمو

از عیسیٰ شنیدہ صورت طائرے از گل ساختے و نفخ کردے او طائر شدہ در طیران شدے خداوند سبحانہ ہمان مثال را در دنیا اظہار کرد. فہم من فہم

سمر چہل و پنجم

مرض عرض است و آن عرض بعضے را عین غرض است خصوص حُمّیٰ کہ او حمایت دارد و اگر کافر را گرمی خویشتن گیرد تخفیف عقوبات شود و اگر با فجّار و فساق باز دتمحیص و تکفیر سیات او کند و اگر با مومنان صالح اند و ز دتکثیر مثوبات او کند و اگر با اولیا در سازد ترقی درجات و قربات کند و اگر با انبیا ہم نشینی کند کشوفات و تجلیات ایشان را اَنہیٰ و اَجلیٰ نماید و اگر اتصال و اعتناق رسل و اولوالعزم پردازد نشان بےخویشی و کمی با ایشان در میان نہد گنج بے رنج نیابد آواز آہنگ بر ساز بے زدن حلق قوت کردہ دست ندہد لطفہ قہرہ قہرہ لطفہ جلالہ جمالہ جمالہ جلالہ جمال لطف در قہر مندرج است و قہر جلال در جمال و لطف مندمج   شنیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاسہ پر آب کردہ و ہر بار دست بر آب میزد و بر سینہ می مالید و میفرمود الا انّ للموت سکرات بدان ماند شبلی آب لب خود بمقراض می برید پرسیدند گفت بصورتے تجلی کردہ است کہ تاب آن ندارم محمد را از غوث بغوث الغوث می برند از لذت اندمال جمال با جلال و لطف از قہر محروم میشود این نالہ بدین پیالہ می آشامد و این نوالہ در کام او میدہند و میگویند ہر چند کہ تلخ است فرو برد او اضطراب میکند کہ از انفراد بہ ازدواج میروم افسوس.

بیت
نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس   نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

عتاب عَبَسَ وَتَوَلّٰی منقطع میشود و طعن وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا اندمال می پذیرد و تنقیص و تذلیل وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ نَّذِیْرًا استفراغ می باید وقتے عشقے باختہ تا بدانی۔

بیت

ہجران خواہم نہ وصل نخواہم — من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

تا آنکہ عقبا زیہا تمام میشود و گفت و شنید ہا سر بسر تا خبر میرسد ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در شکستن دندان و رخسارہ بدرمان میشود معشوقہ ہمہ کارہا باز می آید و عاشق را بکار رمیا ز و نمیدانی در سوز ہجران چہ ذوق است و در بجاے دوری چہ بود قلب است لاحول ولا قوت الا باللہ ضرورت شد بیت

اے دوست بیا و نقد جانم بستان — مستم کن و از ہر دو جہانم بستان

این ندا بر خوان لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ من و توجہ کنیم عاریت دادہ خود را باز ایستید فرستادہ خود را باز بخود گردانید اکنون این بیچارہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق — من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس

اما یک امیدواری ہست ہر چند کہ تفصیل شود داغ تفصیلی و نام اختلاف باقی ماند بدین امید طالب گوید اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ حَرَقًا اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ اِرْقًا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ قَلَقًا اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ حَنَقًا[1]۔ اے دیوانہ در افسانہ ما نیکو نظر کن انشاء اللہ خدا ترا فہمے دہد

بیت

ہر گداے مرد سلطان کے شود — پشۂ آخر سلیمان کے شود

بو العجب کاریست بس طرفہ رہی — این چنین آن بود آن کے شود

ہیہات فہیہات ایہا العرفا ایہا السادات۔

[1] اے حنقاً بفتحتین بمعنی خشم و شدت خشم ۔ منتہی الارب

سر چہل و ششم

قولہ تعالیٰ۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سرانجام بعضے مردم جاہل بہ ارادت۔ باری و با فعال و مشیت او گویند چہ موجب و چہ سبب براے چہ و بکدام غرض توجہ بقبلہ کہ داشتند از ان بگردیدند آن جاہلان نادان را اے محمد تو این جواب بگو قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مر خدا یراست مشرق و مغرب بنا بر خدا است مشرق و مغرب ہر کرا خواہد بدین فہم رہے راستے نماید۔

مقصود توجہ اوست کلاً و جملاً تعین جہت امرے تعبدیست ہر جہتیکہ (جملۃً) گردند دران مضایقے نباشد زیرا چہ توجہ الی اللہ مستقیم است اگر در شب مغیم و مظلم در زمین صحرا جہت کعبہ معلوم نشود بہر جہتیکہ تحری شود ہمان قبلہ باشد زیرا چہ اصل مقصود بر بنیاد است عارض را بحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لا یبالی بہ لحصول اصل الغرض و اگر پس آن بچیزے محقق شود کہ تحری بر غیر جہت بود نماز باز نگرداند۔

ہمبدان موجبیکہ گفتم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد و تعین تقیید و انحصار روے نمود ہم از ینجا است چہ در صحرا نماز گزارند سترہ در پیش دارند زیرا چہ صحرا دلیل بر اطلاق کرد و مثلا و تعین جہت دلیل بر تقیید براے نشان آن را سترہ کردند شیخ بزرگ پیر قاضی عین القضات نماز دیگر را نیت میکرد و در نیت گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر مگر دران حالت در فضاے توحید گم بود و در غرقاب

دریاے وحدت غوطہ خوردہ براے اقامت شرع باز آمد و ازان جہان
ثانے داد کافر شدم زنار بستم اللّٰہ اکبر۔ عارف در محراب غلطید
و پا بر سمت قبلہ کردہ ازان حالت پرسیدند گفت از جہتے بجہتے تفرقہ
ندیدم آیت وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فرو خواندم ندانستم بکدام
سمت پا دراز شد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ از حالت اخبار اخیار
کردہ است بیت

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در میکدہ آئی غلام میفروشانم
اگر صوفی شوی یارا لباس پشم در پوشم — اگر زنار بربندی من آن قیس رہبانم

ذکر شیخ رحمنی گوییم و آن جز اشارت بشش جہت نباشد پیش خواجہ
خویش از واقعہ آن عالم بیانے میکردم و دران حالت خود را متوجہ
بشیخ دیدم و شیخ را بسمت غیاث پور ہمدران وقت پرسیدمش
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ۔ محیط ہمہ جہات شد چہ معنی باشد توجہ من بسوے
خواجہ و توجہ خواجہ بسوے غیاث پور گفت سوال زیادتے است
اندیشہ کن ہمہ جہت را یکرو باشد فعلے ہذا ہرچہ روآرم بدو آوردہ
باشم كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ حکایت ہم از استمرار فناے
کل اشیا کرد و جز اثبات وجہ آن شے نشد وجہ آن شے ہمان است
کہ او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی
وہمی بوہم رفت حق بحقیقت ثابت ماند او صورتے اشکالے را شعبدہ گری
کرد چو آن شعودہ[1] ہم بہ بازی رفت شخص مشغول بر جا و قرار خویش ماند مردم
باتجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بش نبودہ است کہ آن شخص فرد تنہاے
است این ہمہ نمود ایکہ وَلَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ بیان مارا باشباع باتمام رسانیدہ است وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی

[1] شعودہ" با واو بر وزن شعبدہ و معنی شعبدہ است کہ مو ربلہ بود باشد۔ برہان قاطع۔ ۱۲۔

ولکن بر ہمین تقوی است و متقی آنست کہ از خیلات و وہمیات وارستہ
و بہ اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مشرق
را بر مغرب مقدم داشت زیراچہ شرق وجلا بحقیقت است و استتار
و اغبرار وہمی و خیالی مشرق مغرب اول بر آید بعد ازان فرد در و د
من قبل آنکہ تولیت قبلہ شود مقدم با محمد گفتند سَیَقُوْلُ السُّفَهَاءُ
قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ می بینیم ما تردد و انتظار تو کہ امر من اللّٰہ
آید رو بقبلہ ابراہیم و اسمعیل آورم مقدم تعلیم شد ہمان بیان افتاد
براے رضاے ترا قبلہ کہ مرضی تست خواہم کرد مردمان تحقیق چنین خواہند
گفت جواب ایشان تو چنین گوئی لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ گفتار ملامت
ایشان اظہار کرد و جواب تعلیم شد۔

سمر چهل و هفتم

داؤد صلواة الله علیهم از حضرت تعالی پرسید یا رب لما ذا
اخلقت الخلق اے پروردگار من چه حکمت بود و چه سرّ بود و چه مصلحت
بود که خلق را آفریدی جواب شنید کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان
اعرف گنجے نهانی بوده ام دوست داشتم که مرا بشناسند خود را
گنج خواند یعنی ذات ام با تنوع صفات باختلاف اعتبارات ۔
جمال من دارم جلال من دارم قهر از من بر آید لطف از طرف من
روے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا بصر مرا هم همچنین نافع ام واقع ام شرور
شرور احزان و سرور الی باقی صفات لا یتناهی حصرها بدین اعتبار گنج
نام نهاد این همه در من بالقوت بود خواستم از حجرهٔ قوت بصحراے فعل
آید همچو خواستن محبے محبوب خود را بنا برین مصلحت و بنا برین حکمت خلق را
آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم هر ذاتے مظهر صفتے باشد شمس را
آفریدم قمر را آفریدم زهره و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذلک
الباقیات هر یکے را مظهر صفتے کردم کذلک الجبال و الاشجار والدوابات
کالفرس والبقر و کالاسد و النمله والحیه والعقرب وعلی هذا القیاس لکل الوجودات
چندین وجودات پیدا کرده ام و هر یکے را مظهر صفتے ساختم این همه
شد آنکس می بایست که مظاهر مرا بعین العیان بحق الظهور و البیان شناسا
باشد فجلست را فعا رکبتی و اضعا الراس بغمض عینی
متفکراً و متفحصاً ایة صورة و ایة بنیة تعرفنی بهذ المظاهر
و تدرکنی بتلک المنافذ فبقیت علی هذا کذا الوف سنة
فلم تخلص لی صورة و لم تبرز لی بنیة الا صورة الانسان و بنیته فلهذه المصلحة

و لهذه الحکمت خمرت طینت آدم بیدی اربعین صباحاً
فیکون خلیفة فی ارضی و خلاصة فی سمائی و یجب ان تکون
تلک الصورة مجموعة للمظاهر کلها و مجمعة اصناف
الوجودات و انواع الکائنات بجملتها لیعرفنی فی نفسه
و یدرکنی فی شخصه تا شخص شئی را در نفس خود احساس نکند
ذائق نشود چنانچه آن چیز است او را همچنان نشا شد لیس العیان
کالبیان و لیس الفهم کالذوق بالاطمینان هر آئینه حکم این
تقاضا کرد که همه موجودات در بنیهٔ انسان مرکب باشد او با همه صفات
خود بانسان یابد باشد و این همه مظاهر بالفعل در و موجود یابند و هر یکے
بوقته بفعله و صفته ظاهر شوند دل را تشبیه کنند این همه موجوات در و موجود
یابند و او تعالی با آن دل و هر یکے از عکس پرتو او فیضے و نصیبے
شده چنانچه حکما گویند الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان
کبیر و آنکه سفر کنند تا قطعٌ متجاورات نظاره شود و بدان ازدیاد
ایمان بآیات او بود محققان این سخن را جمع آرند و گویند سفر در حضر
کن و خلوت در انجمن جو کائنات در عین وجود او باشند و رخود سفر کند
همه مشاهده شود و این که گویند ان فی جسد ابن آدم لمضغة
اذا صلحت صلح بها سایر الجسد و اذا فسدت فسد بها
سایر الجسد الا و هی القلب عبارت هم ازین است المبار
گویند القلب رئیس الاعضاء و ملک البدن هم ازین عنایت
است اجماع یونانیان است معراج لقالب نیست معراج لقلب یعنی
دل تفکر و به نظر صائب دانست حقیقت سموات و ما وراء ها
و حقیقت تخوم الارض و ما فیها و تحتها معراج عبارت جز این
نیست با ایشان کارے نداریم ایشان دانند و معتقدان ایشان اما

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرود آن ابالسہ و شیاطین نیز بلطافت
این مضغہ قایل اند و نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ورید
رگ گردن است و این متصل بدل است اقرب از ورید یعنی بدل۔

لاحول و لا قوة الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق و از کلام
واثق و از تحقیق فائق این محقق شد کہ اگر فلذا خلقت الخلق انسان مراد
دارند شاید ے فلذا خلقت الانسان و ازین انسان انسان کامل
مراد باشد زیرا چہ الانسان مطلق است و المطلق ینصرف الی
الکامل و الخلق ہم مطلق است ازو ہم ہمیں انسان کامل مراد باشد
و ازینجا تحقیق شود اکمل الکمل و افضل المرسل محمد سید الکل
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بالمہتد و ارسل والاسل
ازین عبارت محقق شود فلذا خلقت محمد اخاتم المرسل برائے ختم
را بر تو مثالے گویم بگہ ہست کہ او تخمے و اندکے عرصہ بہتے دارد و قدرے ن بتے
حلاوتے در وے کو دکان آنرا بخشند و سر سبید او را انجا یند فرو برند
بسبب اندک شیرینی کہ در وے ہست او را ترتیب کردند تا مرتبہ نیشکر رسید
اصل تمثیل درین است معلوم است کہ نیشکر تخمے ندارد و شیرۂ نیشکر کشیدند جو
جوشانیدند شکر کردند او را اصاف تر کردند شکر تری کردند او را جوشانیدند نبات کردند
و نبات را مراتب است تو احساس کن از نباتے تا بہ نباتے چہارم
پنجم مرتبہ کار بجائے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد و ان
جملہ مخلوقات را بختند آدم و جملہ انبیا ساختند و ایشان ہمہ را بختند خلاصۂ
ایشان را شدند محمد را ساختند حدیث خُلقت انا و عَلِیٌّ من نور واحد
قبل ان یخلق اللہ آدم باربعة الاف سنة فلم نزل فی
شیٔ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کمالے کہ در آدم بود در محمد است کذلک کمال نوح و موسیٰ

کہ یعنی گاہ۔

کلیم اللہ و خلیل اللہ و روح اللہ در محمد یہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
جز برائے محمد نشد انا سید ولد آدم ہمبرین حکایت کرد لولاك
لما خلقت الافلاك ہمین اشارت بود و اللہ لو کان موسیٰ
حیًا لما وسعہ الا اتباعی اتباع ناقص بکامل لابدی آمد الماحی
للملل و الادیان ہمبرین بیان ارتباط یافت مظہر جملہ وجودات
علی ہذا محمد باشد گوید این محمد کیست و با محمد چیست و در محمد کدام کس است
من اطاعنی فقد اطاع اللہ بیانے ظاہرے کردہ است و من
یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔

این ہمہ کہ گفتیم بیان متکلم مجہول بود کنون میخواہم بیان متکلم معروف
کنیم ان اعرف خلق را آفریدم تا خود را شناسم علیم بود خواست چنین
شود۔ قبل وجود الاشیاء بہ اشیاء علیم بود خبیر گشت بہ اشیاء بعد وجود الاشیاء
خود را خود نتواند دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در ان آئینہ پدید
آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جمال تو در د نظارہ شود۔ بیت

یارب بتان داد من از جان سکندر　کو آئینہ ساخت کہ در وے نگری تو

لیلیٰ جمال خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے مجنون دیوانہ
اکنون نظارہ کن او در ہمہ باشد با چہ باشد ہمہ از و باشند دیدہ و باشند
او خود را خود می بیند و بخود بازد و بغیر نپردازد۔ فاحببت ان اعرف
حاصل کلام چہ آمد اصل خلقت راس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد نشنیدۂ
گر عشق نبودے فلک نگردیدے و گر عشق نبودے دریا نشوریدے و گر
عشق نبودے باران نباریدے گر عشق نبودے سبزہ نروئیدے و گر
عشق نبودے حیوان نزائیدے گر عشق نبودے انسان بعہد بلاغت
نرسیدے گر عشق نبودے خدا را کسے نپرستیدے گر عشق نبودے جمال
اللہ کسے ندیدے من نمیدانم ازین گفتار من تو چہ فہم میکنی و لایت

است، و نبوت است و لایت تمام گفتم و لایت نبوت را ہم ہمچنین باشد چنانچہ ضمصام مر نیام را و لایت را نبوت پوشیده است و نبوت را ولایت آشکارا کرده است از ولایت به نبوت رسند و از نبوت و لایت را احاطت کنند۔

محمد حسینی بس کن چند خود نمای و چند شیرین سخنی و چرب زبانی کنی اقطع لسانك وقصر بیانك۔

سمر چہل و ہشتم

قوله تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ یا اشارت بجنس باشد یا اشاره بشجر معین چنین گویند سطرے باز گونه خواند عکس مستوی کردند اے اِقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ با ابلیس چنانچه این تلبیس رفت گفت اُسْجُدُوْا گفت وَلَا تَسْجُدُوْا ظاہر و باطن جمع شود بیچاره ابلیس درین تلبیس شیطان گشت با آدم و حوا عکس مستوی رفته بود با این مکین عکس نقیض شد اگر سجده کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونه بدیگرے سر فرو آوردی واگر نکند قضائے طعن بروے زنند که امر مرا بجا نیاوردی این را گفتند اَبیٰ و استکبر اورا گفتند وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى اگر وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ براستی رفتے موسیٰ دار مرجع به اُم بودے کَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا درست گشت فرعون از فرعون بدر بود ورنه ہامان درمیان نیفتادے او میگوید لَعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى و این میگوید۔ لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ملکوت جبروت لاہوت را بیک ریسمان بر بندی غایت مانی الباب گوئی۔ مصراع

زین سو ہمه عجز آمد و زان سو ہمه ناز

ناز بے نیاز باشد چون ہر دو سر حلقه را یکجا کنی لا یُدْرٰی این ظرفا ہا شود پس عابد وثن مستحق جہنم از چه شود و آن بت شکن از بت تراشش چرا بما و من آید فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ و اگر این نبودے کارخانه ہمه بیکار بودے اختلاف آمد شد درون بیرون ہجوم سکون و آرام و قرار ثبات یافتے ما اختلف الملوان وتعاقب العصران و

قرآن شریف کی ایت اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّار ہُدًی ہے

تکرہا الجلیدان ازین غوغا فارغ گشتی تہ بر کہ لطف بر کہ . . . . .
فضل بر کہ عدل بر کہ ہیر زے تہ بستہ و فضل آن بر سر کردہ سبدے پر گل
بدست گرفتہ و باکمر چسپانیدہ و بدست گرد آوردہ و بہ تحدیق عینین و تحریک
شفتین تنبول ور دہن کردہ دو دو دہ بچشم کشیدہ خندہ کنان انگشتے بہ بینی نہادہ
کمر گردانیدہ سرین پیچیدہ با من میگوید بنشین درین رہگذر رہن نفسے بطیب
عیش گذرانیم دانستم او ندارد مطلوب تگر فضیحتی من و رواج کار خود رواج
اورا تاج و دواج در زیر و افضاح من بہ افصاح و اشباع گفتم لاحول
ولا قوۃ الا باللہ من بدر دتسرار گرفتہ ام و نغم دل سپردہ آمنا و صدقنا
قیامت نقد من است و رضوان و حور و چنان ہمہ در غبنہ وجود دارم
ہم با آن ساختہ ام با غیر نپرداختہ ام آن ہمہ بازی این بود کہ بہ آدم
و حوا باختند و ذراری صلب و بطن بدین مصلحت پیدا کردند ورنہ چہ باشد
آدم با ابلیس بیجا آمدہ گوی تو امان زادہ اند بیت -
دل در تنگ پونشد نکوشد کہ نشد ‌‌ جز بر تو فرو نشد نخوشد کہ نشد
گفتی کہ بر نجم ار نکوشد کارت ‌‌ دیدی کہ نکونشد نکوشد کہ نشد

سمر چہل و نہم

یکروز چنین اتفاق افتاد اب طول و عرض او ماشاء اللہ تا چہ قدر
باشد اما عمقش از کمر زیادہ نیست جمع میروند یکے دران میان من نیز راہم
ہستم یک دخترے سالے پانزدہ اونیز میان آب میرود تحفہ این آب
ما ہمہ تا کمر گاہ برہنہ ایم دخترک را جمالے است کہ اگر از عکس پرتو او خلقت
حور باشد حور را جز دعوی خدای نخندد رنگ رخسار و قد و بالاے او از
امرد شاب و از احسن صورتے رہزنے میفرماید میان من و او یک
فرسنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ شہیے را بر وے عروسی باحترام
بندد در آن آب بقیاس یک فرسنگ مرا با وے اتصال داد نہ شخصے
از غیب الغیب شاہد شد جامہ بر ما انداخت چنانچہ کسے مر کسے را
بپوشد دران حالت خود را ہمیدان جمال و ہمیدان حسن و ہمیدان
لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد من عاشق او ہم دران
میان از من و از ان دختر پسر عیسیٰ سر بر کرد فریاد بر آورد انا ابن اللہ
میان ما ہر دو دعوی افتاد من میگویم عیسیٰ پسر من است او میگوید پسر
من عیسیٰ فریاد میکند و میجہد واز ما ہر دو تبری مینماید او میگوید نہ
از ان توام نہ از ان او من از آن خودم و خود بخودم و آن
دخترک بعد از انکہ میگوید عیسیٰ از آن من است من خود را عین او می
یابم و آن آب سربسر کہ با تو گفتہ بودم ہمہ منم واللہ علیم حکیم

سمر پنجاهم

صوفی کنارهٔ دریا نشسته از خدای تعالیٰ التماس طول عمر میکرد جوانی از دریا برون آمد یک قمه کرد غوطه خورد و صد سال درمیان آب دریا واشت بعد از صد سال در کناره آمد قی کرد از شکم بیرون انداخت آن جوان صوفی را گفت مبارکت باد آنچه از خدا طلبیدی یافتی گفت این نخواسته بودم که در ظلمات و شورستان باشم و از معاش دنیا نصیبه نگیرم گفت ای مرد نادان از تجربه میگویم صد سال در تاریکی و تنگی و شوری بسر بردی یک ساعتی که بمحنت دنیا روی آوردی بمقابله این آن محنت نبود۔

سمر پنجاه و یکم

خداوند سبحانه و تعالیٰ با داؤد علیه السلام گفت یا داؤد کذب من ادعی محبتی فاذا جنه اللیل نام عنی الیس کل حبیب یحب خلوة حبیبه ای داؤد دروغ گفت کسی که دعوی دوستی من میکند و چون شب شود بخسپد نه آنکه هر دوستی که هست خواهد با دوست خود نفسی بخلوت باشد از آنکه عاشق مهجور باشد مضطرب در خلق و در حق وارق بود خواب را از سکون و قرار و آرام گیرند و این خلاف حال عاشق مبتلا باشد مگر آنکه معشوق را در بر یابد و نیز چنان بلذت و ذوق مشغول باشد که گرد خواب نگردد حال او این بود که خواب گرد او نمیگردد و این رسیده را اشتغال بلذت وصال خویش است که پروای خواب ندارد۔

اقسام خواب نبشته اند النوم لله النوم فی الله النوم بالله النوم مع الله النوم علی الله النوم عن الله۔

النوم لله طالبی را باشد که اوقات خود را تقسیم کند قدری بخسپد تا بوقتی دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تواند شد۔

النوم فی الله او را گویند که باختیار خود نخسپد نوم را استقبال نکند و به نیت انتباه تغمیض نکند تا آنکه خواب او را رباید بهر وضعیکه بغلطاند بغلطد۔

و دیگر النوم بالله او را گویند چشم می بندد و استقبال خواب میکند و خواب را آرزو میبرد و خیال محبوب را در سینه درست بیدارد تا خواهش میربایدگر در خواب خیال جمال محبوب مشاهده افتد شنیده است

دویت الله فی المنام جائزة این تدبرات در عین اضطراب
وقلق است جنونے را خواب چه گذر اما یحتمل۔ له چوئی
النوم علی الله اگر علی الله را بمعنی مع میگوی خواب آید دلش
آرامیده است وباوے سکون وقرار گرفته است علم الیقین وعین الیقین
وحق الیقین نقد درگره بسته وآسودگی وخنکی خنبهٔ وجود اورا مالا مال ساخته است
مرد مسافر در منزل مقصد رسیده است نعلین طلب از پا بیرون کشیده است
عصاے طلب درگوشه تکیه کرده است خرقه وجود را بافشانده است
وبگوشهٔ آویخته است ماندگی وکوفتگی سالها از برش فرو افتاده است
وپے کسیکه چندین دویده است وپوئیده است باخود درکنارهٔ آمده است له کنار
وبدین صفت عمرے برآمده است این بیت مناسب حال او شده ۔

بیت

من مست مئے عشقم هوشیار نخواهم شد	خفته بر معشوقم بیدار نخواهم شد

وبدان مانده که مصطفی با مرتضی گفت وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ
شَيْءٍ جَدَلًا ۔ نبی الله خواهد بهمه احوال عبودیت در مجرای خویش رود ومرتضی
سید العرفا از حق الحقیقت نشان میدهد خصوصیتیکه مصطفی او مرتضی را
درین کشید دبر وقلب وآرام دل دربنیهٔ ایشان چکاند جز برعایت
ظاهر واستعانت شرع بازگشت نباشد ۔
اما النوم عن الله من اسمج اقسامه واقبح انواعه این
منام قومے است که ایشان را اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ
خوانده ۔ اللهم کسے هم باشد که وهم وجود را وخیال انیت را بظن خویش
از دل بدر برده بود وپاے راحت وفراغت بر بستر یافت مراد خود دراز
کرده باشد ودست از تصرفات وهمیات وخیلات وجهانی کوتاه کرده
بصیرت دل او از تنام عینای ولاینام قلبی اشارتے فرماید این

چنین کسیرا گوئی نام عن الله شاید از و غافل نیست اما چنان بدو مستغرق است
از بود ونابود او چنانستے که فارغ است نمکے را در آب انداخته اند
تمام گداخته وآب گشته جز آنکه شوری باو مانده است اگر گوید نمک
که این آب فارغم برنهج صواب سخن نموده باشد
سائلے از شبلی پرسید ای الصبر اشد شبلی فرمود الصبر لله
سائل گفت لا باز شبلی گفت الصبر فی الله باز سائل نفی کرد باز گفت
الصبر علی الله سائل باز همان نفی را عادت کرد فغضب الشبلی وقال
ویحك فايش فقال السائل الصبر عن الله فزعق الشبلی وکاد ان
یتلف روحه ۔ صبر عن الله بزرگے معنی فرموده است بریکے
تجلی وکشف جمال شود واو خود را بشرط محبیکه عزت معشوق در دلش قرار
گرفته است خواهد چشم بصیرت را از وے بردوزد وخود را مستحق ولایق
نداند گوید مرا این وبصیرت مرا این ونظارهٔ مرا این وجمال آنحضرت را
اندیشه کن چه لائق واستحقاق باشد خجلاً وذوبانا عین بصیرت را تغمیض کند
خود را بستم از ان دیدار باز دارد چیستم وکیستم وکدام کسم این حدیث
باخود گوید این الماء ورب الارباب واین الماء والطین من
حدیث رب العالمین ۔ نیکو سخنی است برسند وسدادت اما چون انفتاح
بصیرت شود سد را امکان نماند تجلیات را اختیارات نه او تجلی میکند و له تجلیات به اختیار او تجلی کند
این را قابل سد بصیرت نه فعلی لذا آن کلام بزرگوار در فهم این طائفه
دشوار باشد اما قسمے قسمتے که در صبر عن الله گفتیم حرف آن کلام همبران
نمط درین مرام شود اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بشرط شهود خود
استقامت یابد ۔ دیگر صبر عن الله تجلی بر صورت مکروهے شود و
او بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمرے یا در شاهد بازی واین مرد
متبع سنی رعایت اتباع وحفظ سنت شرع را برپاے دارد وآن طرف

اقدامے بخذ خود را از ان باز دارد و ایم الله این سخت ترین صبرهاست والله اعلم۔

سمر پنجاه و دوم

مسترشدے رشیدے طلبے سدیدے جوانے بیباکے چالاکے بخدمت ابوتراب نخشی بود ابوتراب از راه اشفاق و الطاف فرمودے بدین استعداد یکه توئی باید که در نظر بایزید باشی فلما کثر کلامه یوماً من الایام قال الشاب چه خواهم دید بایزید را این جا نشسته خدائے بایزید را می بینم ابوتراب گفت یکبار که بایزید را بینی به از انکه هفتاد بار خدائے را بینی جوان بر سطح شطح بر آمد به استعجاب و استنکار گفت کیف یکون ابوتراب فرمود هرچه بینی اندازهٔ خود بینی و هرچه در بایزید بینی اندازهٔ بایزید باشد طالب را اشتیاق غالب شد ابوتراب بخدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبے شده بود استقبال کردند بره گذر ایستادند بایزید چرمے فرود و چیرمے بر دوش لبسته آب بر کتف نهاده می آمد پیش شدند جوان را در نظر او داشت یک نظر یکه بایزید طرف او کرد جوان مسکین خرّ میتاً بایزید بوقت خویش گذشت ابوتراب با اصحاب در غسل و نماز و در دفن و کفن او مشغول شد بخدمت بایزید آمد عرض پیوست ایها الشیخ قتلته بنظرة دیدنی وکشتنی بایزید فرمود او مستعد بود من بوقت بوده ام بهه بیک بار شراب نغز سرجوشے و پرجوشے در کام او ریختم بیچاره تاب نیاورد۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

درین حکایت چند اشکال باشد چه معنی دارد که گوید اینجا نشسته خدائے بایزید را می بینم و چه معنی دارد که ابوتراب گوید که یکبار بینی بایزید را به از آنکه هفتاد بار خدائے را بینی وچه صورت دارد این معنی هرچه در خود بینی بر اندازه خود بینی و هرچه در بایزید بینی بر اندازهٔ او بینی وکدام فهم رود که او مستعد قابل بود من بوقت خود بوده ام هم بیکبار شراب پر ریختم او طاقت آن نداشت۔

فردا امنا و صدقنا در مقام رضوان جمال رب رحمن بینند بینندگان در مکان باشند و مرئی بلامکان هرچه با خود بینی اندازهٔ خود بینی و در بایزید اندازه او هریکے را فردا امنا و صدقنا رویت باندازهٔ او باشد کسے همچو مه بیند و کسے همچو ستاره و مثال زهره و مشتری و دیگر ستارگان خورد و خورد و کسے مثال برقے و کسے همچو شررے از نارے فعلی هذا کسے را دیدار او مثال شررے از نارے باشد فجاةً و بغتةً شمس انورے بران تابے و تابشے که اوست بتابد نه آنکه یکبار دیدن او به از هفتاد بار دیگرے باشد هلاکت او را همبرین قضیه ربط بده بایزید دلے دارد که در آئینهٔ اش او تعالی با همه صفاتش تجلی کرده صفاتش وابستهٔ جمال وجلال لطف و قهر این دیدار در تجلی که باشد مگر کسے که پختهٔ این راه بود واندک اندک باران بباروزین را مستعد کند آنگه نباتے از ورو ید مستمر اقتدا اما اگر بارانے پر زورے چنانچه ایام نوح شد نه آنچه جهازها فرو بالا زند۔ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود را مثال ذرّه در شعاع آفتاب گم گشته یافت به نیابت او بزبان خود سخنے راند گفت سبحانی ما اعظم شانی قوله سبحانی دلیل کرد با وجود بایزید اشارتے شافی بوجود خود کرد و بر بود او نشانے داد و اگر از طیفور ره دور حضور بر آن صفت بر آمده باشد جز سبحان الله والحمد لله نگوید قدوسیان جمله را همبرین قیاس بر و کلمات دیگران را همبرین وزن

نه گفتار جز از کردار نیست کردار و پدار گفتار همه را بر تخته نفی فی نفی وطمس فی طمس ورمس فی رمس و آیت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ برخوان کلام او ازلی ابدی است سکوت بر وی روا نیست ازلی گفت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ازل و ابد یکی رشته تصور کن که هر دو سر آن رشته بهم در پیچیده باشی یک حلقه بود دوم را ابهیر بین التیام نهه این دم شسته ام و املا میکنم من و املای من درین حلقه گم اند و او به لغت ازل و ابد میخواند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

سمر پنجاه و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود علمار است من ہمچو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچه ایشان را نصیحے و وعظے بود علمائے امت من ہمچون ایشان اند ایشان هم نصیحے و وعظے دارند هم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و بردار کردند و پرکاله پرکاله کردند رسول اللہ گفت انا نبی السیف والکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را بیش نبود داؤد[۱] وسلیمان[۲] و موسیٰ[۳] و محمد[۴] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

ببا ید دانست تحقیق ازین علمار باللہ مرادانند علماء باللہ کیانرا گویند علمار باللہ چند معنی باشد یکے آنکه معنی آیتے ارادہ کلمہ و حرفے وحکایتے و خبرے از آینده و گذشته از خداوند سبحانه تعالیٰ بغیر واسطه بشنود خدائے تعالیٰ با ایشان گوید بغیر واسطه ازین کلام ازین آیت و حروف مراد من این است و از گذشته و آینده چنین بود و شود۔ و یا آنکه او تعالیٰ تجلی کند بتمثل و تشکل بیننده از ان تمثل و تشکل فهم معنی کند فهمیکه هرگز دران خطا نباشد مثلاً تشکلے بصفت غضب و قهر کرد تجلی را ازان معلوم شود که او سبحانه برمن یا بر دیگرے غضب کرد نیست و صورت قهر نمود نسبت دیگر فرشته که غیر جبرئیل است بیاید و از خداوند تعالیٰ حکمے و خبرے و معنی رساند وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا و علمار باللہ بمعنی علم بذات و صفات او باشد این با صله باشد علمه به ای علمه و آنکه تمثل معنی فهم کند ز علم به علمه یا فرشته سخن برساند این فهم کلام وراے حجاب است و آنکه بغیر واسطه

سخن با بنده گوید آن سخن را بنده از دل خود بشنود و آن چنان بود که دل از خدا
شنیده باشد بدان رهے که دل را با ویست ویا آنکه گوش ظاهر سخنے بشنود
از غیب و آن قایل خداوند سبحانهٗ بوده باشد واین علم که بذات وصفات
او شود ذات او تجلی کند بصفاتے که با ویست متجلی را بدان اطلاع شود علم
بالله این را نامند یا آنکه در دل الهام شود چنانکه مردم را در دلها وسوسه
هست هم همچنان دل وسوسه کند آن وسوسه بر اهل تحقیق الهام باشد
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی آنچه انبیاے بنی اسرائیل
را معجزه بود علماے امت مرا اولیاے پس روان مرا کرامت باشد کرامت
خارق عادت مستمره است اگر بر دست نبی ظاهر شود معجزه نامند واگر بر دست
ولی باشد کرامت خوانند لیکن نبی را وقت تحدی اظهار معجزه فرض باشد وولی
را وقت ادعا ستر کرامت واجب بود انبیاے بنی اسرائیل احیا را اماتت کرده
اند علما را امت محمدؐ را صلی الله علیه وآله وسلم نیز یحیی ویمیت باشد بدین معنی گویند۔
یحیی بالعلم ویمیت عن الجهل واحیاے اماتت صورے نیز باشد چنانچه
عیسی را بود حکایت از این کردن حمیت دین وغیرت شریعت اجازت نمیدهد
خواجهٔ من فرمود بدبختی بر نیک بختان خصم شد بر بادشاه آن وقت افترا
ساوی ایشان کرد ضابطه آن زمانه حکم بجلا کرد ایشان گفتند ما را التفرقه
میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جداگانه هر ولایتے رویم ما را سماعے شنو آن
پس آن وداعی باشد صوفیان اولیاے خدا در رقص بودند پسر بادشاه
به نظاره اکثر اندام خود از غرفه کشیده میدید پا ها از عقب بر آمد قطره قطره
شد صوفیان اولیا بجامخانه بستند و در میان آوردند و گرد بر گرد او عضو رکید گیر
رقصے زدند پسر بادشاه حیاً ونشیطاً برخاست این احیا بصورت ومعنی باشد
بانه اگر از این جنس حکایت بگویم مجلدات شود هنوز بانتها نرسیده باشد۔
یارے پیش خواجهٔ من ایستاده بود خبر بد رسانیدند که دختر آں یار بمرد

خواجه فرمود در خانه رو عجب نباشد که ویرا خداے تعالے جان نو دهد
در خانه آمد دختر را با حیات وصحت یافت علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل وما من نبی الا وله نظیر فی امتی هم برین بیانے
که گفتم موید باشد. در میان اولیاے خداے عز وجل همچو عیسیٰ باشد همچو موسیٰ
باشد یکے را جامه بر رو انداختند ومردم نوحه میکردند درویشے در آمد
گفت این را چرا جامه انداخته اند که این زنده است دست گرفته
ایستاده کرد ملک الموت را گفت تو باز گرد اجل او پیشتر است۔
و آنکه حدیثے دیگر نقل کنند که علما را امتی افضل من انبیاء
بنی اسرائیل بدو معنی باشد یکے بحکم تبعیت محمدؐ مصطفے صلے الله علیه و
وسلم محمدؐ را همانی کردند بگروهیکه در تبع او بودند هرچه محمدؐ را نصیب شد
متابعان نیز از ان برخوردند۔ محمد علیه السلام بخصائص مخصوص است که جز ورا
نباشد پس آن متابعان نیز افضل از ان انبیا باشند بدین معنی و آنکه موسیٰ
گوید اللّٰهمّ اجعلنی من امت محمد علیه السلام هم بدین معنی
باشد و آنکه رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود ما صب الله فی صدری الا وصببته فی
صدر ابی بکرؓ هم بدین اشارت است۔ و آنکه رسول الله صلی الله علیه وسلم
بامدادے گذار و همه را گفت روے من ببینید همه دیدند مگر علی رضی الله عنه
روز دیگر علیؓ همین گفت همه روے او دیدند جز رسول الله صلی الله علیه
وسلم بصریحه همین معنی دارد۔ و اعتبار دیگر ازین انبیا مبنیان بنی اسرائیل مرا
باشند که از جهت رسل انبیاے میکردند بر ایشان وحی ورسالت نبود
مومنان مخلص بودند از جهت انبیا چیزے انبیائے میکردند هر که اولیاے
امت محمدؐ را اقرار کرد و ایمان آورد او بهمه انبیا ایمان آورد والعکس
علی عکس هذا والسلام

سمر پنجاه وچهارم

وقتے از کنبایت در شهر گجرات میرفتم آن سال اندکے امساک باران بود از سبب کم آبی و بے گیاہی مواشی بسیار تقطیع شد دیدم بزیر درختے مردارے افتاده است زاغان و مردارخواران بدان افتاده میکنند ومیخورند زاغے برشاخے نشسته میگفت اللهم واسع المغفرت وسعت علینا رزقا بفضلك یا رحیم یا وهاب یا کریم یا یا تواب عظیم شورے شنفتن[1] این کلمه در نفس من آمد بعجب و تعجب ماندم که اهل وبهه را مصیبت زده ایشان را جز استرجاع وتصبر به وردے نمانده و زاغان را از فراخی نعمت شکرت و محمدت زیادت شد باخود گفتم یک غنی را ببراند مهمانے چند فقیرے تازه شود حضار که حضرۀ گورش میکنند گرسنگی گوزش کرده تا بر زمین خسپانیده نیم دانگے مزدوریش داده بکار نانے خرید خورد و چشمش کشود و حمد وثنائے خدائے عزوجل بجا آورد۔

قهر لطفه لطفه قهره جماله جلاله جلاله جماله مراد محققان ازین گفتار تجرید توحید و تفرید وحدت باشد ایشان گویند که نه وجوده وجود بر ماهیت زیاده نیست و اگر بدین اعتبار گوییم همان قهر درباب یکے شد اهل و ولد او اقارب و عشائر او مصیبت زده شد وهمان قهر سبب تازگی دیگرے بدین اعتبار قهره لطفه لطفه قهره شود۔ جلاله جماله جماله جلاله جمال اول وپله جلال و جلال باعتبار جمال و همان تابش آفتاب میوه را پخته کند و دیگر پراگنده سازد موسی گفت رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ نه چنین بود جاء موسی بلاموسی ولم یکن شئ بموسیٰ من موسیٰ اگر چنین بودے موسیٰ ارنی

[1] یعنی بشنیدن۔ش

اَنْظُرْ اِلَیْكَ نگفتے و به تجلی او خَرَّ مُوسیٰ صَعِقًا نشدے و دکّ جبل هم نشدے زیرا که همان یک تجلی بود که موسی را بیهوش کرد و کوه را پرکاله کرد خَرَّ مُوسیٰ صَعِقًا از بس لذت و ذوق یا از بس هیبت و خوف۔ موسیٰ ندانست که کوه وجود او سدّ شهود او شده است خود را نخست فانی بایستے بود آنگه شهود وجود موجود بودے۔ لاحول ولاقوة الا بالله۔ چه میگویم موسیٰ در جمع بود آنکه گفت اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ اگر در جمع الجمع بودے گفتار را حاجت نبودے بعینه در عین وجود محو آثار شهود شدے ابوبکر گفت یسمع من اناجی یکے در جمع بود دوم در تفرقه رسول الله صلی الله علیه وسلم از جمع الجمع اشارت کرد یکے را گفت لذت از آهنگ خود گیر دوم را گفت گران سنگ مشو۔

وصفات الله حقیقی است اضافی نیست اگر سخن از جمع گوییم اضافی بود و اگر از جمع الجمع گوییم حقیقی باشد قهره لطفه لطفه قهره اثبات شد یا نه بدین اعتبار که بیان رفت اما حقیقت سخن همان است صفات الله حقیقی است نه اضافی جز یک وجود را وجود اضافی گفتن شرک جلی باشد هو هو لا هو الا هو حکایت ازین میکند که وجود زاید بر ماهیت نیست سبحان من لا یعلم ما هو الا هو۔ سخنے زیادتے است فکذالك این هو و کیف هو۔ والله اعلم۔ نقطه بغیر صورتے و حرفے و اعتبارے جهتے تصور کن و آنرا بعینه عین حقیقت دان۔ والسلام

سمر پنجاه و پنجم

منصور یکے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی تکلیفاتیکه بر ایشان است از وے برگرفته اند عمر او و اللہ اعلم تا چه قدر باشد او گوید حسینؓ علیؓ رضی اللہ عنهما را اتابکی کرده ام حسین را زاده اند و در کنار من داوند روزے چنین میگفت عارفے در خمارهٔ می آید می نوشد و مستانه بروں شود و در خانهٔ عورات آن کاره در آید بدان کار مباشر شود و هیچ از معرفت و تجلیات و کشوفات او نقصانے نه پذیرد او مردے آتش مزاج بر وے او گفتار چون و چرا میسر نه شنونده را جز سکوت با او چاره نه۔

این سخن را محملے است محملے سدیدے اعتدالے صحیحے یکے چنین مبین است که از قبیل وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم باشد یکے میان ایشان در میخانه شیند که شاهد و ساقی و حریف و مطرب با وے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہاے که در ان مجلس باشد کند و در حقیقت امر نه او و نه مے نه حریف نه چیزے دیگر نمودارے بیش نبود۔ یکے ازین طایفه بایستد هزار در هزار مرد او را در حلقه کرده باشند هر یکے او را بصورتے دیگر بیند و هر یکے او را به نشانے و هیأتے دیگر گوید این چنین کسے هر چه کند کند اعتماد را نشاید۔

محملے دیگر مے را عسل سازد و عورت آن کاره را از عالم غیب بصورت او متمثل آرد چنانچه

مے عسل گردد بدستش میکده مسجد شود

این نیز واقع است از خواجهٔ من مولانا فخر الملت والدین بجنوری

حکایتے میگفت لبوگندان غلاظ و شداد و مولانا شهاب الدین کنتوری را سوگند ان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواهی بدهی شبے مولانا محمود یعنی خواجه من نقدے بدست داد و گفت برو از خمار خانه شرابے پر کن سبوچه بیار آوردم مرا فرمودند قدحے پر کن مرا بده سپس آن گفت یکے تو بخور لبوگندان غلاظ شداد گفت شهدے بود خالص و خوشبو که در هیچ مشک و عود و عنبر و گلاب نیافته۔

و اگر فرض کنیم چنین بود که مے را بعینه خورده است و این کار را بر عورات بیگانه بفعله وحے کرده است و عرفان و تجلی اش کم نه گشته است چنانچه گویند و گفته اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت کند و در مقام محبت دلیل بر منقصت کند و در مقام معرفت دلیل بر کمال کند۔ محمد حسینی بحق حقیقت بعلم الیقین و فهم لازین میگوید که دوزخی اند انانکه اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم نرفته اند هر چند نفس ایشان تقاضا کرده است از گفتار و کردار کم بکرده اند ایشان را در دوزخ اندازند با ایشان گویند آرے هر چه کردم من کردم هر چه کنم من کنم اینک منم در کشف و ظهور تجلی ام چنانچه در دنیا بودم مرا با این به بیند بشناسید بسوزید۔

اے عزیز این سخن بر تو مشکل شود امروز عارفان را سر در مے میباشد شکم در وے میباشد و جسے دیگر و عرفان و تجلی همه باقی به این همه درد این عارف پے در مے میوزد و باو جاع گرفتار شد اینے و مینے میکند آہے و گرنگی دارد و البته میخواهد رنج لصحبت مبدل گردد و کذالک فردا آسنا و صدقنا۔ روح ابو علی سینا بردند فرمان شد از ره محمد آمده است یا خود میخواهد بما پیوندد گفت خود بخود آمده است فرمان شد که بعد بعثت محمد بر ما راه نیست جز ره محمد باز گردانید و در هاویه نکال و عذاب بدارید و عرفان او باقی است

ای درویش درین جهان و دران جهان بل من الازل الی الابد آرام و قرار و برخورداری و آسودگی جز به اتباع محمد نیست و گفته اند الطریق الی الله بعدد انفاس الخلایق و المقصود واحد آری همچنین است سنائی گوید بلبیت

کعز و دین هر دو در رهت پویان وحده لاشریک له گویان

هستند ولی نه آسوده اند و نا برخوردارند از شهود مقصود خویش چنانچه مقصود ایشان است برنخورده اند فرض کردیم یکی را شب گذشت تاریکی شب نماند صبح دمید آفتاب برآمد چاشت شد حجب و استتار از وی رفت اما چه میگوئی روز منیر باشد هرطرفیکه چشم میکشاید خاک در چشمش می افتد سخن خواهد گوید دهانش پر غبار گردد و اگر غبار قوی باشد ره سبیلی[1] نه بیند. جز دبیل در وبیل نباشد آنچنان کس را شب خوش است از روز تجنب رابد لیل سیاره وهیه ره میرفت و او اینجا گم گشته است دلیلی سبیلی نمی بیند و نی تو اندرو دار آری. مصطفی اندر جهان و آنگه کسی گوید زره بیت آفتاب اندر فلک و آنگه کسی گوید سها

یوسف تجلیات و کشوفات خود را مغشوش و ممتزج بملک دید مرآئینه به عرضداشت پیوست بعجز و الحاج و زاری دست برآورده گفت. رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ای شاغلت عن عین الحقیقت فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ این همه گرد تست درین جهان و دران جهان جز تو دستگیری نه أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. میترسد نباید زر خالص مغشوش گردد و روز روشن منبر و مکسوف شود میگوید تَوَفَّنِي مُسْلِمًا مرا صاف کن و صاف برآور یکی از آنها گردان که لائق صحبت و مجلس تو اند رسول الله صلی الله علیه وسلم را اختیار دادند می مانی یا بازمی گردی گفت الرَّفِيقُ الْأَعْلَى الْحَبِيبُ الْأَوْفَى مرا همین تو باشی بس. والسلام

[1] دبیل بمعنی هلاکی از دبال یعنی شش.

سمر پنجاه و ششم

اجماع اهل عقل و اتفاق اهل فضل است که درجۀ نبوت بلندتر از تصور ولایت است اگر ولایت عبارت از قربت و معرفت و اطلاع بر اسرار وحدت است و نبوت از دعوت و رسالت بالله شد ولایت بدان ماند یکی در بر باشد و نبوت بدان نسبت دارد کسی بر در بود اکنون نگر کجا بر در و کجا در بر.

اما محقق است و معلوم بحق حقیقت که نبی نخست درجه ولایت را به تمام و کمال رسانیده باشد و بدان محظوظ و فایز سپس آن هدایت نبوت باشد ابویزید همبرین اشارت کند اول درجت النبوت آخر درجت الولایت و انچه صوفی متاله برعکس این سخن گویند مگر ازین قضیه غافل اند که تبع محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بالاصل و المهتد ظفری باشد دیگری را در خطره نظیری نبود و آفضل من انبیاء بنی اسرائیل معنیش گفته ام اینجا همان اثبات است هذا باب اندیشه را پیشه سازو از جنبۀ شیر آشیان بردار که نبی گوید یالیت رب محمد لم یخلق محمداً زیرا چه از هم نشینی بدربانی فرستاده اند و از بر بدر ایستاده کرده اند اینجا دو بلا است خلق را به محبوب دعوت کردن عاشق از چشم خود بر غیرت است او چگونه تواند دید که دیدۀ دیگری نگرد. و دیگر از یگانگی پرداخته به بیگانگی اشارت نموده.

ایها الشیوخ انتم قلتم بالثبوت والرسوخ که مرد مرشد فارغ بوقت خود بعماد و صلت تکیه مند بهتر استغفر الله

مرا نخانه خمار بد و بسیار دگر مرا بغم روزگار هشیاری

نبیذ چند مراده برای مستی را — که سیر گشتم ازین زیرکی و هشیاری

نه همری تو مرا راه خویش گیر دیو — ترا سعادت با رام انگور ساری

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اشارت بخلوت خانه ایست که جز محب و محبوب را گنجایش نیست سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا ور افتادگی است که میان عاشق و معشوق میرود و کنایتے از حالتے است که عارفان کار شناشند و واصلان یار دانند۔ یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ چو هر یکے ترس است که نباید آخر کار ازین خلوت خانه بروز و براز شویم و از بر به در الیتم۔ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ و هر یکے امید دارد که این حالت بر صفت استدام همبرین باشد و همبرین بود از ینجا ناله کند۔

بیت

نه و عشقت راست می بازم ولے ترسم ازانکه — کعبتین چشم غلطانے مرا بازی دهد

قل۔ بگو اے محمد که واقف اسرارے و عارف حالت خلوتے و توی که پیشوائے مقربان منی و رہنمائے توحید و وحدتی هرگز برابر نشوند انانکه براسرائے ورا ر الوراو واقف اند نه آن مردم که در اسفل السافلین گرفتار اند۔

این عبارات و این مناجات و ازین خرابات کسے پند نگیرد مگر خداوندانیکه از سکر بصحو آمده اند و در عین حالت صحو بالذت سکر اند۔ شنیده کان رسول الله صلی الله علیه وسلم دایم الحزن و البکاء آه چگونه در بکا و ناله نباشد هر چند محبوبش۔ ودر بر است اما در خلوت معاملتے است که در جلوت نیست الیس کل حبیب یرید ان یخلو بحبیبه رمزے ازین است و آنکه گویند خلوت جلوت یکے باشد و لیکن فضلے است نا محمود چنانکه اهل کرامت

را کرامت فضلے است نا محمود اگر بسهم الغیب افتد آن فضلے است محمود و اگر بسعی افتد نا محمود چند در چند است بیچاره ابو سعید در شمار به گ و دختان مانده است۔

آرے آرے محمد حسینی هر چه گفتی بر سد او و سند بود اما محب اگر رنتائے محبوب در دوری بیند آن دور بودن به از حضور باشد۔ خدا پرستی کار دیگر است و رضا جوئی کار دیگر۔ هان وهان نقد انبیا را بر لته اولیا مسنجی ایشان خویش را بر رضائے او در داده اند ایشان گویند۔ بیت

ارید وصاله و یرید هجری — فاترک ما ارید لما یرید

بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست — مراد خویش دگر از تو من نخواهم خواست

اتفاق اهل عشق است درد خوشتر از درمان است و سوز بهتر از روح و ریحان است گفتار ایشان است

بیت

هجران خواهم ضما وصل نخواهم — من تجربه کرده ام که هجران خوشتر

هان وهان محقق شد که درجه انبیا نه بدان بلندی است که باصره بصیرت اولیا هر چند تیز تر بیند احساس بتواند کرد و آنکه گوید رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ و دیگرے گوید تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ این هم حکایت از جمع الجمع و جمع نسبت به جمع الجمع شرک جلی است و آنکه حجت آرند یغبط الانبیاء آرے بیچاره اهل درد را این صورت کالحب علی المقلی۔ و ایشان همبدین آسوده اند دانسته سمندر در آتش کده ابراهیم چه میباز و دانسته ماهی در قعر دریا باکه میباز و اللهم الهمنا رشدنا۔

سمر پنجاه و هفتم

طرفے از شب قضا مرگرفته بود و مرا از گوشهٔ احزان عبور میسر نه بادے همچو زلف مهرویان پریشان وجانے همچو عاشقان بے سیم ناخوشان درون مسجد فرود مناره ایستاده در گذار بحقیقت نه مجاز امردے اجردے صورت لاهوت رانمونهٔ وجمال ملکوت راگلگونه از سمت سما فضول نزول برخواند فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا مثالے نمود واز امردشاب قطط بالقطع بیانے کرد در اعضا تمایلے فزود واز کرشمه ونازخیالی زراندود بخود وجود آمد گردش اعضاء او از قضیة العالم متغیر وکل متغیر حادث شکل نشانے داو که اکبر و اصغر برجائے ستقیم وکبرے وصغیرے ثباتی چنانچه مطلوب است من که بر مثال حد مکرر بوده ام از میان کلی ساقط باین که نتیجه بدیهی ظاهر گشت فالعالم حادث كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ - بیان او تمامتر کردم راعجبے دیگر بخر با آن شدت طلب تا ان کمال رغبت در من نیاز ی دبیزاری سرفرازی بنداری واز وے ترحم وتلطف وترؤف ودلداری خنه خود را از لباس بیگانگی واز پرده یگانگی برهنه گشت مرا به ستم وستمگارے واز پیرهن هستی من تجرید کرد وخود به ستم وستمگاری وخود بزور وزاری در من نشست آه آه چه گویم با تو تحریر جفا می نماید تقریر وفا می کند که چه ذوق وخنکی وچه راحت وبرآمدگی وچه مستی وچه ذوق درستی درونهٔ مرا محظوظ کرد وایم الله وبحرمت النبی المصطفے وبحرمت العلی المرتضی که ازین واقعه هفتاد هفت بار بر تر بر آمده باشد الی ساعتنا هذه غرق دریاے ذوقم وعجائب از دُرّ وجواهر که آنجا ظفر یافتم - حاصل حدیث این حادثه وفذلک قصهٔ این غصه جز بدین بیت فرو نتوان خواند -

بیت

وقد جاء فی قمیص اللیل مستترًا — حفظا عن الاغیار والنظر

فکان ماکان مما لست اذکره — فظن خیرا ولا تسأل عن الخبر

همبرین قریب ایام چند بیتے بدین معنی گفته بودم -

بیت

المنة لله که شبم را سحرے بود — کامروز مرا بر رخ آن مه نظرے بود

در وصف نیاید که چه شیرین وملیح است — این است کز و جان دو عالم بخبرے بود

من بودم او و دگران جمله در و محو — حاشا که توان گفت که جز او دگرے بود

سمر پنجاه وهشتم

شبے باماه روے ہلال ابروے جبه خورشیدے گلعذارے لاله رخسارے مه افروزے خفته بودم قدش بلند ہمچو سروے جعدش دراز ہمچو سیاه مارے کمرش باریک ہمچو میانه موے سرینش ہمچو سنگ کوہے با شکوہے وستوہے یارے وفادارے معشوقه جفاجوئے با بوسه وکنارے ہمه شب بسر شد وقت آمدن صورت وصال واتصال مقنعه حجاب از صورت بیگانگی برگیرد۔ الحیاء من الایمان را سرنگین سازد ویکے دریکے گردد وحد جمال خود تمام پیوندد ناگاه وبغتة آن خروس سحرے گردنش بریده به آوازے ہرچه سبح تر وحمل تر برآورد وآن موذن صباحی به آوازے بے سازے بجذام وبرص گرفتارشده ندائے حی علی الفلاح درداد دوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقه درمیان افتاد واقامت شریعت که بعثت علی السحه السملة البیضاء بیدار کرد برقیام داشت چه ہم ازین درد نالید شیخ برکه پیر عین القضات وقت نماز دیگرے بصدق نیت برائے تحریمه دستان برداشت وبحق گفت کافر شدم زنار بستم الله اکبر ہمانچه اورا وقت عصر ہمان روز مارا وقت فجر پیش آمد بادلے غمگین ونفسے حزین بزیارت شیخ مشی قدمے شد جمعے از کنیزانے سبوے آب برگرفته ودچار خوردند یکے از میان ایشان ہمان شبانه نمود ہمان افسانه برخواند طرف من گوشه چشم نگریده خندنی زد که احیاے موتی وحشر اجساد بدان باشد واین سخن گفت بہندوی ترجمه اش اینست آنکه اورا بخیال واقعه دربرکشیدی ہان وہان نظاره شوکه آشکارا بروز روشن ترا غمزه زد واز نازو کرشمه اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا واین دل پر درد بربلا واین نفس پر اندوه وعناخو تر احساس کند از خود بخود نمود بود تمامی مرا بربود جمع کنیزان نیز باخود میگفتند که این نامش دلبری است میان ما ناگہان بروزے برازے کرد ما گفتمش تو از ان کیستی واز کجای این سخن بسیار باو گفتم او ساکت بود پس آن گفت قصه کوته کنید که من از آن سید محمد گیسو درازم اکنون نمیدانم او از میان ما چه شد او که بود وچه بود دیو بود پری بود حورا بود۔ الله اعلم تاچه بلا بود جان من فریاد برآورد نه که ہلائے جان مسکین محمد حسینی مبتلا بود آه آه۔

بیت

ہزار محنت ودرد وبلا ونامش عشق ہزار رنجش وجور وجفا ونامش یار

می نالد می زارد۔ اللّٰهم الهمنا رشداد ارزق اتباع نبیك وحبیبك بفضلك یا کریم یا وهاب یا رحیم یا تواب۔ والسلام۔

سمر پنجاه و نهم

قوله تعالی یَا أَیُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ إِن یَّشَاءْ یُذْهِبْکُمْ وَیَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ چه فرمایند عرفاے اسرار و مطلعان مطلع انوار از روے تحقیق چه توفیق باشد میان این چند اشتات اشارات و اختلاف عبارات کلمات که در ماثوره آمده است. اللهم انی اعوذ بك من الفقر و دیگر الفقر سواد الوجه فی الدارین. و نیز گویند مروی است کاد الفقران یکون کفرا رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید الفقر فخری و تمهید این کلمات چه معنی باشد گفتار مشائخ طبقات اذا تم الفقر فهو الله گوئیم و بالله التوفیق و نستعین منه فقریکه ازان استعاذه حبت فقرے باشد بشکایت و انین و به اعتراض کشد الفقر سواد الوجه فی الدارین همبرین ارتباط یابد. درین جهان خوار و خجل و سیه روے از همه کس مانده و دران جهان بملامت و عذاب و دوزخ در مانده. کاد الفقران یکون کفرا همبدین مربوط است چون با اعتراض پیش آید و رضا به تقدیر نباشد. و آنچه رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود الفقر فخری. در کتب سابقه در توریت و صحف ابراهیم و موسی علیهم السلام مسطور بود که علامت آن نبی فقیری بود. چه فقر دلیل صدق نبوت او باشد هر آئینه الفقر فخری گوید و دیگر هم گفته است الفقراء الصبراء جلساء الله یوم القیمة فقیر صابر رضا بحکم قادر دارد و چو رضا بحکم قادر است ساعة فساعة در ذکر و فکر او ست انا جلیس من ذکرنی همبرین ربط ثبت شد و او فرموده است فقراء امتی یدخلون الجنة قبل

الاغنیاء بنصف یوم و هو خمس مایة سنة الدنیا. بمقابله این درجات و فوز مثوبات مجلس حق تعالی هر آئینه گوید. الفقر فخری دیگر هم گوئیم از فقر استعاذه باشد کرو طالبے در ره قدم نهاد و عمری درین بسر برد و هیچ ازان سود ریافتے نه همچنان باشد بایسته را نور آمد نابایسته را دود ازین مقصود بدر افتاد و فقیرے خشکے آن درد این نه که بجاے درمان شنید آن سوزنه که محل روح و ریحان باشد این چنین بیچاره گرفتارے و این چنین وا مانده پر افکارے را رسول الله صلی الله علیه وسلم تعلیم میکند ازین چنین افتقارے که بگویند اعوذ بك من الفقر الفقر سواد الوجه فی الدارین معنی سواد یکے همان است که بالا گفتیم و دیگر سواد عبارت از بقا و قوام کسے باشد و از روشنی و از جمال او بود. در ماثوره خوانده باشی سجد لك سوادی و خیالی این سواد و بقی بنیه و قوام این شخص است. سواد العین از بصر روشنی عنایت کنند آنکه بفقر و صبر متصف شد او را جمالیت و کمالے درین جهان و دران جهان باشد. سواد الارض گویند عبارت از صفا و روح آن مقام باشد و بزرگی و بلند همتی بود شاعر گوید.

شعر

ولست بنظار الی جانب الغنی　　اذا کانت العلیا فی جانب الفقر

آز بگذار سرفرازی کن　　گردن بے طمع بلند بود

چون یکے از خانۂ هستی خود بدر شد وجهے و جیهه جمالے تبنیه او را روی نمود الفقر سواد الوجه فی الدارین مرو بحقیقت نیستی بپیوست و بجمال وجود حقیقی یکے گشت همت بلند او بران آورد که از حقیقت خود و حقیقت حق او را ادراکے شود باز گشت همت بگذارد که باز گردد بوجود خود آید و پیشتر بدو ره نمانده بیاه روشر مسار ایستاده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وتر او ست تنها مانده پیشتر ره نه باز گشت را روے شهود نه این چنین را

هم سواد الوجه گویند پس فقیر مجمع مناقب و مناصب بود - کادَ
الفقران یکون کفراً کفر ستر را گویند زراع را کافر خوانند لانه یستر
الحب کار فقر بجاے کشد و فقیر بمحلے رسد که ستر او را ضروری است
ولا یقطع تقطیعاً و یقتل تقتیلاً - ابوہریرہ میگوید حفظت من رسول
الله صلی الله وسلم وعائین من العلم دعاءً فقد نشته ووعاء
لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم و بلعوم حلقوم را گویند کاد الفقر
ان یکون کفراً الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام
المجازی وان لا تلفقت الایماکان وراء الشخوص الثلاثة - این
کفرے است که مومنان محققان دانند و ایشان را درین محل مدخلے بوده باشد
کاد الفقر ان یَکُوْنَ کفراً از ان کفر این دو بیت حکایت کنند - بیت

تا مدرسه و مناره ویران نشود ... احوال قلندری بسامان نشود
تا ایمان کفر کفر ایمان نشود ... یک بندهٔ حق بحق مسلمان نشود

کاد الفقران یکونَ کفراً - ای یار عزیز وا‌ے رفیق شفیق وا‌ے دوست
محرم میان عاشق و معشوق و محب و محبوب حالتے باشد که معشوق محبوب
جویاں وصال بود محب و عاشق ناز و کرشمه کند و غنج و دلال نماید و اعراض
و اغماض فرماید - اکنون اے برادر من وا‌ے صدیق ہمقدم من چه گوئی
این اعراض و اغماض کفر باشد یا نه - ہجران خواہیم اے احمق نه آنچه
ارادت ہجران کفرے غلیظے است و خواستے ناہموارے اما عاشقان دانند
ازین حالت ایشان خبر دہند و ایشان شناسند این رباعی سنائی از ره
خود رائی میگوید

بیت

برکنگرهٔ عرش چه خورشید چه ماه ... رخسارهٔ عاشقان چه روشن چه سیاه
درو ین قلندری چه ایمان چه کفر ... در راه یگانگی چه طاعت چه گناه

والله الله کفرے محضے است اما محققان را ذوقے کامل و راحتے وافر

با خطے است و فرید عطار ہم بوے ازین تنسمے کرده و در مشام او قرار
گرفته آنچه میگوید

بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ... ذرهٔ دردت دل عطار را

اذا تم الفقر فهو الله این ترکیب بدان نسبت دارد که تو گوئی
اذا تم البحر فهو مكة یعنی چون دریا عبره کردی بساحل رسیدی در مکه
آمدی چو داد فقر بکمال دادی و به انتهار او رسیدی پس بدان بخدا رسیدی
و دیگر فقر عبارت از لاشئ و لاسبب بود و خداوند سبحانه به
شئ متعلق و به سببے متوجه نه حاصل کلام این باشد الفقر هذا موصوف
باوصاف الله

و دیگر مارا دو سخن است فنا و بقا اذا تم الفقراى کمال
الفقر بحقیقته فهو البقاء بنفسه و ذاته الفناء و البقاء حاثان قبل
کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا بکمال شد بقا به صحت آمد مجلسی
بود خواجهٔ من در بیان این سخن اذا تم الفقر فهو الله بوده است
دران مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب
الماس حاضر بودند و بندهٔ خواجه محمد حسینی ہم در تبع ایشان نشسته خواجهٔ
من بر آمده سخن میگفت فهو الله اینجا گفت استغنی عن الله کار بجائے
کشید اگر خواہد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصفت تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ سازد قیامت در وقت اقامت کند استغنی عن الله
فقیه این سخن را کفر نویسد آرے گفتار محققان و عارفان دیگر است
و دانش حال فقیہان دیگر ایشان را ازین چه خبر که فقیر عینه بعینه شده
است فقیه در مقام بر مثال کلب نبّاح[1] باشد اذا تم الفقر فهو الله
این سخن را ازین بیت شرحے میدہد ... بیت

[1] یعنی سگ بانگ کننده - ش -

تو او نشوی مگر شود معلومت　　ان روز که او نبوده او بودی

رباعی

چشمی دارم همه پر از صورت دوست　　با دیده مرا خوش است چون دوست درو ست
از دیده و دوست فرق کردن نه نکو است　　یا اوست بجائے دیده یا دیده همو است

الفقیر الذی لا یحتاج الی نفسه و لا الی ربه از بیان خواجه
من نشانے داده است۔ اینها چوں دانستی اکنون معنی این ایت بدان
یا ایها الناس یا اهل الانس و الاستیناس و اے اهل النسیان من الرجال
و النسوان اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ شما نیستید و نیستی شما منتهی بدوست فَسُبْحٰنَ
الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ همیں بیان دار دکُلُّ شَیْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط هر شئے که هست از اعراض و اعیان بجملتها بصفت هلاکت
استمرار دارند مگر ذات او تعالی که او استمرار بقا دارد و هر جا که شئی هست هلاکت
دارد مگر وجه آن شئی که هر شئے بدو صفت می نماید وجه منه الیه و آنرا
استمرار هلاکت آب بر بسته بود ژاله نبوده بود ژاله از صورت خود گداخت
این صورت و هم دوئی آب بنمود عین آب گشت　گشت چه باشد او
خود همان بوده است لیس فی الدار ین غیر الله در دنیا و آخرت عرش
کرسی جز خداوند تعالی دیگر نه فوق و تحت خلف و قدام یمین و یسار نیست پرورد گار
تو دارد و خدائے تعالی ازین نسبت و اضافات بیزار وَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ
چون فقر نیستی نامی بعی حقیقی اثبات یافت غنا بحقیقت و به صدق ثبات
از ازل و ابد و دوام همورا باشد۔ سوار کان آبی صورتی نمودند هم در ساعت
واحدیت و نابود گشتند اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اگر او
خواهد صورتے نماید و آنرا در ساعت برباید اگر او خواهد بصورتے دیگر پیدا
آرد وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ لا یتجلّی الله فی صورة مرتین و لا یتجلّی فی صورة
الاثنین من الازل الی الابد یک تجلی　بد و صورتے نبوده است هر ساعت

کارے بارے هر نفسے هیباتے نمودارے عجب تخمے است تخم انسان بدان
اندر زمینے بکارے سیب و انار بار و هر زمینے دیگر و ها توره و ز تو نیا بر آید
یُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ط یکے
تخم بهزار نوع بر آمد بار دیگر مزه دیگر همین انسان مومن باشد کافر بود گدا
باشد سلطان باشد گناس باشد میدانی چه میگویم لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ غیر الله
آفتاب را اگر وزه ذره کنی هر ذره دعوی خورشیدی کند　شنیدی فرعون
لعین بدبخت چه گفت اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اے بدبخت و وهین بگو اَنَا
رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی بگو هو الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی موذنے بر مناره بر آمد گفت
الله اکبر اللهُ اَکْبَر حسین منصور گفت کَذَبْتَ یا ملعون۔
درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقار و مقر خود کرده است اما ترا میگویم　از مقار خود کرده است را
زنهار هزار زنهار این سخنان را بدیشان بسپار اگر نیک بختی در لیل و نهار
از خدائے تعالی بخواه ترا خداوند تعالی مگر ازین حدیث فهمے بخشد۔

بیت

هر گدائے مرد سلطان کے شود　　پشه آخر سلیمان کے شود
بو العجب کار یست بس طرفه ہے　　این چه عین آن بود آن کے شود

سمر ششتم

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للملک لمة وللشیطان لمة صوفیان چهار خطره گویند خطرهٔ رحمان خطرهٔ ملک خطرهٔ شیطان خطرهٔ نفس چو خطرهٔ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد وکذلک خطرة الملک پس هر دو را به یک نام گفت وللملک لمة شیطان اضلال کند ونفس پس رو این هم همان کار است بدین سبب نفس را با شیطان الحاق کرد پس حقیقت خطره همان دو باشد چنانکه پیغامبر فرمود و دیگر میان لمه و خطره عمومی وخصوصی هست لمه اتصالی و مساسی تقاضا کند وخطره عام تر ازین - خطره همین وسوسه است کلما یتخاطر فی النفس فهو خطرة وما خطره چهارم گویم خطرة الرحمن ابتلاء منه تکون خیرا او شرا وخطرة الملک عبادت وطاعت وخطوة الشیطان اضلال وابعاد وخطرة النفس طلب حظ ولذة خطرة الرحمن ابتلاء من الله سبحانه وتعالی. بنده را طالب ومبتلا و عاشق خویش گرداند وخطرة الملک عبادت وطاعت باشد که موصل بحق شود وموجب طلب باشد وخطرهٔ شیطان گفتیم اضلال است هرگز نخواهد که کسے بدو تعالی ره برد بسیار تدبیرها است او را که بنده را از طلب خدا باز دارد تزویج لذتے کند طلب هوائے شریک کند بسیار هوا است عدآن در انحصا نیاید لطیف ترین خطرات وآخرها این است که گوید این ره رہے مخوف است بسیاران این جا قدم نهاده اند وازپا در افتاده اند وبسر برده به الحاد و زندقه گرفتار گشته روحدیث و فقه رہے هموارے کارے بر جاده مردم را بدان نجاتے و تمشیت روزگار اسلم الطرق واحفظ الامور است واین طریق است که اوستاد ویار و مادر و پدر درین معین وبدین داعی وهمه درین گفتار و دیگر توکه وچه وکیستی وچیستی ترا با این خطره چه کار

وچه نسبت . این العبدُ المهین المخلوق من الماء والطین واین حدیث رب العالمین .

بیت

زہے طعن جاوید خورشید را | که گویند مشوق نیلوفر است

باز گرو که بسیاران درین باد به سفر کرده اند و هلاک گشته اند تا آنکه پیر واستاد ومعلم فرمانید با با برائے خدائے را سخنے میگویم رہے بگیر که از سرو کار و ازدین بر نیفتی طالب بیچاره البته از تردّدے وتاملے خالی نباشد همه را در رہے و کارے می بیند وخود را از ایشان ممتاز

بیت

راه زنانند دل زنند | راه به نزدیکی منزل زنند

اول ازین گفتار وسخنان بے هنجار خود را باز آورد ثانی حال بشتابی بعبارتے وتلاوتے یا بکسبے وکارے مشغول شد دل را همبدان گرفتار می بیند وهم زنجیر آن خطرهٔ اسیر می یابد بر وز بد خویش مے گرید و آهے سردے بر سینهٔ گرمے میزند به ناله و انین با او از چنین این بیت را با خود میگرداند و دیدگانش چو ابر بهاری باران دُرر بار را اند ومیگوید

بیت

دل را ز عشق چند ملامت کنم که هیچ | این بت پرست کهنه مسلمان نمی شود

اے عزیز این بیت خانهٔ ذوق است هر دو مصرع او کشاده سرے نموده اند که گهے این رباعی هم دستگیر او میباشد

رباعی

از درد منال چون دوائے تو منم | بیگانه مشو که آشنائے تو منم

گر بر سر کوے عشق ما کشته شوی | شکرانه بده که خون بهائے تو منم

اینجا دلے و دلربائے میباید اگر مرشدے دستگیرے کند پائے مردے در حق او نماید او را قدمے ثابت وطلبے راسخ شود آنچنان گردد که البته بگفت آشنایان و نمامان و ره زنان بپائے پس نیاید.

ویک مزاحمتے دیگر است ومردم معقول با او گویند محدث را با قدیم چه نسبت برائے محبت را جنسیت می باید وبا او چه جنسیت پس همه

گفتار این طایفه ظنون وخیالات باشد مرد عاقل کارش بنعت غافل نباشد و آنرا که جهتے نبود تو از کدام جهت آنرا دریابی خیالے را مجال نه و عیون در ظنون نه۔ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرنده است ورائے شش جهت پرد در فضائے عشق تعین جهتے وجود ندارد وگفته اند بیت

عقل گوید شش جهت حد است بیرون راه نیست — عشق گوید هست راہے رفته ام من بارها

شعر

العقل یقول لا یخاطر — والعشق یقول لا یبالی

العقل عقیلة الرجال — والعشق محلل العقال

یخاطر
۲ تبالی

بے شبه گفته اند فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ طالب ظالم نفس خویش است العارف عالم وعادل والطالب ظالم وجاهل۔ خاطر نفسانی جز این نمی خواهد حظوظ فانی ولذائذ شهوانی همارہ محظوظ و متلذذ باشد او کے خواهد که او را روزگارے پیش آید که او ازین همه وامانده محرومے و مفلوکے گردد و از دائرہ دع وذر گریزان است در حلقه طمس فی طمس ورمس فی رمس چگونه سر در آرد که هنگامه روزگار اوست از وجستن وازهیند او رستن دشوار باشد این مشکلے است تا آنکه اهل ارشاد چنین فرموده خلاص از نفس جز به التجا الی الله ساعةً فساعةً نباشد۔

والتمیز بین الخطرات عسیر۔ تمیز دو کس را باشد تمیز مر حاکم ربانی را ولا تمیز یا جاهل حیوانے را یا غریق معارف حقانی را چنانچه قاضی عین القضاة از پیر خویش شیخ برکه حکایت کرد که او گفته است سالها میان لمات وخطرات تفرقه کرده ام امروز بچندگاه است که کارم بجمع آمده است ملکه جمع الجمع تفرقه رخت خود را بربسته وطبل رحیل زده۔

محمد حسینی عمرے بقال وقیل بود اکنون نظاره میان آن جهل آمده که تفرقه وجمع را بکلی گم کرده اندلیس عند الله صباح ولا مساء تاریکی بروشنی

پیدا شده است وتحقیق سخنے است حقیق کلامے است این را عارفان دانند وگم شدگان شناسند۔ شبلی گوید التصوف شرك وكذالك المراقبه والمحاضرة والمسامرة این هم از ومنقول است التوحید شرك فلیتصوّر وجود غیر الواحد فلیتوحد عین اشراك بالله باشد واین گمان برو ترا تفرقه کردن حاجت نیست آرے آرے حاجت نیست مرد فانی ومطموس را۔

و دیگر طالب بحق طلب قرار گرفته است شیطان را با و مدخلے نمانده است نفس هوائے نمی بیند جز طاعت وعبادت از و چیزے دیگر نمی آید ابتلا من الله برد غالب شده است او نیز ازین تمیز فارغ و بے غم باشد ازین جا گوید۔

بیت

زمین وآسمان هر دو شریف اند — قلندر را درین هر دو مکان نیست

نظر در دیدها ناقص فتاد است — وگرنه یار من از کس نهان نیست

اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

سمر شست ویکم

مقنعه از روے عروسے برمیگیرم دستر نہانی آشکارا می نمایم بجرت کہ فحول روزگار را انجونا بہ دست نداده است گوہر بن ظفر یافتہ است البتہ پرده عبارت را درمیان فروہشتہ واز منتہائے کار او خبر نداده کارے بہ نہانی گذشتہ است من ذاق عرف ومن لم یذق لم یعرف ہان وہان بگوش دل وجان بسر فہم وبدرقہ علم نیکوتر بشنو وبہتر بدان عالم تمثل بعید الغور است وقعیر القعر است بیشتر روندگان واکثر سالکان کہ خود را از اضلال شمرده اند مزلۃ الاقدام ست و لتعلم فلتعلم ثم اعلم کہ تمثل بہر صورتے وہیئتے کہ شود ہرچہ از متمثل بہ متوقع باشد ازو آید واو آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یابم اگر ترا فہمے کشوده است در غور این دریا غواصی کن بہ اندازهٔ قدر خود جواہر و زواہر را بیرون کش کہ من اشارتے بعبارتے کرده ام کہ قریب الفہم وسہل الانقیاد است ہان وہان فافہم واغتنم۔

سمر شست ودوم

قولہ عز من قائل لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دو احتمال دارد مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ یعنی شما ہر دو نفر بیک در در نیائید ہر یکے در درے دیگر در آید یعقوب علیہ السلام پسران را فرموده ہر ده در یک در در نیائید ہر یکے در درے دیگر در آید خوفا لاصابت العین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام ہر یکے جمالے وحسنے داشتند ہر یکے را قدے وبالائے ممتاز بود نبیسگان سارهٔ اند البتہ از ساره حصہ حسن وجمالے گرفتہ اند یوسف از ساره جمالے بکلی یافتہ بود گفتہ اند کان یوسف اشبہ بسارة وسارة کانت اشبہ بحوا۔ دیگر فرمود لا تدخلوا من بَابٍ وَّاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و مردمان با قد بالا وبا جمال اند شاید خداوند شہر را غیرتے ورشکے آید و دیگر ہر یکے در درے آید محتمل با یوسف ملاقات شود فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ دلیل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود وباللہ التوفیق طالب را باید وبر وی تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب برکات البتہ قدمے نہد ودر آید ودرے بگوید نماز بگذارد و روزه دارد و تلاوت و ادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بجا آرد حقوق والدین و استاد وعیادت مریض کند وبا اخوان واقران بہ تواضع وتخاشع باشد وہر یکے را از خود بہتر وبیشتر داند در نشست وبرخاست ودر ره رفتن صدر نہ طلبد وپیش شده نزود البتہ دلجوئی ہر یکے کند واز ہر یکے برائے وصول مقصود خود استمدادے نماید واگرچہ گربہ وسگ باشد وتواند گرسنہ را طعام دہد وبرہنہ را جامہ وتشنہ

را آب دهد و هیچ وقتے را ضائع نگذارد و در هر بابے سر میزند تا از کدام در فتح الباب باشد و کذلک زیارت مشائخ احیا و اموات اگر پیرش زنده است از ظاهر و باطن او استمداد طلبد و همچنین بقاع متبرکه چنانچه مکه و مدینه و بیت المقدس آنکه این در ها کوفت و در هر درے آمده امید که خداوند سبحانه و تعالی نظر رحمت بر وے کند کسیرا بروے گمارد و از مرشدان طریقت او را ره نماید که بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بذکر و مراقبه نیست اذکار و مراقبات بسیارند اما میان ایشان ذکرے و مراقبهٔ است که اقرب الطرق الی الله باشد و تعلم و تعلیم نیز یکے از ابواب بر و طرق حسنات است

و من الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از هر راہے و از هر درے او را تجلی بحسب آن باشد و مناسب آن نماید این جمله ابواب سر که گفتیم مرد عارف متجلی در هر درے و هر رہے و هر کارے در آید و هر رہے و هر کارے او را تجلی و کشفے باشد نماز می گذارد و در نماز الصلوٰة معراج المومنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی و کشفے حاصل روزگار او باشد روزه میدارد و الصوم لی و انا اجزی به جمع آورده در ضبط خویش می بیند للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء الجبار قرین وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی الله فی کلامه فی کل حرف و کلمهٔ آشکارا مشاهده می کند و طے حروف و در ذیل دستار خویش بعقد وثیقے بستہ می باید و الباقیات الصالحات التجلیات و الکشوفات اگر هر یکے را می نویسم سمر بطوال مفصل میکشد۔

ما را چهار مقام است ملک و ملکوت و جبروت و لاهوت در هر یکے در آید و بر سر او مطلع شود و بحسب آن صورتے را مشاهده کند لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ در مناجات شود نظار الطاف و اشفاق کند در خرابات آید مطالعه صور و اشکال و پریشانی

حالت آن کار او را حیران و حیران میدارد هان و هان مثالے از دلنشین تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی که همه روز در مناجات است این را مناجاتے گویند بدین ماند که صورت صالحی مشاهده شود سجاده بر دوش سبحه بر دست طاقیه چهار ترکی بر سر و نورے و صفائے در محیائے روے او که همان متجلی داند و همان عارف شناسد و نصحے و پندے گوید و به ثبات قدمی و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد پارسائے مخدرهٔ مستورهٔ در تتق عزت محتجب و بحجب استار و صلاح مشتغل کارش نیست جز سبحه و تسبیح گرد آوری و معتکف مستنی فجاءةً بغتةً نقابهٔ حیا از روے بر دارد مرد متجلی را در نظاره اش جز آه آه آه نباشد در این چنین محلے شاید این مسکین گرفتار بدین گفتار گراید

بیت

هیچت سر آن باشد کز منصب زیبائی یک لحظه بدلداری با ما بمیان آئی
تے نے نشود حاصل پیوند تو ام زیرا تو شهره بمستوری من فاش برسوائی

و آن مرد خرابات چو قدمے بخرابات نهد تجلیش را چه مثال گویند جوانے باشد سرو قدے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند که کائنات کونین را فرود و بالا نهد غمزهٔ زند جگرها دوزد تیز آن غمزه را جز دل و سینه سپر نباشد جعدش کمند صید دلها بود و نباله جعدش بر سر سرینش رسیده گوئی مارے از کوهے سر کشیده سینه گشاده از جنت الماوی نشان میدهد کمر از ربط ابدال باریک تر و تنگ تر تمایلش جهانے را گرد خود آورده و رقص او جهانے را فرود و بالا زده سیم ساقیست از زر خالص روشن تر و زیبا تر و نعلین در پا دارد جز منزله اقدام انبیا و اولیا نباشد چوگانے بدستش گرفته که سرهائے سران و سروران گوے میسازد یا خود عورتے بود شیوه ناکے بیباکے لبانش جز از قاب قوسین نشان ندهند خنده اش جز موجب حشر اجساد نباشد و حشر اجساد را در ذیل آن نهد و دندانش جز از عین

الٰہرہ ضوے دیگرنہ نماید جز از عین الیقین حکایت نخندہ ابرو گوید بچشم شنود تماشے کند ملکوت و جبروت لاہوت و رعرصۂ ناسوت ظہور دہد و ہر یکے ہا دیگرے ہم زند و بنازے و بجر شعبۂ بر آید کہ عارفان روزگار رار سیدگان کار را از انبیاد اولیا از ہنجار کار بے ہنجار رے وقت فرا دہد و دبستانش یکے از قبۃ النور اشارت کند و یکے از فلک البروج خبرہ دہد اگر این خرابانی درے نظارہ کند گوید

بیت

در میکدۂ ساقی شو جویاے عراقی شو ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ مے در کش و باقی شو کو را ہمہ او دیدم

بیت

یک لمحہ صفاے می نگہ کن ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بین عکس جمال روے یارے

بر لوح وجود نیست نقشے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ جز نسخہ صورتے نگارے

ترا اینجا آیت مناسب باشد لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ مرد پختہ کہ خام سوختہ نباشد و از ہر درے و از ہر رہے نشانے یافتہ نظارہ کردہ آن بود کہ او قرین محمد علیہ السلام بود و ہمنشین او باشد و ابلیس لعین را دربانی فرماید و گاہ گاہے شغل قیادت بہ و ارزانی کند و تاج لعنت بر سر او نہد و دوزخ زخارف این جہانی و آن جہانی در بر او کشد ہان و ہان اکنون این بیت را در وقت خود ساز و

بیت

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بگشائی

ـه ـ جوہے است بیش بہا ـ ش ـ

سمر شست و سوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گیسو دراز بحق خداے خالق نازو بے نیاز یقول الحق الحق و صدق الصدق بحق الحق کہ نظر بر امارد ملاح و بر خدود خسارہ خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے درین دریا غواصی کردم و بہ امعان نظر بحق دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ این الدین عاشق ترسا بچہ شود چہ غرض کہ او را در نکاح ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ آرد از پے این زنار پوشد از دین بگردد و بدین مثال بسیار مقال است نہ بدین حجت و نہ بدین استدلال اثبات کردم قال علیہ السلام ایاکم والمردان فان فیھم لون کلون اللہ و در ایشان فریبے است کہ آن فریب نسبت بخدائی دارد یعنے صفتی است اگر خدا خواہد کسیرا بہ شرے مبتلا کند آن صفت در ایشان است و کلمہ تحذیر دلیل بر آنست وحدیث دیگر ایاکم و ابناء الملوک فان فیھم شہوت کشہوت النساء یعنی چنانچہ نسارا ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را آراستن بہ پیرایہ و جمال نمودن ابنا ر ملوک را ہمین شہوت است اگر کسے در صحبت ایشان افتد ہم بدین بلا مبتلا گردد و دیگر ایشان ہمہ شہوت اند زیرا چہ فیہم گفتہ است شہوت را مظروف ایشان کردہ است - ہر دو حدیث را از زبان مصطفی اشنیدہ ام کہ بر تو روایت میکنم صحت این را من ضامن ام - اے پیر بچہ باز اگر تو رہنماے قوم شدۂ زینہار ہزار زینہار ازین گفتار ازین کردار رہنما شدۂ و لے براہے می بری کہ وران رہ بے آبی وجبال و اعماق است رہبر شدی رہ بر شدی مردمان را بہ اباحت و الحاد گرفتار کردی ‌ ‌ ‌ در لطائف قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوط بر سہ قسم اند قسمے نظر باز ند و لوطے دیگر بمصافحہ و معانقہ بسندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ حکایت

از ایشان کنند.

و دیگر سخن گویم با تو طلب یکی را می بینی در غایت تنگی و صفا و لطافت
تو او را ایگون خوانی شکرستان گوئی نبات دوباره خوانی آنکه شدت اشتیاق
و ذوق نظاره اینها تا کجا باشد و همچنین کمر و سینه و سرین و پستان در غزلیات
و اشعار نظاره شو حکایت از چه میکند اجابتش کنی یا نه اگر نه کنی صادق نباشی
و اگر بکنی پس بدان که که باشی و چه باشی و اگر تو دعوی نظر جمال مطلق کنی این قدر
تو ندانسته که مطلق را وجود در ضمن مقید نیست و اگر گوئی نظاره صنع میکنم نه
خه مه و ستاره بسنده نه اند و آن کوکب و قمر و شمس آنند که ابراهیم ایشان
را رب دانسته هٰذَا رَبِّی گفت ستاره انسان است جمال فائق تر داشت
او را هٰذَا رَبِّی نه گفت برای صنع را موضع مشتها چه اختیار است ابتلای
داود و جز ابتلای مرد و دو نبود ابتلای زینب بنت جحش در زَوَّجْنٰکَهَا
چه اشارت فرموده آنکه شهوت خالص محض بود من عشق و عف و کتم
فمات مات شهیدا هم از شهوت خفیه نشان می دهد میگوید به بلای مبتلا
شده است که در آن بلا خود را عفت کرد تا آنکه از شهوت و هوس مرد مات
شهیدا. اگر کسی در جهاد اصغر مرد شهید باشد در جهاد اکبر بطریق اولی

و یکی سخن دیگر میگویم ابوالحسن نوری از زیارت بیت الله باز گشت
چند گهی در کوفه بود پسر در مسجد ملازمت داشت کودکی امرد قرآن بشرط
او را خواندی بر شیخ ملازمت کردی چون شیخ باز اتفاق بغداد کرد آن
جوان مبتلای صحبت شیخ شده هر چند شیخ باز داشت او نماند البته بمصاحبت
در بغداد آمد اول بقعه که با جنید سید الطائفه رئیس القوم بود فرمود که ای
ابوالحسن تا توئی در راه ارادت چه به از تو ندیدم جز آنکه این جوان را
برابر آوردی. ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض و علی رض باقی عشره بشره و صحابه کرام و تابعین
و تبع تابعین و دیگر مشائخ طبقات رضوان الله تعالی علیهم ازین حکایت چنان

بیزار اند چنانکه خدا از شریک.

و این قدر به تحقیق از من بدانی از شهود شاهد غیب محروم شد زیرا چه عوض
گرفت نمی دانی دنیا نمونه آخرت است تو هم بچیزی ایگونه اسیر ماندی بیشتر ترا
ره نیست مثال نمونه دنیا این است که شخصی نقشی کند برای بر آورد خانه عمارتی
یا رباطی را اکنون بدان این نقش با این عمارت و با رباط چه نسبت دارد
بیچاره تو زهی حیران فافهموا و اغتنموا ان انت الانسان لَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ازین احسن تقویم صوری مراد
نیست معنوی مراد است زیرا چه معرفت او پیدا است و بدلالت عقل
و به نظاره عکس جز انسان را نیست او در خود بیند در آئینه دل خود عکس
جمال لاهوت و جبروت را نظاره شود اما از صورت او حکایت کنم
اگر انسان خود را در تصفیه و تزکیه ندارد و هر ساعتی در تزئین و آرایش خود
نباشد دهن را مضمضه نکند و خلال نکند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و بخار
چشم نشوید و غباری و اغبراری بر و افتد دور نه کند و بغل و دو موضع دیگر
هر ساعتی در شستن ایشان نباشد چه میگوئی از جمله حیوانات بدتر باشد یا نه
روی اسپ را کسی می شوید و دهن او را مضمضه می کند و لیده می خورد هیچ
بد بوی آید و دهن آدمی گنده شود ستور و خر میرد بوئی آید و بوی گنده
که از آدمی مرده آید از هیچ چیزی نیاید و آنکه خود را مائل تر و راغب تر یابی
جانب انسان این جنسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان بمعنی
اوست نه بصورت

شعر

انتم حقیقة کل موجود بدا
وسواکم فی العالمین توهم

اشارت بمعنی است نه بصورت و آنکه گویند خلق الله آدم علی
صورته آن قدرتی دارد و آن علمی و دانشی و حکمتی که خداوند تعالی
دارد فیضی از آن نصیبه انسان است و آنکه قائل تمثیل اند بایشان گویم بهد

جهان تمثل اوست مار و کژدم و اسپ دستور و انسان و حیوان دیگر همه تمثل اوست بعض تمثل قهرے و بعض تمثل لطفی و تمثل از صفات اوست حکایت از ذات ندارد گفتم که نمونهٔ است هر که بدین نمونه ماند از عین محروم بود بهشت پر از حورا و غلمان است و این همه برائے انسان راست جزائے اعمال اوست.

باز نظارهٔ شهود رویت و تجلی جز در روضهٔ رضوان نباشد اما عارفان اند که روضهٔ رضوان حور و غلمان و رویت نقد وقت اوست. اے عزیز اے فرزند شفیق ما را کار با و راه الورا است ما غرق آن دریائیم آنجا که نه صورت است نه اشکال است اگر گفتار ما را فهم کرده باشی زہے مرد که تو ئی واللّٰه اعلم۔

سمر شست و چهارم

مه جبینے زهره سرائے خورشید رخے روشن تابے از برج فلک تعزز و تعالی خود تنزل فرمود هرچند که من عمرے به تشنگی و زاری در عجز و خواری بوده ام آرزوها داشتم بود هم طرف من لحظ شود آن شخص عزیز الوجود را و آن ذات علیم الشهود را با خود در بساط و بستر خود مفرش و مضطجع دیدم رخ طرف من کرد مرا در صفه و طاق و دران سطح پر شطح در بر کشید و اشارت به بوسه فرمود خود را چنان سبک و تنگ دا و که مرا اجازت نمود لبان نوش گوے جلاب نبات دو باره بر بسته است یا خود بسته دهان کشاده است دو سه بوسه بیکے میسر شد کار چه مجال که او بگداز آید اشتیاق قدم پیشتر کرد چالاک دستی نمود دست بر پرده سرالاسرار زد او خود بلطف و راحت و رحمت بکرم و رافت بدست غیب که او را نه انامل است نه انبوبه نه کف و نه پے و نه قبض است و نه بسط کشود چو از ان طرف بسط و انبساط دیدم دست شوخ دیده شد درون سرالاسرار رفت وایم اللّٰه هرچند که جست هرچه جست خالی یافت تحفه دیگر ادعاش آن کل موجود من وجودی آدم و ابلیس تحویسی جو شوخ دیده که در چشم دیدار من بر آمده بود من نیز همچو او تعری از لباس حیا کردم البته البته دست تصرف را قدرتے نبود و قوت بشری را اثرے نه فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا نه از و بارمتوهم نه از مریم متحقق مولودے زاد یکے ازین خبر داد و ولدت امی ابا ها دومی زبان کشاد رایت ربی فی صورة امی دیگرے نظاره شو آن قلندر پا از دایرهٔ احد و حید بیرون نهاد آنچه زبان کشاد این سخن درمیان آورد.

مصراع

پیکرے زادم از مادر ازانم گبر میخوانند

گفتار عطار چه نویسم که خانه گنده خود است هرچند روح مطهر مقدس او با من این سخن می گوید

بیت

هرچه امروز بهریزم شکنم تاوان نیست — هرچه امروز بگویم بکنم معذورم

اما این اعتذار در حضرت علی کرا اعتبار ندارد محمد حسینی از امثال این هزیانے نیز از حالت زار تزار خویش چند بیتے گفته

در دیدهٔ انسان ما صورت نه بیند دیگرے — جز عکس عین شخص ما در نور ما نوبے بیبین

این نیز از مقالات اوست

بیت

خورشید هر روز بینه را هر روز دیگر مطلعے — آن ماهتاب هر شبه در هر بهے بدرے بین

معشوقه پارینه را امسال دیدم تازه تر — در شکل گدای بین است مقصود هر صغری ببین

اے دوست این مغز را از پوست بیرون بخش زندقه و اباحت و الحاد را بحرف راست در سطرے درست بے کشر نشستن نشاید رومی از حالت دوحی این خبری دهد و درست می سگوید

بیت

بنازید بنازید که خوبان جهانید — بدانید بدانید که در عین عیانید

سمر شست وپنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نبوت است ولایت است حکمت است اکار آ بار است نظر اینجا عام است نبوت عبارت ازان است که انسان از خداوند سبحانه وتعالی علمی و عملی تعلیم یابد و حقیقتے و معرفتے را تعریف شود با این همه تبلیغ آن بر بندگان بحسب استعداد یحه ایشان است و آن تعلیمیکه او را شود یا بمشافهه باشد خداوند تعالی بغیر واسطه و ترجمانے خود او را گوید یا سفیرے در میان باشد از خدا بیاید سخن برساند در تواریخ است و کان آدم یکلمه الله شفاها اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ آنرا مشافه نام کرده ایم آن در صد هزار استار و حجب است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اما سخن در امور نسبی است رسالت نبوت هم براے دعوت راست مقصود از دعوت این است بدان چه او رسیده است مردم را ازان اخبار کند و اسباب وصول را تعلیم کند فمن منکر و من مقر باشد و آنکه مقر بود و مباشرت اسباب ضروری او باشد پس آن فضل الله و عنایت باشد که او به مقصود رسد۔

و مراد از ولایت اطلاع بر حقایق و معارف خداوند سبحانه متعالی باشد و این نیز موهب من الله بود و اطلاع منه بغیر واسطه باشد مرشد هرچه از رسول الله اطلاع یافته است و بر خواص اسباب همان تعلیم مرید کند او هم بعنایت پیرو به برکت اتباع نبی و رعایت اسباب امید به آن مقصود رسید۔

و حکمت اشارت بدان کند حاصلے که نبی و ولی را است سر آنرا او بیرون آرد۔ و موجب آن را بیان کند و آنرا الحکم تعدیه بجاے دیگر رساند

مثلاً نبی برای وصول به مقصود به صلوٰة و به صوم دعوت کرد و گفت که این اعمال بجا آریاند و حکیم بیان آن سر کند گوید که چه سبب است که صلوٰة بجا آرسانند کذلک الولی المرشد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا حکمت عبارت از صواب کلمه باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان ارتباط سفلی بعلوی باشد حکمت عبارت از مبدا و معاد بود و حکمت اثبات حشر ارواح با اجساد کند حکمت اشارت به ترکیب انسان باشد که ملکوت و جبروت و لاهوت با او جمع است و با این همه از بهیمی و سبعی و شیطانی و حیوانات دیگر و هر یکے را چنان بیان کند که یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت نگاهداشتن آن مرکب بود از هلاکت ظاهر و حکمت رعایت و حفظ اوقات کند و حکمت ولی را تعلیم کند که وضع الشئ موضعه باید کرد و انبیا را بدین اشارت دهد که فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا و بجائے به غلظت همچنانکه گفت وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ

و هم باید دانست ولی و نبی ازین عاری نه اند اما بعثت ایشان برائے بیان این را نیست گفته اند نبی عالم بخواص اشیا است و ولی عارف بحقائق اشیا است و حکیم مطلع به طبائع اشیا است و انبیائے اولوالعزم را هر سه بجمع است حرف هر یکے به محله میشود نبوت تخلی است اما تجلی با تحلی است و ولایت تجلی است بعد تخلی یا پس او تجلی و حکمت مراد از تخلی است نبوت عبارت از جمع الجمع است و ولایت از جمع و حکمت از تفرقه حکایت کند اگر کسی بجمع الجمع قسمتے از نبوت یافته باشد تفرقه که حکیم دارد و آن تفرقه غواصی است در حقیقت ولایت و نبوت۔ و آنچه گفته اند ولایت بهتر از نبوت است آنرا هم بیان کرده ام من قبل۔ نبوت به ضیائے شمس ماند و ولایت به نور قمر حکمت به حکمتے که میان فیضان فیض هر یکے بدیگرے حکیم چنین گوید۔ بیت

ان تخلی
ان تجلی

زیں سو همه عجز آمد و زان سو همه ناز دارد دو سر این رشته یکے عجز دگر ناز

رشته همه یکے است هر دو سر رشته را گرد آری همه به یک صفت گردند در آیند و در یک مرکز باشد۔ لاهوت مخ وجود است که از آن بیشتر صفائی تصور نتوان گرد۔ و ملکوت روشنی هم از لاهوت گرفت و جبروت عبارت از آنچه هر سه جمع شود۔ ناسوت و ملک بر مثال عصاره که از سمسم باشد بدانی که عصاره از دهنیت سمسم خالی نیست۔ این همه که گفتیم قوله عزمن قال قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ همین بیان میکند و مرتضیٰ رض سرور اولیا و رهنمائے حکما و علما چنین میفرماید

دواک فیک وما تشعر وداءک منک وتستنکر

و کتاب الله اشارت میکند قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اے عزیز به هر چه رو آری بدو آورده باشی و هر گرا خوانی او را خوانده باشی این دعا را از ما یادگیر و این مدار ابدل یاد دار یا خالق الکل یا رب الکل یا کل یا کل الکل

رباعی

گر سِر ازل طعمه ابدال شود این جمله قیل و قال پامال شود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد هم خواجه عقل از زبان لال شود

آرے من عرف الله کل لسانه۔

سمر شست و ششم

حلقهٔ ابدال در اثنای طواف بودند یکی از ایشان گم گشته احجانی — احجانی
در ذکر احساس کردند تفحص پیوست معلوم شد که یکی غایب شد و ردای
او را میان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند در جست جوی آن
یکی اقدام کردند می بینند جدا در خانه دو چشم بر دریچهٔ غرفه نهاده نشسته است
پرسیدند ای فلان ترا چه زد شیطان ره تو زد یا رحمن ترا ازین کار بربست
گفت سرّی است نهانی کاری است این جهانی مرا بدان اسیر کرده اند گفتند البته
بباید گفت درد را درمانی باید جست رنج را شفائی باید طلبید از اخوان
وخلان پنهان داشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حاذق و حکیم واثق
قصه باز خواندن تا در صورت درمان نماید چارهٔ کار روانست از زبان
گفتار کشود گفت بکار یک فریفته ام بدان تن داده دل داده شغل خویش
میرفتم درین غرفه نظاره شد ازین دریچه سر بیرون کشیده یکی ماه دو هفته
با عذاری چون گل نوشگفته دو ابرو چون هلال نهفته بی چون می سرجوش
گل و مل برآمد و آشفته دیدم مرغ روحم گوئی فتوح خویش در بر یافته گرد
هوای خویشتن پرواز کرد چنینه هوای خود همرازان پرواز می چیند مسکین دل — خود بردازے گرد
من پر و بال گسسته تن بیچاره از پا در آمده بر جا نشست گفتند بله هرچه
شد شد اکنون برخیز ازین بازیچه میامیز گفت سبحان الله یارا روش کجا دل
را قدرت کو روح را زور طیران کجا تا ازین مقام خیزم و به مرام خود
پردازم یاران باز گشتند هر یکی چون ابر گریان و چون سحاب نعره زنان
و چون برق درخشان آسیب زنان ـ نورالدین پای زاد که او قطب
ابدال است و شیخ او تا و است و سعد الدین قفل شکن و منصور آزاد که بلبل

آن چمن است در حضرت شدند التماس پیوستند یکی را از میان ما این کار روان
چنین روزگار پیش آمده در باب او چه فرمان است او بلغزید از دائرهٔ این کار
خارج شد از مرکز برون افتاد ندای رحمت و دعوت رافت از عالم غیب
بر آمد که اسفندیار سوختهٔ طلب حضرت ماست خواسته ایم تا از جمال کل جمیل من
جمال الله ۱ ان الله جمیل یحب الجمال شظیه و ششم قسمتی نصیب حال
او کنیم استکشاف از حال او کنید که منتها و متمنای توجیت پیغام دلداری و فرید
آشنای دو لسپاری بدو رسانید آن گرفتار گفت یک کنار دلاله شوق در میانه
شد گفت دستان بگشای و سینه را کشاده کن و انتظار کنار در دل و سینه بدار
عاشق چنانکه رسم کار اوست بهرچه اشارت کردند امتثال نمود دستان بر داشت
بایستاد سینه را بگشاد ۲ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بیننا و بینکم فتح الباب بگشاد یکی
بلای هرجا که بیدلی است مبتلا و هرجا که جائی است در نوازش و از
انباز کرشمه به آهنگی دستان داده سینه فراز یده آمد عاشق را در بر گرفت
با خود در بر کشید و به لغت تعزّز و تعالی فرمود انی انا الله و گم گشت و عاشق
را نیز گم کرد هر دو یکی شدند نه او ماند نه این اما در دست و عاشق سر بر کرد که
در ماتمش را صورتی نیست رنجی پدید شد که صحت او را راه کاری

بیت

جامی خور دم صفا ندارد — یاری کردم وفا ندارد
ریشی رسته است به نگردد — دردی دارم دوا ندارد

شخص پریشان گشت بسیاری از و نشان جست چنین گفتند بر فلان شیخ
مرشد برو این درد را دوا بر ولیست و این زهر را تریاک او وارد این قصه
بتصمم فاش شد دوئی دیگر هم از میان ایشان پر و رغبت کردند که او را طبیبی
حاذق می گویند و حکیمی واثق مینخوانند ما نیز خود را بدیل خرقهٔ او بر بندیم و بطرف
ژندهٔ او پیوندی کنیم فخرالدین آهنگر و چهچو خیاط با اسفندیار پاره دوز

اتفاقے بہ وفاق کردند بر شیخ نورالدین پاے زاو آمدند شیخ چہ میفرمایدمی خواہیم
متشبث[۱] بخرقہ فلان شیخ گردیم وخود را بدو در دوزیم نورالدین پاے زا وگفت
ما نشانے بہ بینیم کہ او لائق آن ہست کہ برہنگان وابدال یکے از مریدان او گروند
میان ما نشانیست اگر آن پیدا آید شما را گویم یکے از متعلقان او گردید ذکرے
ومراقبہ کہ مخصوص بدان طایفہ است مستغرق ومشغول آن شدند ہووجے از
ورای سموات کہ نور آن ہووج آفتاب ذرہ ازان نصیبہ یافتہ وماہتاب
پیش او چون کعک پنیر نماید بلک تا بہ سیاہ نزول کرد وصورتے از قضاے قدوس
وسبوح رب الملائکہ والروح فیض گرفتہ دران ہووج نشستے فرمودہ و
از ہر جزء آن ہووج این ندا میخاست إِنِّي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا
ہمبرین وضع شیخ مرشد را دیدند ندا آمد پروانہ لاہوت با خود آوردہ
چراغے ازان جنس افروختہ وشمع ازان طرف سوختہ دران ہووج فرود
آمد مربع نشست ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ را نمونہ نمودہ آن چار فرشتہ
کہ ہووج برگرفتہ اند ہر یک سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ فرود میخواند حامل ارواح
کہ او را سلطان دایم نام گویند چادرے آورد کبود تار آن چادر ہمین ندا
میداد لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ برین ہر دو انداخت
اللہ اعلم درمیان دو چہ گذشت مرو کار بود وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ
إِلَّا اللّٰهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بہ میدانیم آن
صورت قدسی کہ تمثال ژالہ از آب بستہ شدہ بود وآن شیخ مرشد ہیچو احمد
مرسل وحدت بردہا فی قلبی چہ اسرار نمود وچہ پرداخت قطب
ابدال گفت آرے یک نشان ہمین است نشان دوم بہ بنیم آن درویش
بے خویش بر مرکب میش سوار وجمع ارواح اولیا وانبیا با ہمہ ہیچو ہیچ کہ دارند
گرد بر گرد او یکے در پیش ندا میکند وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
قطب اشارت کرد یافتیم آن نشان[۲] بروید سر بر آستانش نہید ویکے

[۱] متشبث از تشبث بمعنی در آویختن بہ چیزے وچنگ در زدن ۱۲۰۲

[۲] دو نشان

از گدایان در آن شاہ گردید عرضہ داشتند چنین دردے در سینہ است
جویان درمان او اسم مسکین این شیخ نعرہ زد آہے برآورد کہ از سردی آہ
آہ جہانیان سوختہ گردند واز گرمی او کونین فرو وبالا شوند گفت این نہ دردے
است کہ درمانش را امیدے باشد واین سوزے است کہ در و نکوتے توان
دید من از شما گرفتار ترم واسیر تر عجب حالتے تجلی دو بارہ نہ وہر بار کہ
شد تا این ساعت با آن شخص ماند کہ او را گرفتار ومبتلا واسیر خود گرداند
وچنان رفت کہ باز نہ نمود ونہ نماید بدانی آن درختے است ہر برگ او ہر شاخ
او گل ومیوہ جز درد بر درد وغم بر غم نیست بہ تمامہ بمن پیوستند ہر آئینہ ہر چہ من
دارم نصیبہ حال شما کنم اکنون ہان وہان در چشم من در آئید ودر نگرید بیت

محمد راز حال او چہ پرسی　　گرفتار است وگرفتار است گرفتار

―――

سمر شست و هفتم

مارا یارے بود برہیچ خودے عاشق شد عمرے در عشقش بر آمد هر روز آن شور و آن رعب بر مزید تا آنکه روز شب یکجا در یک بستر و بهمه مرادها کشاده اما عشق هر روز بر مزید پرسیدمش چه باشد این ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنهم بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے چیست تقاضائے قیاس این بود به یک دولیقه تیزی سورت عشق را تسکین بودے بو گند ان غلاط اشداد گفت هر بار که ویدمش و می بینم حسن و نمکے دیگر است و جمالے و کمالے دیگر یک سال است که چشم بر و داشته نظر دارم هرچند بیش می بینم درونا زے و جمالے دیگر میبابم ترا ازین قصه عجب نمی آید و ازین حدیث شگرفے نمیشود شخص واحد زمان زمان حسینی و جمالے دیگر و شیوه و شکلے دیگر الیس فیه سر غامض و علم غموض فتعلم والسلام

سمر شست و هشتم

عشق شعوذه گری میکند بازیچه میکند گاه بصورت آدم بر آید گاه جمال حوا نماید معلوم نه شد در بدو فطرت تا چه مزاج بود تا بکدام وجود شهود کرده. اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا - اما سا کنا و اما جهورا اما عالما و اما جهولا و اما حاملا و اما جمولا - كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ازین جمله نشانی نمود - تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ بر یک اصل وجود کسے را وجود نه و بر ظهور شهود در و ونه البقاء فی الفنا و الفنا فی البقا گوی هیچے طرف دیگرے ارت حضور به غیبت رفت غیبت به حضور آمد مجنون دامن لیلے چنان مستحکم گرفته است البته گسستن را صورت نمی نماید مگر آن که ذیل لیلے پاره شود یا دست مجنون بریده گردد. عشق در رهگذر پیاده ستاده بود میخواست در میدان شارستان حقیقت جولان گری کند جان آدم را دید دران بادیه یاوه گردی می کند لگامش می بایست نهاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفته به ره انقیاد و اطاعت می بایست آورد تا شایسته سواری آن شاه گردد تا روزگار چابک دست چند تازیانه بر پشتش فرود آورد تا آفت روزگار هر جنس هر نوع نخشد گامے درست به گامے مراد جولانگری کندمے خورده است مشتاق شده است هذیان گوی پیشه گرفته است و روا زخماران مستی می بایست کشید و دو سه پیاله دیگر هم باید چشانید چنانچه شنیده.

شعر

داء الخمار بالخمر یدفع ولذ الحدید بالحدید یقلع

اورهم بدو می بایست گذاشت تا خود را خود بیند و خود را خود ستاید[۱] شناسد
وهرونی را چون کیکے که در جامه افتاده باشد بافشاند. مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ عجب رابطہ[۲]
که میان آید با خودت اتحاد نموده است با این همه خود نمائی باقی است۔
الاَنِیَّةُ بَلَاءٌ لَا یَنْدَفِعُ[۳] و الاثنینیة مرض لا یشفی میدانی چه
گفتم[۴] یا انشاء الله خواهی دانست والله اعلم

۱۔ خود را خود شناسد۔ ۲۔ خردلی۔ ۳۔ لا تدفع۔ ۴۔ مگفتم۔

سمر شست و نهم

عشق بر مثال شخص سیما شده کیمیاگری بجز دمس وجودات کائنات
را عین زر ساخته هر چند که زر اند و بود ولیکن از هر یکے ادعائے انیت
سر بر زد تا آنکه یکے گوید یا کلی و جزی ویا لحمی ویا عظمی شیخی و دمی و
علمی و فهمی خواست تعززے و تعظیمے نماید و به عزت و جلالت بروزے
و براز ے بر آید سرو قدے قباے بالا ورد اور بر کشید کلاه بار یکے بر
سر واشت تختے از زر ساخت مربع بر ان تخت نشستے کرد ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی
الْعَرْشِ را صورتے نمود آن وجودات کائنات را هر یکے را به اراداتِ
خویش اسمے و لقبے نهاد چشمے را مجال نه که طرف او تیز تواند دید تیز فهمان کند
گشته اند پاوران از دست شده اند و هیبت و جلالت او آنچنان بر دلها
افتاده است هر یکے خود را مستحق قتال و قطع می بیند او خود نشسته این کار
میکند و بدین روزگار میگذراند یکے را چنین بد هند دیگرے را چنین بکنند و
سیومی را چنین فرمایند و این همه بدا مضاحی بپوندد. یکے میان ایشان برین
شعوذه گری او اطلاع یافته است ناگهان بر دیگرے اشارتے به عبارتے
کرد قصه فاش شد هر یکے بغضب و تعصب بر آمده به قتل و به ضرب او به اهانت
او به طرد او شروع کردند او را چاره نماند جز آنکه یا جان به حقیقت بازد یا
به توبه و استغفار پردازد خود یکے از ین علمائے متدین و ازین مشائخ
دیندار توبه و استغفار او قبول نه باشد از آنکه اجزائی به هوای کرده است
و شوخی و بدخوئی نموده این کار را بدین عزت و عظمت بسر برد خواست استتارے
اختفائے نماید فی لیلة مظلمة دهو اعمد لهمة ژنده در بر کرد
پرکاله جامه کهنه به سر پیچیده نعلین شکسته بسته در پائے خود کرده و چوبے بدست در

کوچہا بر در خانہا تجدی میکند شیئاً للہ ندا ساختہ درے را فرود گذاشتہ نمیکند
بہر درے حبیبے و خلیلے شریفے و ذلیلے مگر دو جائے باشد لطیفے کنند پر کالہ دل
کاشانہ او نہند جائے بود از عذر گذرانند و اگر او از برون در قدمے در دہلیز
نہد شاید قفائے خوردہ شتامے شنود و صدمہ زنند اینجا فکرے گمار باشد کسیکہ
بداند این آن مالک الرقاب و ضابط ممالک است اینجا الکبریاء ردائی
والعظمت ازاری را در طرفین اعتباری درستی کن حجابہ النور
لوکشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ
در فہم فکر خویش آر شنیدہ باشی کذا الوف حجاب من النور کذا الوف
حجاب من الظلمت وَلَوْ جَعَلْنٰاہُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰاہُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا
عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُوْنَ ہ یکے زبان کشودہ این منظوم فرمود بیت

آنکہ بیامد بہ بزم مجلسیان دوست دوست   گرچہ غلط میدہد نیست غلط اوست اوست

عارفا جوانمرد از بان درکش من عرف اللہ کل لسانہ یک نوجب
ہمین است طیفور از غلبہ نور حضور چنین گفت الٰہا آنچہ تو ئی اگر بگویم ترا کسے پرستد
نداشنید انچہ منم اگر تو بگوئی سنگ سار کنند حقیقت بہ تمامہ در بیان آمدہ
است بہ فہم خویش فکرے کن۔ والسلام۔

سمر هفتادم

دخترے باخطرے مہ پارہ شوخے عیارہ شیوہ تا کے مکارہ دو لعلش
ہمچو برگ تنبول منیش بلند ہمچو تیغ ہندی مسلول سینہ کشادہ ہمچون صحن گلبنان پستانش
چون سیب نو رستہ ہر صاحب دلے کہ دیدش سر فرود آوردہ است جعدش دراز
ہمچو مار بجر کمرش باریک ہمچو میان مور بر۔ اتا بجے باوے کہ از ماکے بابیے یاقتت
سیاہ جریدہ چون تابانش ہمچو غدو دگاو میش باریک۔ دندانش ہمچو سرون
گاو تاریک چشمانش مناک گرفتہ برنگ چشم گربہ داشتی۔ و در رخسارش کردہ
ہمدستی۔ سینہ اش از حصی البطحا ریختہ دندانش ہمچو زرنیخ گشتہ پستانش ہمچو
مشک آب ریختہ۔ این قبیح کریہ سلطانی بر ان حسن صبیح میراند۔ گفتمش ازین
مرد پیشتر کجا میروی بایست بش این غزل سرائے کن نوازش و نوای نمادان
دختر باخطر ایستادنی ایستاد ہر کہ دید از دست رفت از پا در افتاد و غزلے
فرو خواند سبحان اللہ زہرہ فلک بود میسرائید یا نغمۂ اوراق سدرہ بود کہ
مینالید اگر جہانیان شنوند آن نغمۂ و طرب و آہنگ عجب واللہ
لما تواطر بًا تعجبے و تحیرے در من افتاد و گفتم سبحان خالق آن قبیح کریہ را برین
نطق صبیح حسن ملیح آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
و این فرمان محو من العجائب ہاتف غیب آواز داد یُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ
وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ہر دو از یک آب است و ہر
دو از یک چشمہ است در ہر یکے کمالیست در ہر یکے مرادے و جمالیست
اندیشہ را تیشہ ساز شیر عقل را در بیشۂ فکر آر و بہ تحقیق بدان و بدرستی کن
اعتبار و من تمت محاسنہ و کملت ہای الاشیاء کاملۃ المعانی
مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ از یک چشمہ آب برون آمد

سیاہی سیاہ چرتہ

به گروها مختلف در یکے گندم است در دیگرے جو در یکے شکر و سیب و انار در دیگرے حنظل و زهر و زقونیا است و درخت پر خار عجباً للمعتبر آنجا که جو بکارند گندم را اعتبار نبود یکے راز قونیا خوراند و از سیب و از شکر پرهیز فرمانید اکنون اینجا اندیشه است آنرا که تو بیگانه نام نهادهٔ او با او آشنائی ها دارد و آنرا که تو آشنا میدانی با او بیگانگیها است که انرا حصرے و عدے نیست وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ٥ ازین جمله حکایتے در ستے کرده است بیت

چون ذوق تو کافر بتے میباید مسکین چه کند که بت پرستی نکند

ابراهیم صلوٰة الله علیه وسلامه از صلب آزر او بت شکن و آزر بت تراش اکنون اے قلند قلاش اے مولٰے او باش اے زاهد مزور متعبد فاش اے دانشمند هزیان گوینده تزویر قلتاش كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ نه نعم است نه بلی نه جید است نه لاش اما شرعاً و مروتاً و عقلاً و عادتاً تفرقه کنم و این را از جمع به جمع الجمع آریم زهر زهر است قاتل و مهلک شهد شهد است با حلاوت و لطافت و باز دارندهٔ از بسیار مهالک اکنون انما العلاج بالاضداد ۔ سخن محقق است تو به اعتبارے دوزخ و بهشت را یکے گوئی در دوزخ حر است تتن است حرق است خرق است و در بهشت حور قصور باغ و بستان کشت و سرور و تجلی رب غفور اگر اینجا هم تجلی قهر است اما هر یکے به اثرے مخصوص و معروف آنجا آه است اینجا اخ اخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا قهر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فخر است بدانی با آرام و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد حسینی گیسو دراز است یا دوار یا دوار

سمر هفتاد و یکم

گوینده گفت که محمد حسینی گیسو دراز ره روش تو که ته تو چرا به ستم بر خود سبیلے طویلے اختیار می کنی نظرے به فکرے در ستے کن بر صورت ناسوت چهرهٔ لاهوت به شهود وجود بر دعشق مجاز به مجاز کرد به حقیقت دیدم چیزے الذ و اشهی است دلفریبے جان زا بدان قرارے سر را بدان آرامے به طبیعت عین ارادت مراد خود را در لباس به هیئتے در صورتے سفینے آشکارا یافت شاه باز ان نیز همیدان اسرار حکایت میکرد و مرد شطار نیز بدان اشارت فرمود گفتم خه خه بیت

شب با تو غنودم و ندانستم که توئی روزم بکنار بودهٔ ندانستم که توئی

با خود این بیت باز میگردانیدم بیت

نادیدم لب تو میگون است من از ان تو بهها پشیمانم

جهان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ مرا جانب خود کششے کرد خواستم جامے از ان دن درکار برم و آسوده و فارغ نشینم بیت

تا مستی رندان خرابات بدیدم دیدم به حقیقت که جز این کار مجاز است

خواهی که درون حرم عشق خرامی در میکده بنشین که ره کعبه دراز است

جام پرست لب کشاده خواست تا به وهم این سر نهانی را نوشے بکار برد و دل و تن را به آسودگی دهد هاتف غیب از عالم لاریب که هرچه از عالم غیب است ندا به آهنگے هرچه دلنوا و با صدق و صفا باشد استماع کرد وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ را با خود اندیشه بر مزج صفصاف صاف چه نسبت بر دو بینها چه مقابله توان کرد خطاب مستطاب از خداوند رب

الارباب اشارتی اِلَیَّ اِلَیَّ سوی خود خواند فرمود به هوش باشی
صاف خود را کدر نه کنی خود را به بچه بازی و رندی که اینجا مکرها است
عالمها را فزود کردم پرده لطیفی پیش ایشان داشتم طالب آن به دهم
آن که به مقصود رسیدم از من محروم ماندند ولیکن محرمانی که هرگز به وجدان
بازنگرد و آرامی گرفته اند که هرگز از آن در اضطراب و اضطرار آمدنی
نه اند۔ ودوم خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ نه دانسته که این الله و اشهی
است و آن اجلیٰ و اصفیٰ هر که خود را به هوا داد در عین صفا محروم ماند
چند در چند است یکی را ملامت و دیگری را کرامت یکی را سلامت
دیگری را ندامت ترا همین قدر نصیبه باشد راست است مَا تَرَیٰ فِی
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط ازین روی وجه منه الیه بهشت
بعثت انبیا بر عوام و خواص و اخص خواص است عوام را از بت
پرستی و هواپرستی باز آرند و خواص را از خودپرستی باز آرند و اخص
خواص را از اوئی او و توئی تو با موسی علیه السلام گفتند فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ
یعنی از اوئی او و توئی تو بدر شوهر دو را از خود خلع کن زیرا چه تو عینه بعینه
هستی فَاِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

السلام علیک ایها الاخوان تفکروا فی کلامنا هذا فیه
من تحقیق و حقیقت البیان حجت نه گوئی فلان بزرگی بدین مبتلا و گرفتار
بوده است محمد حسینی با تو نیست با آن کیاست که ردای کبریائی بر دوش
گرفته اند و ایم الله ندانسته اند اگر این کاره و ردای عرش سیر بکن نظاره
شو و را الورا چیست انه وراء کل وراء هیهات فهیهات بنا طلس
فی طمس رمس فی رمس۔

سمر هفتاد و دوم

شیخ نورالدین پائی زاد که او سیدالاوتاد است در کناره رود
نیل نشسته تماشای حیواناتیکه در ان میانه اند میکرد ماهیئی را دید که دو
سر دارد و با ماهی گفت این دوم سر از کجا است گفت ذوالنون را درینجا
آوردند غسل دادند ریمیکه از اندام او جدا شد من چیدم مرا دوم سر از ان
زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چه افتاد گفت این دوم سر
سریست گفت ترا درین سر از ماهیان دیگر چه زیادت است گفت درین
سر آن مقدار ماهیانیکه درین رود نیل اند من عدد آن را شناسم که بدانم
و آن قدر که حیوان اند بود و جود آنرا شناسم آهی زد گفت مسکین این را
سر دانسته است در آن غرقاب آتشی از دل ماهی سر بزد با شیخ گفت
بحق آن خدائی که ترا سر ابدال و اوتاد گردانید بگو سر چه چیز است که من
درین گرداب حیرت متحیر و متحسر گشته ام لا بد منه ولا سبیل الیه
حاجت من شد تست نمیدانم این سر چیست و بجهل قناعت نمیشود گفت این
سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصهٔ انسان است گفت بلا بر بلا افزود
درد بر درد اندود و هل من طریق که مرا ره روی بدان سر بود گفت
مگر غذای انسان گردی گفت چون غذای انسان گردم انسان باشم ماهی
نباشم مرا چه سود آید باید که ماهی باشم در دریا باشم مرا با این آشنائی شود
رحمی در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را به لطف سر دکرد و دهن خود را دهانهٔ
آبی ساخت بیاری غرقاب دریا درون سینه برد با آن ماهی بهم ماهی گشت
و نظاره درونش میکرد تا که گذرش بر جهان دل شد پرتو از عکس انوار سبوحی
و قدوسی لائح ترید ماهی را با آن انوار میسر نه هر دو چشم جهان بین را کور دید

او آب را با ماهی باز گردانید ماهی لبغریا دالیتا دگفت و اویلا در ظلمات
آن نورے مشاہدہ شد کہ دل مبتلائے او گشت درین غرقاب دریا..
آتش عشق بر افروخت شوق او دو و از سر من بر آورد و گفت ایها الشیخ
اغثنی اغثنی درمیان غرقاب چشم بر باد دادم آتش عشق از دل شعلہ زد
دود اشتیاق در اضطراب و متعلق انداخت میتوانی دستگیری کردن پاے
مردی نمودن گفت اے ماهی بدین درد بساز و برین کوری بمان کہ درد
این راه از صد درمان است و کوری حبك شیٔ اعمی در عین عیان است
ماهی دم سرد بر زد موج دم سرد او بر آسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد
بہ سرے رسیدی و بدولتے رسیدی کہ پاے زاد سر گردانست ۔ والسلام

———

سمر هفتاد و سوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانہ آمده است و همارہ حب
الوطن من الایمان است روی بر اجعت دارد فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ
مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ را تذکار و تکرار کند تا کلُّ
شیءٍ یرجعُ الیٰ اصلِهٖ در مقر خود قرار یابد عشق مرغیست در هوائے
خود پرد و بقید دامے صید نہ گردد و بہ دانہ و آبے سر فرود نیارد او مرغیست
کہ بے پر و بال پرد و ہوائے آشیانے ندارد او صعوه است کہ نشیمن معین
ندارد و ہر آشیانے از و نشانے باشد او طائریست در فضائے لاہوت
پرد و چون بدانجا پر و بال نگستراند و خفض الجناح ہمانجا کند در جبروت او را گشت
گاہے گشت تماشائے او صحرائے قدس بود ملکوت خود گذر گہ اوست اختلاف
تردد ہمانجا کند با این ہمہ با بنیهٔ انسان کارے دارد ہمین عشق گفت الانسان
بنیاتُ الرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے ط بنیان
عشق مشاطہ برحسان و مداح است عشق قرین ہر ساح و صباح است عشق شراب
صاف را جام است عشق درد تہ ماندہ را مستی تمام است عشق بت پرستان را
پیشوا و رہنما است عشق زاہدان و عابدان را قبلہ گہ ایشان است عشق
مالک دو جہان است مٰالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ برائے تفصیل و بیان است
عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است
عشق شیر بیشهٔ عرفان است عشق خواجهٔ جہان است عشق سلطان مالک الرقاب
ضابطهٔ زمان است عشق پیرایهٔ رہ ے خوبان است بسیار چہ گویم عشق
ہم این است ہم آن است فاِل ھو عین الاشیاء ہم ازین بیان
مادر گمان است عشق علما را حجت و سلطان است عشق جان است عشق

جان جهان است عشق جان جان است عشق نه آن است که من تو گویم فلان و به همان است عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صید است عشق دام است عشق ابلیس را شیطان است عشق آدم را رحیم و رحمن است عشق بے نشان است عشق را هر جا که جوی چه میکده چه مصطبه چه کعبه عریان است عشق شیدا را تیغ بران است عشق گردش سنان است عشق بر رخش آزاد و سوار چالاک جوان است عشق صورتے ندارد و در هر صورتے و هیئتے پیدا و نهان است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط۔ عشق را عظیم شان است چه گویم هرچه گویم عشق همان است و برون ازان است عشق همان افسانهٔ فیل و عمیان است مجدالدین بغدادی از راه دیوانگی و سرفرازی از عشقبازی خوش اشارتے فرموده و اشارهٔ او مارا بر دیده و جان است۔

بیت

گر سر از پی طعمهٔ ابدال شود — این حمله قیل و قال پامال شود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد — هم خواجهٔ عقل را زبان لال شود

عشق را مبداے و معادے نیست قرارگاه او کان الله و لم یکن معه شیئ هم از آنجا آید و هم بدانجا باز گردد۔ مبدا و معاد چه معنی دارد راست گفته اند الممکنات لا یتناهی زیرا چه ممکنات این جهانی و آنجهانی در انحصار و تعداد نیست اگر پرسندت هل یعلم الله سبحانه عدد انفاس اهل الجنة والنار ترا جواب چه باشد ان الله لا یوصف بالمحال الانسان سرّی و صلب عاشق معشوق عشق را یک خانهٔ شطرنج بازی کرده است باشد که عشق ابلیس و فرعون گردد شاید ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابوجهل گردد آزر و ابراهیم را از یک نسل بیرون آرد عشق بت شده است عشق بت پرست شده است عشق بت شکن شده است محمد حسینی با عشق بسیار کشتی گرفته است عشق او را بسیار بار بر زمین زده است اما شوخی اش هر بار بر خاست

ر۱۲ و در تعداد

است و دستے کشیده است عشق قلاش است او باش است عشق بت شکن است و بت تراش است عشق از خدا جدا نیست اے عزیزان اے عارفان فهم کنید که محمد حسینی چه بیان کرده اند این نیز تحقیق دانید هرچه گفت عشق در بیان نیامده والسلام

ن۱۲ بدانید

سمر هفتاد و چهارم

کهیعص خطاب با محمد شد دع نفسک فتعال خطاب موسی شد
فشتان بین الخطابین فلیتفکر کم بینهما الٓمٓ محمد را تنبیه میکند الازل
هو والابد هو والوسط هو تعریف میدهد از غُلِبَتِ الرُّوْمُ و
غُلِبَتِ الرُّوْمُ سَیَغْلِبُوْنَ چه تفاوت کند اهل طریقت اینجا اشارتے گفته اند اگر ترا دو تحجه
شد که قدم بر خلاف نفس نهادی به قهر و غلبه بر و تسلطے یافتی فلا یامن مکره
مکر او نیست و نابود نشود از مکر او امان نباشد تا شررے از آتش باقی
است ایمن مشو گفته اند ان بقی شرارة تحرق عالما تا حق به حقیقت
تجلی نکند رسوم و عادات و مولمات و مستلزات محو نشوند از نفس امان
نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد که او بر تو قوتے و تسلطے و غلبه گرفته است
اسیر او مانده نشاید که نا امید شوی و خود را تمام پست او و هی تا متصرف
وجود تو همو گردد و تو در مجاهده و ریاضت باش و ساعةً فساعةً التجا بحق کن
لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا این هر دو معنی بر اختلاف
قرین رفته است نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ تحریر را تقریر میکند
حبیب خود را که هماره در بساط قربت بصفت وحدت اتحاد است با همه
موجب سکر تو در صحوی هرگز نباشد ماهی که از دریا تو گیری و از دست
توحید قعر دریا گیر و تو غواص آن قعری تو غرقابی آشنائی که جز در
ثمین در مخلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بمثال نهرے بجرے
شده نعمت ترا نهایت کجا دولت ترا غایت کجا که تو همچو ممنون دو معنی دارد
یکے مقطوع گفتم دوم بمعنی منت باشد چون من و تو هماره یکے ایم این دوئی
و همی بیش نبود منت بر که وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سبحان الله با

او یکے و همه اوصاف او متصف بذات او متحد و به وحدت ملتزم بشرائط
ارکان بندگی بجا می آرد بحق و حقیقت تا آنکه متوهمان و متوسمان گمان بزدند
که مگر او برائے رسمے و نظامے وضع شرع کرده است هیهات فهیهات بحقیقت
کرده است همه او باشد شریعت هم همو باشد گفتار و درست من است

شعر

القایل والسامع والناصر هو | والعالم بالباطن والظاهر هو
الغائب ما سواه والحاضر هو | الاول والآخر والدائم هو

سمر هفتاد و پنجم

از کهیعص تراچه شعور دا زاین حضور تراکه خبر داد که بورائے
وجود تو به صفت تعزز و تعالی برآمده و بر سطح عرش نشسته بر تو فرماندهی کرد
و بدان ه تراکه اشارت کرده ه که او چه غمزه می زند ان الله خلق
جهنم سوطا یسوط به عبارت الی الجنة ترا براه مقصود میبرد
و این ی که ترا به طرف خود خوانده و با تو ره دوستی نموده و این ع
که دیده کشاده بر تو چشمکے زده و خود را بتو بجود بعینه عیانی کرده و این ص
که تراصفائے صفات پوشانید و از لباس دوئی برهنه شده ترا به صوت
اشارتے داده و این پانزده حرف راکه یکے از ده شمرده و آنرا به حساب
ابجد در شمار آورده و با آن ابجد عددے درستے باز آورده
حم عسق عین الحیوة را تو چه دانی تا به منتهائے هر رسی مبدأ
و معاد راکه به جمع آورده ترا به یک سررشته نسبت نموده و از ع عشق عیانی
که نمود عین الاشیا رکه گفته این س ترا ره سلامتے که رسانید بدرجه سموکه
برکرد۔ سموات که علیین اند و سفلی ارضی که به سجین است که امتزاج داد
که باهم در بست و از کجا پیچیده شدند و این ق قیام قیامت قامت
او راکه برقرار داشت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا
این مجموع اشارتے آسانے که گفتم ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ بجمع الجمع در
یک نقطه نهاد و عجب کارے وگر سررشته دراز کرد اِذْ نَادٰى رَبَّهُ
نِدَاءً خَفِيًّا ظهور و کشف را آشکارا نمود قهقه است اینجا عارفانرا چه چهر
بازی میکند چه شیوه بازی می نماید وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ
سر حقیقت به چه بازی میکند كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ رسمے مستمر و کارے مستقر

مهره بازی تنها با تو نه کرده ایم با همه خواص و اخص همین رفته است بینی بنیه
کے تواند بود تا ازین جهان نشانے تواند نمود ورنه بعثت انبیا عبث باشد
الٓمٓ الله قضیه لشدت ظهوره خفی را چون بر آورده است و چگونه
آشکارا تر نموده است مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ خوش پرده
دری کرده الٓمٓ سفل و علو را برهم نه فرش و عرش را بر یک قدم
دار بهشت و دوزخ کرده الٓمٓ را ایک شخص انکار بیچاره محمد حسینی افتاده
مانده درین پندار هیهات هیهات۔

وهمے است ز من باقی و باقی همه اوست

———

سمر هفتاد و ششم

اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است که رهروان دین به چهار صفت است اند سالک مجذوب یعنی سالک متدارک بجذبه دیگر مجذوب سالک یعنی مجذوب متدارک بسلوک دیگر مجذوب مجرد چهارم سالک واقف سلوک بے جذبه نیست اما بعد جذبه سلوک جذبه دیگر باشد برای چیزے که سلوک بود بدان رساند وآنچه اول انخست جذبه شد پس متدارک بسلوک گشت سرے کشف شد اطلاع بر حقیقت شد او را گفتند هر چه خواهی بکن خواست او این افتاد که البته تعبد و صلاح پیشه کرد او هم شاید شئ من الاشیاء. بر و کشف کردند آنرا جذبه گفتند خواست این کار به کمال و انتها رساند پے آن سلوک کرد تا آنچه جذبه به پیر مرشد خواست تمتع شود سلوک فرمود این هر دو سالک متدارک به جذبه و مجذوب متدارک بسلوک ارشاد و هدایت را شایند و هر دو نصیب باشند برای امامت و خلافت را که بجزم پای ایشان مرتبهٔ رفع رسیده است و البته از خفض و کسر این گشته اند و تا شیخ قدم در دار امان نه نهاده باشد و از دایرهٔ مراجعت برون نه شده حرام بودش که خود را به پیشوائی و رهنمائی شهره کند و این را بچه دانند حقیقت کشف شد کار رجائے است اگر پرسند که خدا قادر است برین که او را از انچه اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت نیست ان الله لا یوصف بالمحال و ما من نبی الا و له نظیر فی امتی. دیگر چه معنی دارد مرتبه انبیاء دیگر چیست عصمت از مراجعت اولیا را حفظ از بازگشت چنانچه ذو النون میفرماید من وصل لا یرجع و من رجع رجع عن الطریق و سر عدم مراجعت گفتم عیانی شد حجب و

(حاشیه: را گیرد — انبیا دیگر)

استار درمیان نماند حجب و استتار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال آمد که از شام نشانے یابی و آنچه گفته اند هر چه خوش آید کند همین شخص است چنانچه مولانا گوید.

بیت

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
این چرخ مردم خواره را پهلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید که هے بروے بریزم جام مے
دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
هر گه که من بدمست را در خانهٔ خود ره رهی
پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم

مرتضی هم ازین جهان نشانے داده است.

لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ زمین زمین نماند زمین به یقین غیر شود وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ چون پیچیده به یمین او شدند دران یمین به عین یکے گشتند مرتضی چگونه نفرماید ما ازددت یقینا همه را یکے دیده یکے دانسته یکے شناخته صور و اشکالی از میان برود از دیار و چه بود همانچه حق است ظهور پذیرد سخن ما فهم می کنی اگر می کنی زهے مرد که توئی.

(حاشیه: ضحی — غیر این شد)

و آنچه گویند میان این دو متدارک به جذبه با متدارک به سلوک تفرقه نهند گویند آنرا چه جذبه مقدم است او اعلی و اولی است لا حول و لا قوة الا بالله هر دو را اخوان توامان دان که از شکم یکبار بیرون آمده اند.

سالک واقف دو سه معنی دارد یکے آنچه واقف است که چیزے او را کشف شد قدمش بیشتر نمیرود یا سالکے است مرشد بر سر ندارد و یا سالکے

است بهوائے گرفتار شده است به تقبیل اقدام و دست بوس انام و به واقعه خوابیچه می بیند تخیل درست میباشد بهر ان غرور است و اندک حضور که دست میدهد بدان سرور دارد یا در اثنائے سلوک لذت طاعت یافت استحلاء الطاعة پابند وقت او شد یا همتے بلند ندارد و هم به تمثیلے و تشکلے که او را پیش آمده به نظاره ماند شاهد را بجائے غائب نهاد و از شاهد غیب محروم ماند عتاقن

واقف این چنین کسے هم باشد که عشاقن و شدا یدنمی تواند بر خود نهاد و از بسیار رے به اندک قرار گرفت و دیگر هر جا که متعبدے و متزهدے است بدانچه واقف است او میگوید مرا چیزے نمی باید توفیق عبادت مرا کافی است۔

(۱) مجذوب مجرد چنین کسے هم باشد که درباب او این بیت خوانی ۔ بیت

زباده چون کف ساقی تهی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

پر پر می پیمایند و فرجهٔ شعورے نمید هند و هر نفسے مست مست میدارند نیکو دولتیست این عظیم دولتیست و سعادتیست این آن دوئی که گفتیم احیاناً بل ساعاتاً و از ماناً تمنائے این دولت کنند همه پیران طالب مقام مریدان اند و همه مریدان مشتاق احوال پیران مریدان میگویند زمانے ما را از ما برند و پیران میگویند ساعتے ما را بما دهند۔

هر چند که مجذوب مجرد لائق شیخوخت و دعوت نیست آتش میکده در خانه دعوت زن و هدایت در سیلاب ضلالت روان دار۔ بیت

مرا به خانه خمار برید و بسپارید دگر مرا به غم روزگار مسپارید

اشارت بحالت مردے است که ایشان را لو کشف سر الربوبیت لبطلت النبوت مرد در قلزم وحدت غرق است فرصت آن ندارد که سر برآورد در غرقابے افتاده است البته ساحلش را پایان پیدا نیست پیغامبر دعوت کرا کند نبوت بر که ارسال شود و از قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی در گذشته است ثانی را مجال نمانده است۔

بیت

چون رسد عشق را چنین حالت سرو شد گفت گوی و لاله

و لاله از حالت شه و عروس پرسان باشد هیهات او خود محرم کار نیست و اشوقاه الی لقاء اخوانی همین شهباز فرماید مرا برادران و اقاربان اند که هم کاسه هم پیاله هم نواله او یند چه میگویم کجا افتاده ام مردمان مے خورند و مشتاق شدند دیوانه شدی یا وه میگوی۔

مجذوب مجرد این چنین کسے هم باشد پرتوے از عکس لاهوت بروے زد دماغش سبک شد لقمان سرخسی پیر بود گفت در بندگیت پیر شدم رسم بندگان است که درین حالت آزاد کنند آزادی مطلبم شعاعے از پرتو لاهوت بروے زد مجنون صفت گشت مجرد مجذوب چنین هم باشد بر سرّے اطلاع یابد قید شرع را از پا گسسته بیند مهار بندگی شکسته یابد۔ عنان عبودیت از دست رفته بیند هر چه خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت که محمد و خدائے محمد سر بسر و کجا آنکه بوجهل جفا کند و دندان و رخساره شکند و به سنگ بزند حالت واعیان و هادیان این است روز بدیست این مرشد انرا هم ایشان دانند بس بیچاره طبیبے که علاج دیوانگان کند مینویسد اگر یکے به رتبه دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند لاحول ولا قوة الا بالله چه گویم آن مردنما وان را با خدا میتواند گفت شنیدی در میان نهادن اما بے پیرو پیغامبر نمی باید گر دید آمد هر چه آمد اینجا چنین فی فرماید۔

بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی هاست مراد خویش از این پس دگر نخواهم خواست

ارید وصاله و یرید هجری فاترک ما ارید لما یرید

آه پیرا سوختی سوختی۔

بیت

حاصل عشقت سه سخن بیش نیست ... سوختم و سوختم و سوختم

سله اورا پرنده ازان گویند که چون و سماع شدے قوت طیران دست دادیے از یک طاق خانه بردوم طاق می پرید" از تبصرة الاصطلاحات۔

ں۔ در شرح اسمار بعد از لفظ "نهادن" وقبل از لفظ "آمد هر چه آمد" عبارت این چنین است:۔ اما با پیر و پیغامبر بیر نیست ضرورت است اورا بلای باید کشید وجفای باید شنید و از پیر و پیغامبر نبی باید گردید" و در کتاب مظفر حسین صاحب و در تبصرة الاصطلاحات نیز عبارت همچنین است۔

سمر هفتاد و هفتم

دیگ سودائے هوس بر دیگدان سویدائے دیے بسیار جوشید تا خیالے را پخته کرد با این همه هوائے آن سوخته خام به اتمام نرسید کالحب علی المقلی[له] ماند چه باشد که فرد حقیقی بهمه اعتبارات و جهات احد صمد باشد واز وگویند صور مختلف واشکال متضاد از حیز امکان در مکان ظهور بروز کند همدرین درطات وهم ودرین خطرات مستغرق بود خود را در قدس دید نظاره اش شد که ازان مکان لامکان قدسی خالق انس و جان صورتے بهیٔ روئے نمود کبیرے زالے ولیکن با جالے دندان را خضاب سواد کرده پردهٔ حیا از پیش دور کرده خندنی میکند پرستشے پیوند و دیگرے پیدا آمد گندم گونے که موجب لغزش آدم باشد قناعهٔ کبریائی بر سر گوشوارهٔ ازل درگوش وطوق احاطت گرد گردن سوار قدرت بر ساعدان خلخال ابد سیم ساق را بر پا خواست از و استکشافے و استفسارے کند دخترے دیگر پیدا آمد سالے چهارے پنجے راهبدان پیرایه آراسته حیرت اندر حیرت افزود درد بر درد اندوه غم بر غم روے نمود از عالم غیب ندائے لینی هیسنی که موجب قرب دلها باشد و سبب مستی جانها بود عارفان را در رقص آرد عاشقان را در همس[له] انداز و کلامے فصیحے بلیغے نصیحے درگوش آمد و بدل القا شد اے نادان تو کیستی و کدامے و چه کس باشی برین سر هوا استطلاعے کنی ندانستی که خلیل ما ابراهیم گفت واز ما بهمه عجز و زاری التماس پیوست و گفت رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى بدین التماس نقد سرزنش کردیم گفتیم اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ گفت ایمان دارم بحقیقت میدانم این کار کنی و توانی کرد اما هوس مشاهدهٔ کیفیت دارم کیفیت ننموده ام

له المقلی بالکسر تابۂ که قلیه بریان کنند (۱۰۴)

له همس بمعنی فرزدن و نکستن

بدان اطلاعی نداد یم که آن در حیز محال قرار گرفته است واو در مکان تمکین دارد گفتند لائق حال تو انیست از حرص و هوا و از شهوت و آراستگی بینه خود بدر شو آنچه خارج مطلوب او بود در اعتقاد او داخل کرد چهار پرده کشت و هر یکی کوفت با دیگری در آور. و هر یکی را جداگانه کرد این به نمود که چگونه یکی از دیگری جدا شد و جز هر یکی چگونه باز رشد بجز خود و پوست ازین جا اشارت کرد که محال باشد کسی مطلع برین شود که در گره پیاز کشاده باشد مغزی ندارد و همه پوست در پوست است هر که خواهد برین اطلاع یابد چرا چنین است جز تضیع عمر عزیز خویش نکرده باشد بعالم بیهدی نفعدار و زگار ما است پیشتر جبرئیل به صورت وحیه کلبی از غیب به رسول الله شاهد شد تا این چنین بود که از صورت خود گشتی بدین صورت شدی و نه این بود که این صورت غیر آن بودی اختلاف اعتبار را اتفاق افتاده است. علی الاطلاق این سخن را که مطلق در خارج وجود ندارد میدان و چنین هم میگویند که جبرئیل عقل محمد است که صورتی تمثیل کردی و وضع اشیا مواضعها تعلیم شد هر چند که جها در اخلاف عقل گفته اند اما نه نه عقلی مخفی است فلک افلاک عقل کل را این جا باید شاید ترا ظفری بدان بود و نظری بران داری بسیار اسرار در فهم تو آید همین که خُلِقتُ انا و علیؓ مِن نورٍ واحد هم ازین جا که علیؑ اخ نبی است آخر بین کل نو عین و تکلین همه معنی داشت نفی النبوت و نفیه الخلافت همین اشارت کرد انت منی کهارون من موسی همین فقهه را حدیث میکند کلامنا اشارت و عند من فهم عبادت والسلام

بازشی بجنبه خود و پوست

سر هفتاد و هشتم

بزرگی طعامی بدست مرید داد گفت وران بر آب درویشی است بوده عرضه داشت که آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نه گفت کرانه آب بایست و بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفته که وقتی بزن نزدیکی نکرده است مرا ره ده آب دوشق شدم و گذشت طعام بدرویش رسانید او خورد وقت بازگشت مرد گفت وقت آمدن چنین آمده بودم وقت رفتن چه کنم چگونه روم گفت برو بر آب بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفت که وقتی طعام نخورده است آب ره داد مرید را و اشکالی مشکل پیش افتاد یکی آنکه این پیر چندین بچه گان زاده و آن درویش بحضور طعام خورده دو دروغ بر آب گفتیم هر دو اثری اعجوبه داد از پیر پرسید محمل این کلام چه باشد دروغی را چنین اثری شود گفت من بهوای خود نزدیک زن نرفته ام و او بهوای خود طعامی نخورده است اما صدق کلام برین رفته است آکل و ماکول ناکح و منکوح یکی بوده است چنانچه یکی گوید مادر خود را من زاده ام و چنانچه گفت صحابی ولدت امی ابا ها دیگری گفته رأیت ربی فی صورت امی از زبان مبارک رسول الله گویند صلی الله علیه وسلم

شعر انی وان کنت ابن ادم صورة فلی فیه معنی شاهد بابوتی

دیوانه از سر دیوانگی و خودکامی این سخن گفته. بیت

قلندر را نو از شهاخدای راگداز شهها خدا اند ر قلندر دان قلندر را خدا خود بین

بدبخت ملحد زندیق کافر درین مقام الحاد خود را حجتی سازد و زندقه خود را برهانی گوید نداند که این حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل قائل جز او نیست او را روح الروح نامند او را روح اعظم خوانند وصف

مرید

قدس

اوچنین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی صورت ومن مادة الی مادة ومن هیئت الی هیئت بلے الحقیقت کالکرة هرجا که انگشت نهی حاق وسط او باشد اینجا فرعے و اصلے نیست این را الحد اصل نهاده و حرکات خود را از ان متفرع کروه لاحول ولا قوة الا بالله

توضأ وضوء الغیب ان کنت ذا سر
ولا تیمم بالصعید علی الصخر
وقدم اماما کنت انت امامه
وصل صلوة الفجر فی اول العصر

این نیز بیان آن جمله است که بیان کردیم۔

سمر هفتاد و نهم

امشب دیدم شخصے برهنه را روے کف هر دو پا باهم نهاده از هر دو ران او شعاعے و لمعے پیدا بود که روشنی آن باصره خیره می شد وحقیقت آن ادراک نمی شد معلوم نبود که شخص ذکر است یا انثی علامتے دیده نشد ومعلوم نشد که پیر است یا کهل جوان است یا امرد اشد عالم کانه شیخ از او آوازے می خواست از من سوالے می پیوست که مرید را بر پیر چه اعتقاد باشد و اندازهٔ آن کار تا کجا باشد گفتمش اقل من کل قلیل این بود که معتقد مرید آن باشد که هر چه پیر میکند باذن من الله وامر منه باشد وبدین خبر خضر علیه السلام نشان داد گفت وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِیْ من الله مامور بوده ام واگر نه کردمے عاصی شدمے واگر ازین قضیه خلافے ونقصے در خاطر گذرد مرید از دائرهٔ ارادت خارجی شود واگر آن پیر کارے من عند نفسه کند بحجب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیره شده بود ملام ومعاقب گردد قصه ذو النون شنوده باشی که بر قوم نینوی مبعوث شد چند گہے دعوت کرد کسے بدو نگروید ناخوش شد بغیر امر باری تعالی از ایشان اعراض کرد در دریا سوار شد ماهیش لقمه ساخت چند گہے در شکم ماهی بود معرفت خدا دستگیرش شد عذر خواست که دعوت من وانکار ایشان از مرکز وحدت واز حلقه توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفت غضب از قدم وحدت وتوحید تجاوز باشد آن را عذرے خواست بحجب معرفت خود که هم در عین وهم ظن بوده اند من واو ودعوت من وانکار ایشان همه یک نقط بود لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بدان چون غضب او از عالم جمع بود وعرفان او از جمع الجمع چو بجمع الجمع آمد هر آئینه رهنمونی خلاص روے نمود پرسیدندش که در ان

بندی خانہ ظلمات خوش. بودی یا بدین خلاص و یا وہ گذاشتن گفت اگر راست پرسی دران بند خوش بودہ ام صورتے دلبند جان ربائے دلفریب را در لبطن الحوت داشتند من بہ نظارہ وعشق او خوش بودم آن دیدار و بند بیگانہ و انکار ایشان را سبحہ کشیدم امروز کہ در فضاے کشادگی ام آن صورت با من نیست کاشکے ابد الآباد آنجا بودمے واد با من بودے۔

الغرض پیرے کہ بغیر اذن و امر باری قدم منحرف نہد مبتلا بہ بلائے گردد و از عتاب و عقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیر را ماذون و مامور دانستہ است گرہ عقیدۂ او ہر چند سست تر مینماید زیرا چہ پیر مر مرید را آئینہ است کہ مرید خدائے را در آئینہ پیری بیند و پیر خود را در مرید اگر مرید درین رابطہ برسد خود را با پیر در یک سلک منتظم یابد و در خیلات با پیر این خیال بازی کند۔

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر
از پیر این شنود۔

گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقاسات اللتی و اللتیا بدین دولت رسد و این را در آئینۂ دل خود محقق و متصور بیند بضرورت گوید۔

بیت

چون نیک بدیدم این نکو بود
من او پیر ہر سہ او بود

اگر پیر بحسب مغالیط معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و اتباع ہم نکند کار او را بد و گذارد و میان مردم این عذر خواہ فہم من آنجا نمی رسد کہ پیر است با خود این داند ہر کہ از راہ منحرف دکشرد و بلائے آن انحراف و اعوجاجے کشد و از ملامتے و غرامتے خالی نباشد پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استقامتے باید کرد و افعال نبی مختص است بعضے و متبع نہ ما خرج النبی صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم عن الدنیا الا و قد خلت لہ نساء جمیع العالم پیر را ہمین مثال واند پیر را درجہ ادنی این بود کہ گفتیم اعلی آن است در جملہ اختیارات با جملہ او امر و نواہی اختیار او بدست او دادہ اند گفتہ اند افعل ما شئت و دیگر ازین برتر و بیشتر و بیشتر آن نمی نویسم از انچہ بر غیرت عشق در کار است و دیگر موانع است کہ تقریر آنجا وفا نمی کند و تحریر شاید آنجا یاری ندہد علیک فعلیک ان تلازم الصراط المستقیم والسلام

سمر هشتادم

بادے منعم وجان مهتم بینۂ شکسته ضابطه گسسته خطرات نزهات در مباهات
الهیات تردد واختلافے میکرد پلاس یاس در بر خود می دید وازان یاس میخورد
که عمر به نود رسیده موضوع نود محول رود باشد جام مراد بکام من نشد
ومطلوب مودود بدامن مقصود نیامد از سینۂ گرم دمے سردے برآمد
واز ستوه اندوه لب خشک وچشم تر شد وعبرات چون سیلاب روان تر
شد تا ناگهان بوسان از سماوات جوانے امردے اجروے در بر من
نزول کرد جنبش از ماه شب چهار دهم روشن تر ابروے او بهر قبله حاجات
برآمده تر چشمش دیده که چه فتنه سحرے است غمزه اش غمازے است که طرفة
العین از حرکت نه ایستد چشمکے میزند که علو وسفل را برهم میزند وهر که می بیند
از بالا فرود می افتد لبش تمامی است از قاب قوسین او ادنی ساعةً فساعةً
حکایت میکند وچه شیرین کلامے است گوی جلابی نبات تنگ تر لبته است
خود ساکت می ماند واسرار کشاده می گوید دندانش گوئی سلک مروارید آب
ابدار که در صدف وچون ظاهر تر مینماید دیا خود اذ[۱] هار لعلے است همچون هار
آفتاب روشن مید رخشید مربع نشستے فرمود گفتم کیستی چیستی کدامے از
کجائے گفت تمثلے از قدس لاهوتم تشکلے از جبروت بصورت ناسوتم
گفتمش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات اله البریات خوانند و
مرا در سفلیات عشق الجنان نامند گفتمش استغفر الله عشق را نزولے و
وصولے هبوطے سقوطے نه تحتے فوقے ندارد یمینے یسارے بدو نسبت
نه بر دخلفے قدامے از و حکایت نکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا اله
الا الله خندنی کرد که ارواح انبیا واولیا با اجساد واشباح خویش

بحیات باز آمدند وهمچنان عشق نامه را فرود خوانند گفت تو نادانی تشکل
تمثل شخص متمثل بهر صفتے که روئے نماید بهر صورتے که پیدا آید هر چه
از متمثل به متوقع ومنتظر باشد از و همان باشد این قدر گفت ومرا بکنار کشید
وسخت تر گرفت وبشپلید وخنکی ولذتے وراحتے بخشید همین که دل داند
ومن دانم من دانم ودل چون احساس کنم چه منم گهے چنیں بیاشد منم
او نیست وگرتے چنین می شود اوست من نه ام که کرات ومرات چنین
هم دیدم نه منم نه اوست کسے دیگر است که رنگ آمیزی کرده است

بیت

بو العجب کارے وبس طرفه رہے   گاه من او باشم او من گهے
وعجب دیگر

نے حال بماند وقت نے ذوق مقام   نے ماند[۲] هم من نه او همه گشته عدم
همدرین حسرت وحیرتم صحنے که صفت سحنے دارد خس وخاشاک سنجے[۲]
افتاده سنگ ریزه وخاک نارفته بر کرسی از چوب ساخته و به ایں محکم کرده
از ان قدسی که او حکایت کرد وازان لاهوت که او اشارت نمود آن صحن و
صحرا همین قدس دیدم وآن کرسی از وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ بیانے
میکرد واز من همین بر من خطاب بر می آید اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا۔ بضرورت حکم شریعت و به اتباع روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدید
کردم که این همه خیلات ظنونات است ترا بر جادۂ شرع استقامت باید کرد
ودر راه طریقت استواری باید رفت باز گفتیم این داخل اقلیدس ومیزان
منطق نیست موسی عمران را یاد کن که از درختے آواز اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ و
بر آمد انکار نکنی واگر از درخت وجود تو بر آمد چه جائے انکار است ترا باید
الدخول فی الکفر الحقیقی مذهب تو باشد والخروج عن الاسلام
المجازی مستقر ومهرب تو باشد   اکنون هان وهان یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

آمنوا آمنوا ایمان مجازی را و السلام اعتباری را پس انداز و حق الحقیقت را پیش گیر و بر خوان ۔ مصرع

انا من اهوی و من اهوی انا

رباعی

یار آمد و گفت گرامی طلبی | پس هر چه نه ان منم چرا مطلبی
در خود نگر از برون ز خود آمدهٔ | پس من توام تو من کرا مطلبی

این دو بیت هم کسے نکو گفته است ۔

بیت

تا مدرسه و مناره ویران نشود | احوال قلندری به سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود | یک بندهٔ حق بحق مسلمان نشود

سمر هشتاد و یکم

شاهد عینی باشد که بر سر صدر دل او نقطه غین بتوان نهاد و از کاف تا قاف ط دارد و از ب تا ی اوراق است زیرا که او ص الف دوازده است او همنشینی با آن ور اکرده است انه لیغان علی قلبی اشارت ترقی از ادنی به اعلیٰ رود و فیما نحن فیه قضیه بر عکس مطلوب است حسنات الابرار سیئات المقربین قتل غلام حسنهٔ خضر بود و سیئهٔ موسیٰ امتناع از قتل حسنهٔ موسیٰ سیئهٔ خضر بین الخضر و موسی استوانیا مد ۔ ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد نبشت اے صوفیان عراق و اے مشایخ بغداد هزار در هزار خندقهائے آتشین و کوههائے پر خار قطع باید کرد اگر کردید مخ تا[1] ن و اگر نه در چه کار اید در چه مصلحت آید اے فرو ماندگان بے مقدار ۔ جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت ازین خندقهائے آتشین و کوه هائے پر خار چه عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد به احدیت هزار در هزار بار در راه او فانی شوند اگر یکبار ره بوے مقصود برند جنید گفت من ازین کوه ها و خندق ها جز یکے پے سپر نکرده ام حریری گفت شخ تو جنید بارے یکے کہے و خندقے قطع کردهٔ اما مسکین حریری جز سه گامے نرفته است شبلی نعره بزد که خوش وقت جنید که یکے کوه و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری که سه گامے درین ره رفت بیچاره شبلی که گرد این راه ندیده است این صوفیان اند که درح را در ذیل خرقه ایشان لبسته اند و ع ص را پیوندے در

---

[1] خوش وقت اید ۔ش ۔ را کم حرا (تبصرة الاصطلاحات و کتاب مظفر حسین ۔)

گریبان ایشان کرد. تو که محمد حسینی ازین لا دنعم خبرے نداری بچه بازیچه مشغولی اے وائے ہزار واے بر تو باد۔

سر هشتاد و دوم

یحتمل که عشق در وے پنہاں باشد و صاحب دل را از ان آگاہے نه عشق قوے غالبے عظیمے اما در کمین دل خفته قرار گرفته است استتار عشق و ظهور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت ره برد بین اشخصین معاشق باشد تا آنکه هر دو بهوا و مراد خود رسند عمرے به حسب هواے خود صرف کروند تا کار بجاے کشیده که عاشق خود را فارغ و بیغم می بیند بر مقتضی این ظنون و حبان غضبے کرد بارے خصمے درمیان نهاد افتراق و هجران اختیار کرد به مجرد یکه هجران شد و بالمید وصال پیش آمد عشقے که در دل کمین کرده بود سر بر آورده (لا نا امیدی) و لبقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سینه اش نهاده بد و عشق آن نبوده است جز آنچه نخستین بود و این باقی اخذ لذت (چه) و صرف هوا ها و کامها براو راند بر سر آن منضم شد ابتلاے یکے نصد شد گرفتارے یکے به هزار معشوقه از دست رفت جز واے و یلے نماند۔

دیگر گریم جاریه ملوکه جاروب زنی میکرد و خوند کارش به نظر ملوکیش میدید و نمی دانست که مالک دل اوست ناگهان به مصلحتے که او را پیش افتاد فروخت در وے ابتلاے غمے سوزے صورت نمود خلاص ره روی پیدا نیست

دیگر عشق بر کسے که صورت وصال بنیها هیچ وجہے میسر نیست و دیگر کسے باشد که همواره با او مصاحبت و ملازمت است و یکدیگر بر رضا بودن

است به سبب من الاسباب آفت فرقت افتد آنکه او بینهما عاشق است او داند که چه بلا و چه ابتلا بر سینهٔ او افتاد و دیگر در جبلتے عشق مرکوز است و شخص مجبول و مجبول بر آنست و آنکس خبر ندارد در عشق طالب محل حلول خود است بمجرد یکه ظهور خود را مظهرے یابد از احتجاب استتار بیرون افتد پرده عزت را از میان برگیرد و اندازه نشناسد اگرچه گداے باشد کم اصلے باشد و محل لا قابل مثلاً دختر بادشاهے باشد امکان وصول صورتے ندارد در مجنون عشق بجمال خود و بغیرت (ر۳ لغزت) مُبَرّو و مخلوق بود و او کودکے بود هنوز بلوغے در مبلغ عاشقان نشده لیلی همدران محضر به قرآن خواندن آمد صورتے آئینه دید که نازل از لوح قدس باشد جمالے مشاهده کرد که آن جمال با دل مجنون ارتباطے و اتصالے دارد خود مجنون انچه در خود داشت در لیلی دید آشنا به آشنا پیوست جز با کل یکے گشت مجنون دیوانهٔ لیلی شد۔

تحفهٔ دیگر است مجنون عاشق جمال لیلی لیلی عاشق عشق مجنون اینجا گویندهٔ چنین گوید ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی فحن الیها حنین الکل الی الجزء عبارت همان قایل است این عشقے است در وے که مذکور است در جانے که مجبول است و در اصل خلقتش اصم و اعمیٰ است بل الحجر الا ملس شنیده باشی الجنسیته علت الضم مجنون جمال خود را در لیلی دید آنکه پس حبد لیلی گرفت به کوه و کهسار که میگشت همان مستتر و محتجب را می جست بدانی هر که عاشق است عاشق خود است

بیت

اگر من عاشق خود خود نبودم
چرا بر آستانت جبهه سودم

میدانی که مردمان همه گویند هر که هست چنانکه خود را دوست میدارد کسے را ندارد و باشد هم کسے خود را عین عشق یابد ازل را از خود سابق تر نه بیند و هرگز به انتهاے ابد نرسد عاشق از و روید معشوق از و

حکید و لیکن بلاکیفیت و لا ملاقات عشق از همه پیش دستی دارد قدم او از قدم حکایت می کند که گهے خود را وجه الله نام می نهد و در حق خود این آیت فرو می خواند و یبقیٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ او عاے احاطت از کمینه حکایت حرکات اوست همه از و آیند و هیچ کسے را با او قرابتے نه اهل قربت دانند که چه نشته ام درین نشتها یکے مخذولی است اهل و نا اهل دستگیرند و من عند نفسه خیلات ظنونات را در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنچه رو کنند خدا ایشان را رحمت کند و آنچه به قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محرم است خود زهے کار رو اگر اعتقاد میکند به اوهام و خیلات خویش فساد در فساد است خواجه احمد یگانهٔ روزگار خود بود نیکو سخن گفته است بوے آشنائے دارد۔ ن ه اوحد لو خواجه اوحد کرمانی۔

بلیت

کنا سان را منجش مشک و عنبر — بر خوک مبند ز رو زیور
گاؤ سگ خر سخن چه داند — گو ساله ز کن مکن چه داند
یک محرم راز را بچنگ آر — پس جمله جهان بزیر سنگ آر
بر اهل هنر چو میغ می بار — از خلق سخن دریغ میدار

سر هشتاد و سوم

معشوقه به آفتاب ماند عاشق به ماهتاب عاشق صفت معشوقه را ابدال آرد میان آفتاب و ماهتاب مثال رقص است که دو نفر بحضور یکدیگر روند هنود و زنان ایشان بازے کنند آن را ڈنڈه بازی خوانند هریکے با چوب دیگرے سبک میزند و میگردد و میرود هم چنین ماهتاب از آفتاب فیض میگردد جدا می شود عاشق صفات معشوق را بدل گیرد از دوام صحبت و از دوام حضور صفت او در و آید کالحدید المحماة نارٌ وَصْفًا حَدِیْدٌ ذاتًا نارٌ صورتًا حدید معنًا نارٌ اثرًا حدید حقیقةً نارٌ ظاهرًا حدید باطنًا نارٌ فعلًا حدید فاعلًا وبه یکون نارٌ حقیقةً حدید صورتًا کذالك عکس کل ما لوحنا لك چندان این را به آتش دمند که آهن سیاه عین آتش روشن گردد آهن آهن نماند را همچو خاکستر به پرد و ذرات او با ذرات آتش یکے گردد جنید رح گفته است خاکستر بباد برد لون الماء لون الاناء این سخن دو معنی دارد رنگ آب او رنگ آوند اوست یعنی رنگے که آوند دارد آب را همان باشد چنانچه در شیشهٔ صاف آبے اندازے اگر شیشه زرد آب زرد نماید و اگر سرخ سرخ نماید کذلك الوان الباقیة معنی دوم رنگے که آب دارد آوند را همان باشد در شیشه سپیدے شفافے آبے سرخ اندازی شیشه سرخ نماید کذلک رنگ هائے دیگر فیما نحن فیه مقصود این است که عاشق برنگ معشوق باشد این را چند معنی باشد یعنی هر دینے و مذهبے که او را باشد این را هم همان باشد چنانچه

گفته اند عاشق را مذهب معشوقه بود و دیگر هر مزاجیکه او دارد او را همان مزاج طبیعت گردد و دیگر هر کرا معشوق دوست دارد عاشق هم دارد و دشمن او را دشمن و دیگر هر خلقے که او را باشد این را همان باشد رسول الله صلے الله علیه وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق الله و اتصفوا بصفاته او تعالی کریم است رحیم است حلیم است جمیل است جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید دریغا. همه صفات هنوز مرد ناقص باشد این سخن در رساله استقامت نبشته ام شخصے از رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم پرسید یا رسول الله ترا دوست میدارم اما انچه تو کنی نمیتوانم کرد رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میبرد یکے آنکه اگرچه تو نمی توانی کرد اما ترا با من گیرند حساب من شمرند معنی دیگر اگر مرا تو دوست باشی همانجا که منم همانجا باشی میان محب و محبوب تجانس شرط است گفته اند

بیت

زاغ با زاغان نشیند بط نشیند با بطان   روستی با روستی و قلتبان با قلتبان

صح روستی با روستیان قلتبان با قلتبان

مقصود ما این است که عاشق به صفت معشوقه باشد از کمال او و از جمال او و از ناز او و از کرشمهٔ او نصیبهٔ تمام گیرد همارہ در تزئین و تحسین باشد در قدسی میگوید انا عند منکسرة قلوبهم لاجلی سه معنی احتمال می برد بنا بر من بهر من برائے من میگوید من نزدیک کسے ام که دل او بهر من شکسته است یا برائے من شکسته است اثبات عندیت میکند او را شکسته است نیست نابود کرده است خود بجاے شده است قوله عز من قایل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نباشد دوستی که نخواهد که محبوب محبوب گردد فاتَّبِعُوْنِیْ یعنی لزوم صحبت و دوام توجه و

اومان اصطحاب چنانچه من کرده ام همچنان بکنند یحببکم الله چنانچه من محبوب گشته ام شما هم محبوب گروید الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ایتلف همین تعارف تجانس است میان عاشق و معشوق ازلاً و ابداً اصطحاب التزام است بلک اتحاد اعتناق جدای صوری است لون الماء لون الاناء صورت اتحاد هم نماید و صورت دوئی هم چو هر دو یکے باشد هر آئینه لون او لون او باشد و لون او لون او چنانچه گوید

بیت

تو روحی و پنداشتی که جسمی   تو آبی و پنداشتی سبوئی

سمر هشتاد و چهارم

عاشق[1] از شدت اشتیاق و از قوت التیاع[2] بیشتر در ذکر نام معشوق و در حضور او بخیال او عشقبازی باخت رحمت حق و فضل من الرب او را دریافت خواب بر بود معشوق را ضلیع و ضجیع خویش یافت کنار و بوسه کم نکرد و البته جام مراد بکام او پیمان بود بلکه هر دو از لباس خویش تعری و تخلی کرده بودند عاشق از لباس بشریت معشوق از التباس انسانیت برون آمده یکے در یکے گشته عین دیگرے شده به لذتے و بهجتے غرق مانده آن خروس سحری گردن بریده بانگ بر آورد که صبح صادق دمید مرد عاشق چشم کشود همه خیالات را کاذب و ظنون فاسد دید تمنا میبرد و اجتهاد کرد که چه بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سرمدی بدین اندوه و غمان در زاویهٔ احزان سر بدو زانو فرو برده شکسته و گسسته خون جگر می آشامید و دل را بر مثال کباب پرکاله پرکاله گشته میدید بهر این ناامیدی ندائے غیب برخاست هر چه از غیب است بے عیب است که اے نادان ندانستی دنیا بآخرت پیوسته است آخر به اول انجامیده است ازل ابد با هم آشتی کرده اند هر دو سر رشته بیک گره بسته اند و آن دو فلک و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ[3] لیس عند الله صباح و لا مساء را در گوش تو فرو نخوانده وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝[4] آنکه شب و روز را یکجا کرده است و در یک سلک در کشیده این سوگند به خط و خال اوست همان رخسار اوست بر آن رخسار این خال سیاه کار است شب را چه در حساب می آری و روز را چه قرار میدهی که هر دو در

لا عاشقه[1]

[2] التیاع از لوع بمعنی شورش درون و رنج و تعب از عشق -(م-ا)

و رادوار اطوار اند والضحی واللیل کفر و اسلام هم باشد

بیت

کفرے که در و نشان معشوقهٔ ما است ... آن کفر به از هزار ایمان و عطاست

وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝ بموجب آن صور و اشکال و حجب آنکه لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۝ خود را بدور وانستی و از و جدا مانده دیدی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ بدین و هم و ظن خود در آمده که این صور و اشکال در عبرتے نه اند کار همان بود که امشب با تو در اعتناق و اغتنام بود ترا اطلاعے دهم همانچه بود همان است حوادث را عاقل و در اعتداد نیار و چه بود آنکه یتیم بودی در کنف حمایت ما و چه باشد گمراه بودی ترا راه نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از در مران و از بر بدر مکن و در و طالب و خواهنده را در ماں نهه تو او هر دو از لباس بد شدند حقیقت هر دو محقق شد آنکه دو ی نمود رخساره از ان نمائی میکند جبهه و ابرو مینماید که همه یکے گشته است ستر گفته اند بهترا ی لا یقال و لا یحکی عنه و لا یفشی شبلی اول حال محاسب بود شخصے بر شبلی گفت چند هزارے حسابے هست مرا جمع بکن بده او یکے دو بیت پنج و شش میگفت شبلی عقد میگرفته سپس آن شخص پرسید چند شد شبلی گفت یکے شخص گفت دیوانه شدی هزار ها را یکے میگوئی شبلی گفت دیوانه توئی یکے را هزار ها گمان می بری.

[5] دریاے

بیت

سبحان خالقے که صفاتش ز کبریا ... در خاک عجز میفگند عقل و انبیا

———

سمر هشتاد و پنجم

شخصے افتاده براهیکه گذرگه بادشاهے بود پر کالهٔ سنگے سرخے یافت گمان برو که لعل بدخشانی است استند و اخفاعن اعین الناس در بغل وسینه گرفت نهانی بر جوهرے که استاد طایفه است آورد او را در گوشهٔ برد حفظ سر را به قسم عهد و تاکید گفت این به فروشی ربعے ترا باشد در گوشه رفت کشید بر دستش داد مرد جوهری این کار شناخت که سنگ خاره است این بیچاره ازین خبر ندارد چنانچه پیش من فضیحت شده است جاے دیگر برود رسوا شود عبارت کرد گفت این را که شناسد که باشد که بهاے این تواند داد تو بر من باش این را نگهداریم تا این را خریدارے پیدا شود هم بحضورش چند توئی جامهٔ پیچیده و در چند صندوق نهاد قفلے آورد و مهرے بدان نهاد و او را مدتے در صحبت خود داشت جواهر و نگینها بحضور او فروختے و او را تعلیم شناخت جواهر کردے تا آنکه آن مرد شناسنده شد عارف این کار شد استاد جوهری با او گفت تو شناسندهٔ جواهر شدهٔ و خریدارے پیدا شده است صندوق پیش نهاد و از ان جامهاے تو بر تو پیچیده کشید بدستش داد و گفت بگو بها چیست او دست گرفت به استنکار بیرون انداخت گفت این سنگ به هیچ کار نیاید استاد را غرضه داشت مرا همان زمان چرا نگفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادے شفقت دامن گیر من شد پرده پوشی جهالت تو کردم نخواستم برای این سنگ ریزه که تو وهم آبگینه بردهٔ آبروے تو بریزد گفتم این را در صحبت دارم علم این کار بیاموزم تا هم خود داند که چه بها است و چه می ارزد این حکایت متضمن چند سر است علماء ظاهر مغرور بدانش نحوی و

وصرفی و چند نقتے از نظم و نثر امراءالقیس و ذوالرمه یاد گیرند و بدین سرمایه ریش شانه کرده سینه کشیده دستار ببریده خرامان و گر از ان درره روند به تبختر و غنج دلال با خود گویند ما علما ئیم قدم در زمین نمی نهیم تا فرشتگان پرهاے خود زیر قدم ما نمی نهند و اگر خود چند مسئله از حیض و نفاس و تطهیر انجاس حفظ دل او شد خود از علماء دین و از متابعین گشت نگرد ستاره کالکوه و هو کرائس و تقتقت کفنشاه فی رفتاره و تشدقت لحیاه فی گفتاره ن کراکس همانکه آن دیوانه گفت که سخن راست از دیوانه شنو گوید علماے جاهل و پیران نابالغ و رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده اکثر منافقی هذه الامت قرّاها هرلاشے قرار گرفته و آنرا کارے پنداشته همبدان سنگ سرخ مانند که لعل بدخشانی دانند امرا و ملوک و وزرا و سلاطین بدستگیے و چند درمے که در گره ایشان بند و خود را تا کجا می نهند بادشاه خود میگوید من خلیفة الله سبحان الله او خود نائب بادشاه خود میگوید با همه ظلمے و فسقے و تجاوزے که در دین وار دامرا و وزرا خود بدامن او بربسته اند اعوان و انصار چیزے خود را تصور کنند که مادر پدر ایشان هرگز نداشت حکماے یونان به منطقے و ریاضی و الٰهی که با خود راست گرفته اند و اشکال اقلیدس که پابند و اشکال جان ایشان شده است و آن ترببے و تسدیسے که ایشان گویند آن خود دعوای خدای است مردم دیگر را چه گویم هر که هست دون ایشان است مردے متعبد را مرد و متزهد به عجبے مبتلا است که در مقال در نیاید همان است که الحایك اذا صلی رکعتین ینتظر الوحی قوم صوفیه بدان نورے و نارے که بینند خود را جز مقربان حق تصور نکنند و محققان متجلی که به تمثل و تشکل مبتلا گشته اند منتهاے کار دانند مقید مطلق گویند و خدا را به صورت پرستی دانند و جز این صور و وجودات وجودے دیگر نگویند و لعمری ظن فاسد و متاع کاسد همان باشد که سنگ سرخ را لعل بدخشانی دانسته اند و ندانند

۳ن کاف که انهٔ وراء کل وراء اگر خوف خ نبودے ش صورت ک بحقیقت
۴ن کاف نبودے ک آخر د رانیگوید او بگفتارت گرفتار است و انچه او ازین
۵ن دال ق خ ضل واضل و هاویه او باشد نعوذ بالله من شر الشیطان و
۶ن کفایت شر هذه العقاید اے خداوندان مال الاعتبار الاعتبار اے
۷ن قاف خداوندان قال الاعتذار الاعتذار میتوانی از ب به ح رسی و
الف را سروران سازی۔

محمد حسینی عمرے درین غم ماند و ار جو در آخر حال این دولت
را در وامان گدائے ما کنند و این آیت میخواند لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

سمر هشتاد و ششم

مسترشدے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بسمع ما اتصالے
داد گفت رش آن بارش ا ف ی ع کرده است گفت۔ بیت

سمن برے و ظریفے و چابکے شوخے ... همین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت

ساعد خود را میان هردو وز کرده برآورده رقص میکند و هرچند ایشان
قصد ب ت وارند البته میسر نیست از انچه او علو گرفته است و ایشان را ۱ن هردو وز کردهٔ
سفل انداخته لقد بلند سرافراشته میرفت و این هردو میگفتند چه عجب کارے
باشد که این حالت ابدی و سرمدی گردد۔

و مسترشدے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجه رفتم یعنی خواجه
ما نصیر الدین محمود بحضرت شیخ رفته تلاوت میکردم د ع براو در آمد
بلند بالان زود و دال بیرون آمده هردو گوئی مروارید شب افروز است ۲ن تلاوت
متصل تربت نشستند و این حکایت میگفتند محمود اتو خود را چه ساختی مردان ۳ن دوع
می آیند و خاک ترا سرمهٔ چشم میکنند گرد سر تو میگردند و ترسان و لرزان
نزدیک تربت تو می آیند سوگند ز و ج ل۔ خود ازین ق بیرون آرم
و چون مرد در صحن این خطیره بگردانم شیخ از درون تربت فریاد برآورد که
آه چیست ازین دولت بالاتر گفته اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِيْنَ و این تاخیر چرا میشود۔

اے یار عزیز و اے برادر شفیق هیچ میدانی چه گفته بشود اگر وقتے ترا
دولت و صلتے داده باشد و از حقیقتے نشان یافته باشی بدانی چه میگویم این خیالاتے
و وهماتے و این ظنوناتے و این حسباناتے و این مثال تر هاتے است که دوستان
خویش را بدین امیدوار کنند انما الحق وراء کل وراء عمر رضی الله عنه روایت

میکند که بحضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم عربی آمد سر کشاده و موی سرا فراشته آوازی داشت کدوی النحل با رسول الله صلی الله علیه وسلم زانو بر زانو نشست تعلیم ایمان واحسان کرد و رفت رسول الله فرمود دانستید که بود گفت جبرئیل بود که تعلیم دین شما آمده بود و جبرئیل این صورت ندارد این تشکل وتمثل جبرئیل است رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود جبرئیل پیشتر بر صورت وحیه بیامدے این هم صورت جبرئیل نیست به اشکال مختلف متشکل میشود این او نیست وغیر او هم نه ولیکن هکذا یری وفیه مکر وخداع والحق وراء کل وراء اما دوستان خود را بدین تملقات وتعلقات امیدواری وآرامی میدهد مرا پرسند این حروف متهجیات برآری وآن را بیانی نکنی فایده چیست گویم دو فائده یکے آنکه یاد کردی است مرا و دوم آنکه یعرفه اهله و دیگر اظهار اسرار در صحرا نهادن بهر گفتار رضاے جلیل جبار نیست. والسلام

سمر هشتاد و هفتم

این نقش را بنویس سرا عرابے و نقط مکن و پیش مردم اختلاف و اضافت انما مرد جندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید سیر پرده دار و دربان گوید ستر عاشق گوید سر باغبان گوید سبز ترک گوید سیر جمال گوید شتر ملاح گوید شبر حجام گوید نشتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر فعلی ہذا ہر یکے انچه در خزانهٔ خیال او متمکن بود بر حسب او بدان مشغول بود همان گفت همبرین قیاس قس الناس فهمهم علی تسمیتهم رب الناس قد علم کل اناس مشربهم ـــ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○ چون جزئی هم ازین کل باشد او تعالی صور مختلف متضاد را آفرید وفیض خود را بدان تعلق دهد هر یکے بحسب علم و فهم خود او را نامے نهد و بدان قرار واطمینان گیرد معتزلی گوید لا یری البتة و دیگرے گوید خالق شر نباشد و دیگرے گوید ذات لا صفت له و این صفات که گویند اضافات است و دیگرے گوید بنده فاعل فعل خود است خدا بے را در افعال بنده ایجادے و خلقے نیست فقیه گوید لا یری فی دار الفانیة البتة ومن قال به فقد کفر صوفی گوید یری بعین القلب لا بباصرة الظاهرة هو رویت الایقان لا رویت العیان و دیگرے گوید چه باصره با بصیرت یکجا گردد و همین باصره است که در قلب می شود بصیرت میگردد فعلی هذا یری بالبصیرت والباصرة دیگرے گوید هر صور و اشکال که منم گویم ما رایت شیئا الا ورایت الله فیه و در عقاید نویسد رویت الله تعالی جایزة فی المنام والسکوت فی هذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لا یقال و لا یفتی ومعنی دیگر لا یحکی عنہ ودیگرے گوید اینجا کل لسانہ است و دیگرے گوید حکایت از ان نہ کنند کہ چہ دیدم وچگونہ دیدم این بدین معنی نیست کہ از چون و چگونگی بیرون است این دیداریست کہ اگر از ان حکایت کند جز سنگسار و تضلیل وتفسیق نقد وقت او نباشد۔

اکنون ہان و ہان اندیشہ یکے پیش گیر چند مغلقات در الٰہیات وچند ترہات وطامات ہرچہ دیدی و دانستی میدان وبدان بباش وقدم را از رہ مزید و توقفے مدہ بازگشتی مکن این دریاے است کہ شخصے دران غوطہ خورد تا قعر او یابد ویا بہ قعرے رسید دانست انتہاے دریا رسیدم ہمدرین گمان نظر فرود و قدم خویش کند دریاے دیگر بیند چند مرتبہ ازین عمیق تر باخود گمان برد کہ قعر این را گیر انتہا ہمان باشد ہمچنان کرد باز انچہ در اول بار بود باز ہمان مثال پیش آمد ہمیرین نمط اگر صد ہزار سال عمرش دہند یک ساعتے از غواصی نماند انتہاش نیابد ضرورت حالت این باشد من عرف اللہ کلّ لسانہ

سمر هشتاد و هشتم

الحکایت التی نحن بصدد ہا سنائی در الٰہی نامہ نظم کردہ است و در احیا ہم ہست وعبد العزیز حکیم نسفی در تنزیل آوردہ است شہرے بود مردم آن شہر ہمہ کور بودند وشنیدہ بودند کہ در جہان ہیکلے است عظیم کہ او را پیل گویند ہمارہ در اشتیاق احساس دیدار او بودہ اند اتفاقاً کاروانے پیش در شہر فرود آمد وبا آن کاروان پیل بود واز بس اشتیاق و شدت طلبے کہ بہر ادراک احساس پیل داشتند شوریدہ تر تا بودند باخود گفتند کورانیم از دور نتوانیم دید جز بحس لمس یا ذوق یا شم نتانیم چند معتمد کہ میان ما اعقل و اصدق باشد وحس تیز تر بود ایشان را فرستیم انچہ ایشان گویند ما عقیدہ بران بندیم از ہر محلتے یکے را گزیدند اعقل واصدق واحدّ حسًّا بود اختیار کردہ فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پیل نہاد و دومی بر گوش پیل سیومی بر پشت چہارمی بر پاے پیل ہر چہار بعد احساس باخود مثالے راست گرفتند بازگشتند آنکہ دست بر خرطوم پیل نہادہ اہل محلت او را پرسیدند چہ دیدی گفت پیل ہمچو عمود باشد مردے صادق واز ایشان عاقلتر احساس کردہ آمد ہمبران اعتقاد کردند دومی بر اہل محلت خود گفت ترسی باشد گوش پیل مانند سپر است وآنکہ دست بر پشت پیل نہادہ بود گفت ہمچو تختے باشد وانکہ بر پا نہادہ بود گفت ہمچو ستونے باشد ہر یکے عقیدہ مختلف در دل کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتاد یکے گفت ہمچو عمودے است سہ طائفہ دیگر گفتند غلط میگوئی پیل ہمچو عمادے یا ترسے یا تختے زیرا کہ بزرگ ما صادق گفتہ است ہر یکے بدلیلے مراجعت بر بزرگ خویش کرد اثبات سخن چو لابدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رد دلیل مخالف مرد مستدل گفت معلوم است بواسطۂ پیل صف
می شکنند پس هیچو عمود باشد به سپر و به ستون صف شکسته نشود و اثبات مذهب خود کرد
و رد مذهب خصم و آنکه ترس گفته بود معلوم است پیل را پیش میکنند در
جنگ آدمی ایستند پس هیچو سپر باشد تخت و عمود و عماد پیش نکنند و پس او نشوند
ثانی هم بر مثال اول اثباتے و نفئ کرده و آنکه دست بر پشت نهاده گفت
عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چه بر پیل چند نفر می نشینند هیچو تخت
نه باشد چگونه میسر آید ثالث همان کرد که اول و ثانی کرده بودند و آنکه دست بر پائے شود
نهاده بود گفت محقق است که پیل چندین بار بر میگیرد ترس و عمود و تخت
بار بر نمیگیرند این نیز همان کرد که سه بزرگ گروه بودند دران شهر چهار
مذهب شد هر یکے در اثبات مذهب خود غلو میگیرد سبحانه و تعالی از چشم
یکے پرده کوری را برگرفت او رفت پیل را چنانکه بود بدید بدین کوران
گفت اے عزیزان پیل همین است که شما میگوئید و نه این است که شما میدانند
هر یکے میان شما به اعتبارے صواب و به حقیقت خطا هر یکے باوے
به زجر و قهر بر آمدند گفتند پرده کوری چگونه رفت پدر ترا نرفت و فلان
بزرگ را نرفت ترا از کجا باشد.

معتزلی با سنی اختلاف کند هر یکے خصم را کافر و زندیق خواند معتزلی
خود را اهل عدل و توحید نامد و سنی او را کافر گوید و هر یکے بدلیلے اثبات
فرماید معتزلی منقولی و معقولی آرد احتجاج به کتاب الله و حدیث
رسول کند و به اشکال اربعه و قضایائے منطق را دلیل و برهان خود
سازد و سنی معقول و منقول او که صریح کتاب الله و حدیث رسول
الله بدان ناطق است تاویلے گوید و سنی نیز معقولے و منقولے اثبات
کند و آنچه معتزلی منقولی آورده باشد تاویلے کند و معقول را به قضایا
و اشکال دیگر رد کند مثلاً گوئیم سنی برائے اثبات رویت گفت

الله سبحانه فرمود وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ نظر الیه گویند
دیدن به باصره باشد معتزلی گوید الی صواب ربها ناظره حذف مضاف
کرد سنی هم بسیار جا حذف مضاف کند او مرتکب کبیره که بغیر توبه میرد
کافر خواند تمسک کند به آیت وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا ا خلود را تاویل کند به طول مدت کذلک از هر مذهبے
اگر حکایت کنم این سمر مختصر قصه طول مسلم گردد.

الغرض این همه کار بدلیل مستقیم آمد و هر یکے مذهب خویش علم الیقین
نامند اکنون حق چگونه پیدا میگردد و سنی بچه بر حق شد و معتزلی بچه باطل
و همچنین مذهب دیگر ورائے آن معلوم علمے دیگر باید که پردهٔ کوردل
عقل از میان برخاسته باشد و حق را چنانکه حق است بعد کشف
و تجلی و دیدن هر چیزے چنانچه اوست آن را علم الیقین نامند
باقی دیگر حسبانات و ظنونات و خیلات

اما عجبے دیگر صوفی که پردهٔ کوری دل به فضل من الله و عنایته و
به ارشاد شیخ مرشد مذهب رفته او بدان دعوی کند بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ این مردمان نادان این عالمان جاهل این پیران طفلان
صفت نابالغ در تکفیر و تضلیل زبان دراز کنند لا حول و لا قوة
الا بالله و حق الحق سخن به صدق گفته شد و دیده اش کنده باد و
نادیده گوید صوفی عین شمس را به فیض شمس دیده است هم از و بدو
حکایت کند حمقی الناس در انکار و اعراض اے مسلمانان گردش
خود را قرارے طلبید و خدائے را شناسید چنانکه لائق شناخت اوست
اتباع راه صوفی کنید و آنچه پیر مرشد فرماید بران روید لَعَلَّ
اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا تا پرده کوری از چشم تان
برخیزد حق بحق شناخت شناسید و اگر اثنائے طلب اجل در یابد

ترا از شناسندگان گیرند و فردا بدرجهٔ ایشان سپارند و اگر نه مساکین شما محروم مانید از خدا باز مانید تا با شما چه معاملت باشد بیت

نصیحت کرد یکتوسان اگر آزادهٔ بستان
وگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

شعر

سوف تری اذا انجلی الغبارٌ ... أفرس تحتک ام حمارٌ

بیت

بوقت صبح شود همچو روز معلومت ... که با که باختهٔ عشق در شب دیجور

سمر هشتاد و نهم

جمازه شترے را که بر مثال جبال باشد جمال اثقال بر پشت او نهاده می برد شتر را ماندگی دستگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلغزید ماندگی بدرماندگی پیوند شد چون زاهر باوقر وقار در وادیه قرار گرفت و وران وادیه نشستی فرمود جمال اگرچه مدبر حیال بود هر تدبیرے و حیله که کرد آن شتر که در روش و رفتار باد تند به تگ او نرسیدے البته در مقام که وقار و قرار گرفته بود نه ایستاده روش پیش نگرفت جمال را صبر جمیل لابدی شد حموله را بر پشت شترے دیگر نهاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گردن دراز کرد کهی و برگے که اطراف او افتاده بود بخورد شکم بقوت ملامال شد قوت یافت به ایستاد غایبانه در دشت گشت میکند و برگے و کهی که آنجا بیشتر و بیشتر است میخورد میگیرد و تا آنکه فربه و آبادان شد موشی با هوشی با وے دوچار خورد و پرسیدش اے شتر از ان کیستی گفت من از ان که باشم که من از ان خودم موش گفت ای شتر گاوے وخری نگذار از این که سوحوادث متعاقبة الوقوع است و نوایب دهر متوالی و متواتر شاید ترا روزگارے پیش آید که در کار تو دستگیری کند و پا مردی نماید گفت تو بگو که شایستهٔ آن که باشد که من از ان او گردم موش گفت از ان من باش آن جسم معطل خشم کرد و خواست لگدے موش را زند فارهٔ در سوراخے خزید و رفت شتر روزے بر عادت قدیم خویش سر افراشته سینه کشاده گردن دراز کرده برگ کنار میخورد ریسمان مهار با خار کنار چفسیده پیچیده هر چند که ره خلاص جست تدبیرے نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نه علفے نه آبے خورے در شرف

تلف افتاده نزدیک شد پشت زمین را وداع کند در شکم خاک نزول سازد و چون زاهد با وقار در زاویه قرار گیرد ناگهان موش را نظر افتاد شتر را چشمش کشاده بر روے آسمان نهاده همچون زاهد بجان متحیر ماند موش گفت هان وهان شتر نه گفتم ازان کسے شو امروز ترا که دست گیری کند وازین بند که میرهاند گفت اکنون از آن تو میشوم داری تدبیرے که مر اخلاص بدهانی فاره بر درخت سوار شد مهار که بر خار پیچیده بود برید ازان فویقه کار شتر را اصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش با امن و آمان بسر برد.

اے مرد عاقل با تجربه یکے درین سمر نگر و اندیشه را بکار بر البته از آن کسے بباید بود غائبانه بر مثال عمیانست که در بادیه افتد و هادی نه البته مسلک و میبرند اند کارش بروزگار بهلاکت کشد اگر مرا پسند نیکبخت کرا گویند گویم آنکه او دست در دامن رهبرے زند و در پے او رود رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام اما صاحب دولتے باشد که در غیب الغیب دست بر دست کسے زند که مرشدے هادی حقیقی بود چه دریافت مرشد مشکل است امثال اقران اورا در احتجاب داشته و البته بحقه پیدا نمیشود تا کدام صاحب سعادت باشد خود را رَجْمًا بِالْغَیْبِ در دامن مرشد انداخته باشد هرکه مرشد یافت خدارا یافت هرکه مرشد را دید خدا را دید که او یکے از جُنْد امیر پیغامبر است میگوید من اطاع امیری فقد اطاعنی و من اطاعنی فقد اطاع الله وآنکه به ظن و وهم بیکے پیوست و او نه لائق آنست او خود ره منزل ندیده ره نشناخته است دیگرے را چگونه پیشوائی کند و آنکه او در غرقاب افتاد شناورے باید تا ازان غرقاب کشد و آن غریق را باید بر و بار خود نه اندازد و خود را با شناور سپارد

اما این قدر نقد وقت باشد هر چند که او لائق نیست و از وکارے نمی سزد شخص به وهم گمان خود متوجه او باشد بحسب ظن و همه آثار و برکات ببیند و مبشرات او را بصورت او نمایند انا فرد آمنا و صدقنا اورا مقام شفاعت نه و شخص را به حسب استحقاق بجاے داشته فرشته را فرمان شود یا روح نبی را بصورت پیر او شود اورا شفاعتے کند و بدان در جاے و قرباتے که طلب داشت بدان رساند الغرض بهمه وجه روے آوردن و دست بدامن او زدن و قدم بر پے او نهادن کارها دارد و روزگارها سزد چنانچه گفته اند

بیت

دست در دامن مردان زن و اندیشه مکن — هرکه با نوح نشیند چه غم طوفانش

۹۰

سمر نو دم

حکما گویند خدا هستی است نیست نما جهان نیستی است هست نما جهان صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی جهان خدا است یعنی اوست که بدین اشکال و صور ظاهر شده است خدائے ظاهر به جهان است جهان قائم به خدا است خدا شخص است جهان سایه آن شخص چنانکه هوا و سراب هوا هستی است نیست نما سراب نیستی است هست نما سراب صورت هوا است هوا معنی سراب است ظهور هوا به سراب است و قیام سراب به هوا است هوا شخص است سراب عکس اوست السلطان ظل الله فے الارض اے عزیزان قدر صور و اشکال را که درین جهان بینی آن همه ظل است شخوص ایشان در عالم علو است هر حرکتے و سکنتے غضبتے و شهوتے و کذلک الباقیات من الافعال والجمادات والنباتات همه ظل آن شخص اند شخص لطیف است و ظل کثیف و ظل لطیف کثیف باشد این دم که پیش تو نشسته ام دستے و پائے که می جنبانم و سخن می گویم بر سر دو زانو بر نهالچه نشسته هم همچنین شخص من در عالم علو همان می کند که عکس آن من میکنم ولیکن معًا معًا لا تفرقة بینهما زهے حکیمے که کله بر بسته است و ریسمان آن کله با تارهاے کمخاب تعلق داده او را از بالا می جنباند هر حرکتے که او کرد صورت او در باطن پیدا می آید هم همچنین میان ما و اشخاصے که در علو است میان این هنود بعضے هست از پرکالها جامه کرده دست و پا و کمر او را بر ریسمانها بر بسته و آن ریسمانها را به انگشتان خود تعلق داده چنانچه انگشتان می گرداند آن صورتها همچنان رقص میکند

چنانکه طائفهٔ رقاصان هنود را دیدهٔ کمر میگردانند سر نیز میگردانند انگشت بر بینی می نهند وقتے بر جبهه می نهند تعالی الرب عن ذلك علوًّا کبیرًا ارادت و قدرت او را همین مثال نمونه باشد قول فارس است الناس یحبورون بید قبضته و آن را همین نمونه است۔ [1] مجبورون

بیت

گر از بے گلخنم به گلشن چه کنم [2] از پے
ور دور بر گلشنم به گلخن چه کنم
تدبیر بگو بدم که مسجد تو برو
تقدیر به میخانه برد من چه کنم

عرفت ربی بفسخ العزایم ازین نشانے داده است اگر در دریاے مراقبه افعال غرق غوی حالے جواهر معارف را در برکشی۔

بیت

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاه بکشاید
که دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط او جز صورتے نیست که از اثبات [3] حقیقت رسالت حقیقت میرساند بود او نابود وان وجود او عین شهود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [3] کہ اثبات از حقیقت و رسالت میرساند
انبیا من از خودی خود خلو داشتند و از وجود تصوری [4] خود بری بوده اند و همبدین بنا می کردند و هر یکے را از و بدو خبرے مید اند و بدان دعوت میکردند و ازین گمان می بردند و انبیا را هدف تیر طعن خود میساختند می گفتند اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ هیهات هیهات فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ [4] صوری

بیت

دلا تا کے درین منزل فریب این و آن بینی
یکے زین چاه ظلمانی برون شو تا جهان بینی
جهانے کاندرو هر دل که یابی بادشا یابی
جهانے کاندرو هر جان که بینی شادمان بینی

سمر نود و یکم

جوانے قوی ترکیبے بلند بالا موے دراز سینه کشاده کمر باریک سرین
گران شکم بیکم فراخ سرفرازان که آشوب زنان و فتنهٔ مردان
باشد به مثال طاوس که جلوه کند و کبک رفتار میرفت دختر بادشاه
بربام همچو ماه بر آمده که از طلعت رخسار او آفتاب را تابشے باشد
نظاره کرد فریفته و آشفته گشت نه او را دست آویزے نه پائے
گریزے همچون پنجهٔ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نه پیغام را
که نام بر دو روزے چند بهواے آن دلبند صبرے نامحمود و سترے غیر
محمود کرد تا حال بدانجا کشید که بلغ السیل الزبی وجاوز الحزام
الطبیین از ان کنایه تواں کرد زمام تمالک از دست شد و عنان
عقل گسست نفس ضعف او فکر صعلا قوت روزگار خود ساخت همبدان
تسلی و تو لی میکرد تا آنکه فراش را ضلیع و ضجیع خویش ساخت خیال
محبوب و یاد مرغوب بجاے نان و آب او گشت قوتش گداخت همین
قوت مادی و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکه
صدقاے او بودند گرد او حلقه کردند چه شد و چه زاد و چه افتاد
همانکه جواب جاهل سکوت و کلام عاشق مبتلا کلام مبهوت به فیلسوفے
و حکیمے و طبیبے پرداختند هریکے نبض و دلیلے و فراستے و دید رنجے احساس
کردند که از صفرا و سودا و دم و بلغم نباشد همه دست از علاج کشیدند
به پاپس بازگشتند و درد عشق را نشانے نیست جز دمے سردے و سینه
گرمے بے خشکے چشمے ترے تنے نزارے سینه فگارے سخن بحکم
بالظاهر از حالت او مشاهده میشد گفتند این را گرفتارے

دیگر احساس میشود مگر دیو و پری پرتوے زده باشد طائفهٔ ازین طبقه حاضر شدند
او را از خویش معلوم کردند به کنایت حکایت کردند که پسر بادشاهے عاشق
کنیزک حرم پدر شد چنانچه رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
قرار از صحبت آن شاهزاده بوداع پیوستند مادرش تدبیرے ساخت
نابوده او وهیے بر دیگر این پسر بجاے دل به باد داده باشد و آتش عشق ن ناموس
عیش خوشی او را چون گه خاشاک سوخته و خاکستر کرده بود پردهٔ تنکے باریکے
صافے شفافے میان خود و پسر آویخت که دلش اگر به کسے آویخته است
وراے آن حجاب نشست فرمود همه جواریات حرم را فرمان رسانید
هریکے پیش پردهٔ من شود گذرد تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاهده
کنم و رنگ روے و هیئت او نظاره کنم اگر میان این بتان و پیرو
میان این خوبان سرافرکسے که دل پسر مرا به بر گرفته است از هیئت
او و هیئت معلوم شود که پسر بکدام ابند گرفتار است و بکدام اشکال
کارش مشکل شده است و پسر را بینم که تغیر بشرا و بدیدن که شد کدام
رفتار است که ضیار او چشم پسر مرا خیره کرده است کدام سروے بلند
است که پسر مرا پست کرده است کدام گلے است که دل او را پژمرده ساخته است
خار خیال او در دلش متمکن شده البته هر دو از تغیرے خالی نباشد
آه مشک و عشق پنهان نه توان داشت البته حالت ایشان تمام دل ایشان شد
ایشان را فضیحت همان خفیه ایشان کند لا یدخل الجنت نمام
هریکے به ره خود رفت معشوقه پا بر زمین می نهد منت بر آسمان میدارد
تبسمے میکند آنکه نظاره اعجوبه باشد بگوشهٔ چشم نظرے میکند
که جهانیان مشتاق گردند و هر جا که وے است رنجور مبتلا گردد و ستے
میگرداند که غنج و دلال استاد را رهنما شد به مجرد یکه این آفتاب مطلع
غیب طلوع کرد و این نور که به نزدیک عاشق در اندک الوف

استار باشد شهود وے نمود عاشق چشم تحیر کشاده ماند و به هر دو دست کمر حیرت گرفت و لبا زا بز بان می چشید از بسکه خشک می شدند و قطرات از چشم همچو ابر بهاری می چکید وے سر دے بر آورده که ملکوت و جبروت را بسوز و چنانچه فرشتگان بر و گریستند ما در محقق کرد که این تبے است که دلبر پسر من است پردۂ حیا از میان برگرفت جلبات بے شرمی را در بر کرد پسر را دست گرفت به پائے آن جادو گر دلفریب انداخت گفت از آن تو شده است بجناب دامن و رفتار و اشکال تو خود را بربسته است یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ قصه مقرر محقق است افتادۂ خویش را گرد آر روا نبود که دل باد داده را فرو گذاری القصه ازین حکایت مردمان خیالے برده مگر آن دختر را هم عین خطره پیش آمده است اتابک و مامک او با او خلوتے کردند گفتند قصه حال را اعلام باید کرد که تدبیر مفاوضه پیوست گفت گفتار را فائده کارنمی بینم مرغے بهوائے خویش می پرد و دلم را جنبه حوصله خویش آشیان آن مرغ ندانم ماوائے او نشاسم نماند چاره این بیچاره را جز به خیال سپردن جان و دل را به وهم و خیال او خوش داشتن تا آنکه عاقبت به حسن عافیت باز گردد جان به جانان و هم دل به دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فرود خانم خلوتے اختیار کرده به حضور او سر فرود گرفت ساعتے و زمانے بلکه وقتے لطیفے و آنے نه گذاشتے که صورتے از قدس تمثال آن جوان تشکلے و تمثل نمودے و گفتے انا من اهوی و من اهوی انا و این فرمودے که من او آراسته آم و این منم که تو عاشق شدۂ مرا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ خوانند مرا الکریم الحکیم گویند من راههائے مختلف دارم الطریق الی الله بعدد انفاس الخلایق هر کسے را براہے بر خود آرم .

ن دادگفت تدبیرش

ن دلم را حوصله خویش

اما این قدر بدانی که هیچ طریقے با ذوق آمیخته و با شوق بیخته این جهان و آن جهان را پیوند کرده و با هم دوخته از طریقه عشق نیست اگر خواهی

خوانده باشی المجاز قنطرة الحقیقت معنیش جز این نباشد

غزل

دولت عشق را نهایت نیست … عاشقان را بجز هدایت نیست
هر کرا حل شده است مشکل عشق … او بداند که جز این عنایت نیست
عشق حسے است از برون بشر … آب و گل مرو را کفایت نیست
عشق را بو حنیفه درس نکرد … شافعی را در و روایت نیست
بو العجب صورتے است صورت عشق … چار مصحف از و یک آیت نیست

ن جز هدایت نیست

چنانچه خواجه سنائی ازین عالم نشان دهد .

مثنوی

ای سنائی جهد کن تا بهر سلطان ضمیر … از گریبان تاج سازی و از بن دامن سریر
تا از ان تاج و سریر آید ز مهرویان غیب … هر زمانے نو عروسے نقش بندد بر ضمیر

~~~

ل زبی بضم زاے معجمه و فتح با یعنی رسید سیلاب پیاپے بمحل بلند که آنجا آب نمیرسد . ش

ل طبی بضم و کسر طا سر پستان مادیان سباع و خر و اسپ و ناقه و جز آن . و فی المثل جاوز الحزام الطبیین اے اشتد الامر و تفاقم . م . ا . حزام انچه بروے بندند و تنگ ستور هم .
~~~

سر نود و دوم

اے اخوان صفا واے خلان وفا برادران کریم اے دوستان حمیم
اے مونسان همدمان اے همرهان راست واے رهبران راست گواے
محرمان هم کار اے مومنان روزگار اے همنشینان موافق اے غمخواران
صادق بدانید بدانید بدانید خوبان با کرشمه و ناز باشند خوبان خودنواز
باشند خوبان از انباز بے نیاز باشند خوبان جفاکار باشند خوبان سرافراز
باشند خوبان ستمگار باشند خوبان بے رحم دل آزار باشند خوبان ناساز
دار باشند خوبان بے شفقت بے درد باشند خوبان ناجوانمرد باشند
خوبان حسود باشند کبود باشند خوبان بے درد باشند خوبان قطاع طریق
دل اند. خوبان غارتگر جانها باشند خوبان بے شرم بے مروت باشند
خوبان بخیل بے فتوت باشند خوبان خودستا خودنما باشند یکے با دوے
نخواهند یکے را با دوے نیارند سخت قوے اند دوے ندارند که از و
خوے و شرے در ایشان باشد شخصے مطلوب محبوب نامند معشوق نامند
مشوق نامند مرغوب نامند با تو یکے شده ایم میان من و تو بیگانگی نیست
ما رضاجوے تو ایم ما هواخواه تو ایم میان ما و تو دیگرے نگنجد ما ازان
تو ایم همه آن ما فدائے تست ناگهان تا ن نابیوسان نظاره شو و چیزے باوے ن نابیوسان
بازند هیچ دشمنے هیچ خصمے هیچ بلاے بدخواهی بد سگالے آن نخند شنیده
که لیلی با مجنون چه باخت یکے اخس الناس ارذل الرجال اقبح الاشکال
را شوهر ساخت همه خود را بدو داد خود را مملوک ما ورا و انگاشت هیچ آفریده
خبردار که بر جان آن عاشق محزون مسکین مجنون چه رفت و چه گذشت چگونه
سوخت و چگونه دوخت و چه اندوخت و چه بلا و محنت کشیده چه خجل و شرمنده

و شرمسار ماند - سبحان الله گوئی دعوای خدائی دارد هرچه خوش آید بکنند
با سلیمان داود و رب العزت رحیم غفور و دود چه افضال و اکرام و چه انعام
و احترام باشد سرحلقه آن این باشد لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ
وحوش و طیور و شیاطین و جن و انس همه به فرمان آورند تا آنکه باد به
فرمان او وزد کارها همه برد او سزد و با این همه به صد خواری و زاری
بهمه شکستگی انگشترینش از دست او ستانند و عفریتے را بجاے او شانند
در بدر میگردد و پر کالهٔ نان میخواهد و در زنبیل او کسے لقمه نمی اندازد و
تحفه دیگر آخر الامر بدین کشد فخر علے وجهه فکو بین الامرین
هیچ فکرت می افتد چه اعجوبه کارے است این همه شد - آدم را یاد
نکنی مسجود ملایک سازند بر تخت عزت شانند و ملایکه تخت او را بر سر
گرفته هرجا که خواهد برند و او را آدم صفی نامند یکبار که دانه گندم خورد
یا این با کرم علی اختلاف الاقوال رسوائش کنند برهنه سازند و زیر درختیکه کرم بفتح کاف وسکون را انگور ش.
رود درخت فریاد کند تنح عنی تنح عنی دورباش از من و از بالا علیین بر
بر توده خاک اندازند تفے که از و بیرون آید فرشتگان فریاد بر آرند
الهی از نفس آدم تنگ می آئیم و این فرشتگان حاملان تخت او اند
و خدمتگار حضرت او دعوت نوح بعز و اکرام قبول کنند و اگر پسر را
دعا کند طعنه زنند و رد کنند و حبیب را که بدو متحد واز و دیگر بشیر و بشتر نه
تبع جمله انبیا در شان او گویند مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ - و این نیز فرمایند
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللهُ
در حرب بدر غربا و شرفا اکرامش دهند هر یکے صحابه گرازان سرفرازان خرامان
در ره روند منافقان مشرکان ناکسُوا منهم مانده حرب بدر چندین چرب زبانی و شیرین
سخنی باوے رفت اما حرب احد دندانش بشکنند رخساره بشکنند میان مردگان اندازند
هیهات فهیهات این انتم ایتها الصوفیة و ترهاتکم و این انتم ایها القلندریة

تلماتکم و این اهل الزهد و العبادت مغرورهم و اقول شگرف کاریکه خوبان را با مبتلایان گرفتاران خویش افتاده است گوئی نوعے از الوہیت قسمت ایشان رفته است و اگرنه چندین ترفع و تعزز چیست و چندین تنظم و تکبر بر که مگر همان باشد که این بیان دعوئ خدائی میکنند خویش را خود ستائی میکنند المجاز قنطرة الحقیقت پلے محکمے نهاده اند که بدو از غرقاب اوهام خیال رستگاری باشد

بیت

غیر رفتم بلا شد بوئے ز لفت خراب اندر پی آن بوئے رفتم

آرے فیضان از آن عالم بخش ایشان شده است چندین سرفرازی و بے نیازی از قد لکه آن است ۔

بیت

در وجه نکورویان زیبا همه او دیدم در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم

توحید و وحدت هر دو را یک حرف نبشته است و کلام تمامتر کرده تفکر تحرک تامل توصل و الله اعلم ۔

سمر نود و سوم

هیچ نظاره ات بچشم عبرت شده است جمال رونق گلزار به سبزی و تری لت و بجزه به سیاهی نسبتے تمامے دارد بسایه رنگے که او را شکلے نیکے باشد که فریب دلها و گرفتاری جانها گرو و فاقح لونها صفت هر رنگ که به کمال براقت خود رسیده لک در هر دید سیه رنگ براقت تمام دال بسر پسر روم الله الله مشاهده شد در تجلیات و کشوفات بوده ام این جمال و این کمال و این جمال بالله الکبیر المتعال به نعمتے بود که وهم پے گم کرده است خاقانی نشانی ازین حال به عبارت فصیح تر و بیانے بلیغ تر اشارت کرده است

بیت

قصها می نوشت خاقانی قلم اینجا رسیده و سر شکست

سمر نود و چهارم

جوانی قیاس هفده ساله یا هژده ساله برهنه تمام سر بسر لنگوته بهه داشت و برهنه و چندین موئے جعدیته چنانچه بنام تتے و بیرے میکنند در قفا آویخته دال و سین او از کاف برون آمده طغراے لاهوت و ملکوت بنام ناسوت ساده گی آزادگی او اثبت فرموده واگذاشت انور را ثبت کرده لمعانی و براتے که وارد سبحان العزیز الحکیم قدس منزه و نزاهت و لطافت چیزے انموذجے بیچاره گرفتار مسکین مبتلاے الوهیت را مثالی تصور کن که درختی باشد سر درخت ازین عرش در گذشته و بیخها خارجة نی عموم الارض بود و برگ آن درخت در خوردی و تنگی مثال دانه سرشف و فیض رطوبت هواے شب نم میوه او قدر دانه سرشف محمد حسینی مبتلا بدان برگ و بدان میوه هر نفسی جالے دیگر مینماید به صورتے دیگر بر می آید مسلمانان مسلمانان گرفتارم رحمے بر من لطفے طرف من لا حول ولا قوة الا بالله
مصراع بیخبر انرا ازین قدم رنج نیست

سمر نود و پنجم

قوله عز من قایل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ٥ اَلصَّابِرُوْنَ جمع صابر وهم علی الواع و هر یکے را اجر بغیر حساب است یعنی مزد اوست که کسے اور او حساب نتواند آورد از بس کثرت او

و دیگر بغیر حساب یعنی آنقدر دهند که در احتساب صابر نبود.

و دیگر اجرایے باشد بمقابلهٔ صبر از پله صبر گرانتر باشد.

گفتم صابران بر انواع اند الصبر بالله الصبر فی الله الصبر عن الله الصبر علی الله الصبر مع الله صبر الله را مشایخ ما تقدم بیان کرده اند اما الصبر بالله را معنی خاصے است که آن بزرگان نفرموده اند با، مصاحبت باشد یعنی صبر الصابر مصاحباً ایاه تعالی در ان حال که او مصاحب خداوند است هر بلاے و محنتی و غیبے و شدتے که برو افتد صابر چو در محضر و مشهد محبوب بود هر آئینه صبر آئین حالت او باشد بلکه اَلَذّ و اشهی فاعل اوست تعالی محنت و بلا او مینهد این محضر و مشهد چه میگوی قفائیکه که محبوب بدست خود زند یا سنانی در سینه است خلانند یا تیرے از دل و جگرت گذرانند الذ و اشهی باشد یا نه. دیگر این بار سبب باشد صابر در مشاهده. حضور اوست از خیال و شهود وجود بدو است سختی و رنجی از شهود باشد تصورے و تفکرے بتو رسد صبرے محمود و ممدوح باشد. و دیگر بار مقابله باشد یعنی گفته اند انه سبحانه خلق عن کل تلف اگر مصیبتے رسد و اگر زیانی بجانی افتد مقابله آن خداوند تعالیٰ باشد زهے صبرے محمود زہے صبرے مقصود چنانچه یکے را سبوچه از دست افتد او را گویند در تلف این سبوچه غم مخور ترا بمقابله آن ماہیے قلئے و گنجے چلے رسد. و دیگر معنی با این باشد که

گفته اند بی نطق و بی بصر چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان هست

الصبر عن الله من بلے بعد تجاوز راست این چنین صبرے گویند غیر محمود است چنانچه شاعر گوید

شعر

الصبر محمود فی المواطن کلها ‌ ‌ ‌ الا الصبر عنک فانه غیر محمود

و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله وکونه اشد مرد نبرد و ورد سهرورد ئ مرد سهرورد

که گل چمن سهرورد باشد این دو معنی را اثبات کرد نکو بیانے که ایشان فرمودند که گل چمن سبز و باشد

ونکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بالیستے و انسداد

بصیرت بعد انفتاح او اگر امکان تشریستے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن النسداد نیست

مگر سبحانه و تعالیٰ در بعض محل سد بصیرت کند چنانچه سد بصیرت محال یعقوب

که در حق یوسف بود ۔ اما الصبر عن الله اشد بمعنی اقبح اسمج اغلظ دارند هم وجهه

توجیهے هست این سخن غورے دارد فکرے کن به بین اما الصبر عن الله

را اگر این معنی گوییم وجهه وجیهه و اعتبار صحیح بود حق سبحانه و تعالیٰ تجلیات لطف

دارد و تجلیات قهر دارد و تجلیات جلال و جمال دارد ۔ جلال آن را گویند که نسبت

به عظمت و هیبت و شکستن متجلی و قطره قطره کردن او این کند و ثانی حال کما

بدا یعود سالک متجلی بر وی تجلی جلال شود این خسته و گسسته قطره قطره گردد

و عظمت و هیبت او در تاب آوردن نتواند گریز گیرد و خواهد در بند جمال رود

اکنون تحمل که ره نیاید خواهد از سختی و درشتی این تجلی میخواهد اصل کار را بگذارد

که این در تاب او نیست ذاکر میخواهد ذکر نگوید مراقبه نکند این صبر اشد بود

و دیگر تجلی جمال تحمل به تعزز و تکبر میکشد و به خود بینی خود کامی میبرد اکنون صبر از

جمال حق کردن و مصلحت تواضع و تخاشع را پیش گرفتن اغلظ داشد و اعظم و اجل

بود ۔ تجلی قهر یعنی هر مظهرے مذموے غیر مستحسن بلکه مستهجن جمال او را نظاره

شود و آن صورت به ره خویش و لکار خویش میکشد شخص متجلی ۔ اتباعاً لسنت

نبیه و رعایة لاتباع قدم شیخه و اختیاره قول المحققین

المتجلین ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین از ان تجلی خود

را باز آرد آه الصبر عن الله اشد مثلاً ان کاره باشد در مظهر او ئ آن کاره

تجلی کند او از ره خود و بکار خود بسته خود میکشد این صادق حاذق یعنی بد کاره

و این مخلص متخصص از ان خود را باز می دارد و حرمان اختیار میکند ئ حادق

و الالهام قول محی الدین ابن عربی آید و یفوتک خیر کثیر فلیکن

و دیگر تجلی قهر در بلیات و محن و در صورت قهری چنانچه مار و گزدم و

گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مرد ره گریز بخوفاً من تلف الروح

گیرد الصبر عن الله اشد باشد ۔ تجلی لطف ۔ او تعالیٰ تجلی کند در محل

ملذوذے مرغوبے معشوقے لاجرم عین حظ نفس است

مرد باز ماند که خط نفس به نفس نه دهم و او را آکل و

شارب و زانی نام نه نهم و اگر چه تجلی است پس آن کدورتے و ظلمتے در و

طاری گردد ۔ آئی و انی ۔ الصبر عن الله اشد باشد ۔ و دیگر کسے باشد

دلش خواهان است احصول و جانش خواهش حصول با این همه خود را ناشایسته ئ وصول

و نالائق داند او قاتے که مرجوه است البته آن سالک میداند این حالت ئ خواهان

است هر چه بخواهم بدهند اعظاماً لشانه و تحقیراً لنفسه در کشاده

است حاجبے و دربانے نه ایستاده منعے و دور باشے نیست مع هذا کلمه

یکے درون در قدم نمیدهد و درون نمی ایستد با خود این میگوید من

ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او معشوق لاحول ولا

قوة الا بالله

مصرع

ولا دامن فراهم کن کجا ما و کجا ایشان

هان و ان الصبر عن الله اشد باشد یا نه معشوقه خلوت کرده

است و دلاله را از خانه بدر کرده است و حجب و استار را از

میان برگرفته است وصورت رضا را بدست جلوه داده است افعل ماهئت الیَ اِلیَ می نوازد عاشق مبتلا ومسکین مشتاق پربلا عصمت او واحترام او آن بیچاره را محروم میدارد زہے صبر ہر آئینہ اشد نامند۔

الصبر علے الله تنوعات تجلیات وتقلبات وہو رہر یکے در سنین وشہور تجلیات لایتناہی دارند وتجلی را در جملہ تقلبات ودر کل طورات در ہر رفعے حطے علے استر سالے کردہ باشد اے عزیز این راصبر علی الله گویند اگر منعے وردّے واگر قبولے وورودے واگر ردّے
محنتے وشدتے واگر راحتے وفرحتے دامن گیر وقت او شود او ربہ خدائے خویش صابر باشد ودران عطو دران حط تجلی کہ بہ حسب حط وحط بود واو بدان تجلی صابر ماند این راصبر علی الله گویند۔ ودیگر الصبر علی الله یکے تجلی را مقر ومستقر خویش سازد اجمال است وتفصیل است اطلاق است وتقیید است مردے بر مقیدے مفصلے ماند تا آنکہ ہمہ او بد وصرف شد الصبر علی الله گردد۔ دیگر علی برائے علو واستعلا راست مرد متمکن ومتثبت ومستعمل بر تجلیات باشد ہر نوعے وہر صنفے کہ او خواہد نقد حال او شود ویکون مسیطرا علے الحال لا الحال مسیطرا علیہ باوجود آن تنوعات خود را ہر چہ خواہد بدہد وہر چہ خوش آید نقد وقت باشد مرد ہر شخصے آیندہ روندہ است گاہ بیگاہ او را منع نیست با این ہمہ تقاعد میکند ہر ورے شیند ودل در نمی آید بادشاہ بار عام دادہ وآن شخص از خواص او واز ملازمان درگاہ او با این ہم در بار راہ حاضر نمیشود۔

الصبر مع الله۔ عن علی کرم الله وجہہ انہ سبحانہ مع کل شیٔ لا بمزایلتٍ صبر با ہر یکے وبا ہر چیزے بدین صفت

نہ مفارق باشی نہ مواصل نہ مزایل باشی نہ مفاصل این جا تو بصفت او باشی او بہ صفت تو الصبر مع الله ہر جزئے از اجزائے تو آنرا کہ جز لایتجزی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خہ زہے صبر الصبر مع الله اے بعد الله مع بمعنی بعد باشد چنانکہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اے بعد العسر یسرا بعد کشف تجلی وبعد ظہور حقایق امور مرد صبور را چہ نیک گوارا و خوشتر باشد سخن بیشتر وپیشتر ہم ہست الاسرار در اخفا نہا چند توان ہمین قدر بسندہ باشد الاشارت من العارف حسب للعاقل

بیت

زمین وآسمان ہر دو شریفند — قلندر را درین ہر دو مکان نیست
سخن کوتاہ کن محمود فخری — چو میدانی کہ محرم در جہان نیست

سمر نود و ششم

مردم در فریضهٔ جمعه ایستاده خم برهنه تحیه بمحراب کرد نشست دبر مرذ برو میگفت این همه تسبیح و نماز شما و قرات و سجدهٔ شما آن هیچ را بر میکند و میگوید بدین ترنم و خندنی کرد عالمے را در گلزار درگاه بهار در فشیده تازگی و دورے بخشید

بیت

در فضائے قدرتش آدم چو ابلیس لعین
در فضائے هیبتش عالم هبائے مستطیر
چه عیسے و چه موسے و چه پیر مرسلان احمد
چه ترسا و چه مغ انجا همه گشته برابر هیں

سمر نود و هفتم

مجنون در خواب دید گوئی لیلی کارد وے کندے تا ویرے در حلق مجنون راند تا آنکه تمام بسمل کرد پس آن پرکاله کرد با گوشت و پوست و مغز و استخوان در جوال[1] انداخت بجو کوب بکوفت گوشتابه ساخت ذره ذره کرد سخت باریک تنگ آنرا بخیت با همه بو افزار[2] ها خوشبو کرد و خود بخورد چنانکه کاسه لیس و دیگ لیس هم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان شادان و شادمان بیت خوانان به آهنگے دلنوازے دستکے میزند و رقصے میکند و این بیت میخواند

شعر

اذا ابصرته ابصرتنا وإذا ابصرتني ابصرته

گویم تعبیر میکند من و لیلی یکے شدم و بود من از وجود لیلی اندر من نماندم همه لیلی ماند مرا بخورد و مرا از من بستید من در بطن و جسم او هضم گشتم سفلے که از من بود و من بنی من نسبت بود آن همه را بینداخت خالص خلاصه را که با او نسبتے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد و همه او گشت مرغ نگریزه چینه کرد و خلاصه خاصه او را ایستد عصارهٔ او را برون انداخت زنبور زرد و سرسری را زد بر کرد به سوراخ خود برد آن مرده به دم خود به فیض خود همچون خود گردانید تا آنکه او هم زنبورے زردے شد پیدا کالم الی الاخر فیض با فیض بپیوست صورت دوئی از میان برخاست بتوان گفت تجسد اللاهوت بالناسوت هذا قبیح والمعتقد غیر صحیح

برمجنون آمدند مجنون سر در گریبان کشیده و بخیال وجود لیلی مستغرق مانده یکے گفت با وے حبا[ء] لیلی مجنون گفت انا لیلی مجنون همه در لیلے انیت شده است همه لیلی مانده است پس در گفتار انا لیلی صادق

[1] جوال یعنی بادن بز

[2] با قرار ها

ن ربیع

باشد و عن علی کرم الله وجهه

شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا
وسواکم فی العالمین توهم

اگر اتحاد را مثال صورتے فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند یکے سوختن پروانه در شمع و با شمع یکے شدن و برون انداختن شمع سفل پروانه را و برون انداختن ضیاے نور سایه به ضیاے نور آفتاب بستن آب بصورت ژاله و گداختن ژاله عین آب شدن و نیست نابود گشتن سراب به ظهور رهوا و این خوابے که مجنون در خیلات دیوانگی خویش دید یکے از مجنون پرس چه لذت داشت راندن کار رو لیلیٰ در حلقش چه راحت بود و چه خنکی داشت در پرکاله پرکاله کردن تن او و بجوکوب کوفتن و گوشتانه ساختن چند ترقی و چند مزید است و چه انواع تجلیات و کشوفات در حق او میشد در پختن و آتش دادن و او را خوشبو کردن و خوردن لیلیٰ۔ و آن صوفی گفت آه کدام مذاق این ذوق گرفت و رین خائیدن و فرو بردن او هیچ میدانی که چه میشود از غایت وصل و انتهائے درجات کمال چونه وجود ه میگردد والسلام علیکم ورحمت الله و برکاته۔

~~~

سمر نود و هشتم

محرمے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلیٰ باشی و لیلیٰ بر مرا د تو نباشد چه کنی آن دیوانه رضا طلب مجنون بو العجب گفت من بر مرا د لیلیٰ باشم۔

شعر

ارید وصاله و یرید هجری
فاترک ما ارید لما یرید

اری فی الوصال عبید نفسی
وفی الهجران مولی للموالی

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست
مراد خویش من از تو دگر نخواهم خواست

اگر آن پرسنده از من دیوانه بدمست برسشے پیوستے گفتمے دیوانگی در کار است ستمگری کنمے ۔ باز گفت اگر ازین مست بستر پستر دارد چه حیله سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین رضا ندهد گفت شپلیدنی بشپلم و هم زانو باشم پس این افسانه و حکایت و دست بازی بهر بهانه چه کم آید گفت اگر استحقاق و استخفاف شود ترا از نزدیکی به دوری برند چاره آن چیست گفت استاده نظر بر روے لیلیٰ دارم۔

مصرع۔

او کند ناز و من از دور تماشا بینم

مفاوضه دیگر کرد گفت اگر از آن خانه برانند و از آن سرا بدر کنند حکمی گفت بر در بنشینم اگر از خانه برانند سر بر آستانه دارم تن را به خاک راهش بسپارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سرهنگ بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون قمامه آن صحن و آن راه و آن جناب و آن گذرگاه برون انداز د چه حیله سازی گفت هاویهٔ زاویه گزینم همانجا سکونت باشد البته کسان لیلیٰ در آن رهگذر اختلاطے و ترددے کنند و گردے
~~~

وغبارے ودخانے وبخارے که از صحن خیزد مرا تسلی دل بود گفت اگر بران
سکون حرکت فرمائید چه کنی گفت یکے از سکان قباب غیرت وشخصے از اقطان
دیار حیرت من باشم گاه بیگاه با پاسبان سگ کوے لیلی در سازم
وباوے هر بارے دران کوے شبے روزے گذرے کنم بیت

من ساکن کوے شهر عشقم نتوان ازین دیار برگشت

گفت اگر مصلحت شهریار آن بقعه وسپهدار آن قلعه این افتد که
ن چون ترا جلا فرماید درین مضیق چه توان کرد ودرین مضیق چه توان نشست که
پرتاب کرده اند آهے سردے بر دو بجائے گرمے کرد گفت هر کجا که
باشم رو به شهر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم ولیلی به مشرق مطلع اورا در خیال آرم
بدان متفیض کردم ــ بیت

اگرچه در عرب از بهر قبله کعبه نباشد نبود قبله مجنون بجز قبیله لیلی

استفسارے دیگر کرد اگر بنوع من الانواع وموجب من المواجب ترا
ازین توجه مانع آید بچه تشبث کنی بکه تعلق کنی چه دستگیر چه چاره چه حیله
قهقهه بزد گفت مصراع

منم وخیال بازی شب وروز با جمالش

لہٰذا حالیت عجب نقطه هاهست این خیال وعجب خانے این بے وبال انتها کام
وصال را در زمان واحد در دام تو می نهد اگرچه اشارت در دوری
میکند ولیکن هیچے وشوقے هم هست بگر رهبر عشق به کجا رسانید وبکدام منزلے
قرارگاه داد هر چند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رهے برد که اقرب
من کل قریب باشد حجابه النور لو کشفت لاحرقت سبحات وجهه
ما انتهی الیه بصره من خلقه حجاب نور گشتش متخیل آمد و اگر امکان
تصور کنند هیچ وجود را شهود نماند کذا الوف حجب نورانی کذا الوف
حجب ظلمانی کذا الوف ثلج کذا الوف نار هفتاد هزار

در هفتاد هزار ضربے کن به بین که آن از پس انداخت وکه گذشت وکه بامراد
خود نشست زهے عشق خهے محبت به طرفة العینی به یک خیال همه را به سوخت اورا
خود بخود در خود تصور کرد وخیال را مستحکم ساخت تجلی الله للناس عامة و
لابی بکر خاصة جلوه گری بود با این همه مقصود را در بر یافت مرشد
ذکرے ومراقبه مرید را فرماید واین ذکر ومراقبه جز تصور وتخیل نیست ـ
حکایت از ان مسترشدان شنیده باشی که این خیال مسترشد را تا کجا رسانید
به یک وهم همه یک خیال همه حجب واستار را بسوخت همنشین حضرت ومحرم
اسرار گشت وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ شاید حال او شد خود چه میگوید

بیت

از بعد مکن شکایت اے خسته جگر کز غایت قرب می نبینی مارا

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ عجب رابطه که بیان
کرده است ـ بیت

شب با تو غنودم وندانستم روزت بستودم وندانستم
ظن برده بدم که من بودم و من من جمله تو بودم ونمی دانستم

حاصل اگرچه عشق دستگیر تو شد رهنمائے تو گشت حکایت گلخن تاب و
ملک شنیده باشی که میان ایشان چه خیال بازی رفته است و هر یکے
با دیگرے چه اتصال داشت بیت

سلطان عشق خیمه بصحرا اگر زند ملک وجود را همه زیر و زبر زند
خیال است این کسے را وصل یارست خیالی شو خیالش اصل کارست

۹۹ سمر نود و نهم

ذوالنون را در ساحلے عورتے پیش آمد ذوالنون او را پرسید من این اقبلت از کجا می آئی او گفت از طائفه تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ که ایشان را همه شب خواب نیست ذوالنون گفت الی این تریدی کجا بخواهی که بروی گفت الی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ هیچ میدانی آن عورت که بود صورتے از عالم غیب از مقر قدس تجلی کرده است و از مطلب و مقصد قوم انباۓ میکند و از مقر و مستقر خود خبرے میدهد و از اهل تلوین و تمکین بیانے می پوند و از بود وجود خود اشارتے میفرماید و میگوید تردد و اختلاف من بین الطائفتین باشد از ایشان مردے بمردے ایم و اشخاصے به اشخاصے روم اما بود شهود من برمردے باشد که ایشان را هیچ مانع از موانع دامنگیر و قید قدم ایشان نبود تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حکایت از طلاب کرد که ایشان ارباب مجاهدات مکابدات اند رمزے از احوال محبان نمود چنانچه گویند که کل نوم علی المحب حرام بر ایشان باشد و از ایشان بگذرد سبب تهیج ذوق و تحمیل شوق با ایشان باشد نماید ربا ید آید و رود شنید و خیزد چشاند باز ستاند و آنرا دلیل بر کمال جمال و انتهاۓ بهاۓ خود ساو شنیده باشی که عاشق طالب جمال حسن معشوق است او معشوق عاشق عشق عاشق و محب حسن و نمک خود آنقدر عنایت و رعایت در باب طالبان محبان بود که به رسیدگان و قرار گرفتگان نباشد رسمے است مرحسان ملاح را عاشقش بر انواع لوند یکے طالب مجتهد سائر متعبد و به هیچ مرادے نرسیده و در دریاۓ طلب غرق است و در گرداب ارادت متحیره روۓ کارے پیدا نه مرو از پس خواست مراد در قلق و

و اضطراب مانده و عاشق دیگر باشد گفتے و شنیدے پیامے و دید نے درمیان رود و دیگرے باشند سوخته و دوخته و خاک و خاکستر ره طلب شده و هیچ امید وصول و مقصدے نمانده و آن سوخته هم بر سوختگی خود ساخته انا ره هر کلمه گوید لَا يَنْفَذُ فِي قَوْلٍ فرماید و رد وقت اوست.

بیت

حاصل عشقش سخن بیش نیست — سوختم و سوختم و سوختم

قوم صوفیه آن عزیز را سید الفقرا نامند مرادے به دانش نداده اند و او به لذت درد سوختگی پرداخته تا آنکه گوید

بیت

کفر کافر را و دین دیندار را — ذرهٔ درد ت دل عطار را

کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرفتن

از این چنین کسے عزت و کبریا و احتجاب و اختفا و بے نیازی و خود کامی و استغنا از هر خاصے و عامے پیدا آید ایشان اند همه جهان را مانع آیند شما کجا نید و چه کس باشید که جمال آن عروس که در چند هزار پرده و چند هزار صفات اسرده هریکے بگمان هواۓ خویش خیالے پخته و وهمے برده و هر شخصے از و حکایت کرده الکبریاء ردائی والعظمت قمیصی والحیاء ازاری اثبات فرموده آن عاشقان را او دوست دارد که دور باش عزت دست گرفته مردمان را بموجب عظمت باز داشته و وابسته است و بدربانی علی العموم آیندگان را مانع آیند و اگر کسی بشوخی قصدے کند جشر و حسرت بر سر زنند که دماغش طیره گردد سخن درین باشد که سرش پاره کنند او همان شده باز گردد و عبرت دیگران بود ابلیس را بعضے مردم عاشق صادق نامند او را دربان حضرت خوانند پرده داری و نگهبانی از و زیبا می آید هر که ازین دائره برون رود او را به خرمه عود برون فرستند و آنکه خواهد از درون برون شود به صدمات و لطمات به ضرب و شتم از آن درگه دور تر اندازند و آنکه او وران سراۓ دور آن خانه قدم نهاده به شرط ادب ایستاده

واگر بیشتر جا دهد شوخ تر و بیباک تر شود و آن عزت و آن حرمت در دلش
کمتر گردد تا آنکه همچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب ادب این چنین
کسے هم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرود می آید از علو به سفل می گراید
یحتمل که در بعضے وقت محجوب از ما بدان نباشد یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ شرط ایمان
است چو ایمان به غیب شد یُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ از لوازم
آن آمد و بعض چیز یکه واده شده اند آنرا اتفاق کند چیزے رمزے موجبے
انموذجے را اشارتے کند ازرے این چنین هم هست کسے رسیده است و بر بعضے
هم برائے القا شور و غوغا است و برائے تکثیر است طلاب این جمله انواع
که بیان کردم هم از مطالب مطلوب است اگر کسے قدم به صدق زند
شیطان فراز او آید و دمدمه و وسوسه کند که عبادت چهار هزار سال بر باد دادم
و تعلیم استادی فرشتگان را صدارت و شهامت خود را زیر پا نهادم تا دردے
را بها خریدم تو کجا درین ره قدم می نهی کجا تو و کجا وصول او درد نقد است
بیا با ما باش درد صد مرتبه از درمان بهتر است و به روی روشن تر از
سرخ روئی جویان وصال بحق صفات کمال خود پاپس نگردد سر بر آستان داشته
و روے به طلب آورده جان می بازد و می گوید شرط طلب نباشد که بهجران و
حرمان راضی باشند و به سوز و احتراق قناعت سازند فعلی هذا اورا از
همه باید احاطتے کرده است هر طرفے که طالب گریزگه سازد او را همانجا
یابد وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا و در حال او باشد از اینجا این
معلوم شد که دوری صورت وجود ندارد و وجود عبارت از شعور و اطلاع
شد والله اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآب۔

سمر صدم

میان حسن حبان که ممتزج بملح ملاح اوست با حسن ماه دو هفته یک
روبه مسابقتے و مبالغتے بر رفت حاکم عدل برائے تحقیق و تیقن را میزانے
نهاده تا به حسن شاهد و معاین ترجیح یکے بر دیگرے شود ترازوے ساخت
حسن مه را بجائے سنگ موزون بهه در پله نهاد و حسن حبان را در کفه
البته این سنگ موزون بهم سنگ حسن موزون نشد طرف موزون به حبان
سبک آمد تا به آسمان رسید و حسن حبان از بگرانی جز زمین مانده همه را از بس خجالت
و شرمگینی و از بس اندیشه و غمگینی بر جبهه و رخساره اش کلفه روے نمود تا آنکه
قرارش از وے رفت روز و شب سرگردان بر مثال مسافر بیخانمان
بر رسم مهمان و ضیفان در هر برجے جز سه روز گشتن نتواند کرد همه روز
شب در گداز آرے عشق شخص ازل است بهر تماشاگاه صورتے پیدا ساخت
و نشان دریافت خود در میکده طلب بر آورد روح ملک روح روح
آوازهٔ جلوهٔ عشق ازلی از قدسیان و سبوحیان شنود رقص کنان همچو
دیوانه و مشتاق بر در بتخانه دوید نمیدانم در بدو وجود هر دو را چه مزاج
افتاد یکے را با دومی چه سر و کار پیش آمد دیده حق بین و بصیرت حقیقت
شناس محقق معلوم شد که هر یکے از شجرهٔ طوبیٰ و از اصل ازلی دو
شاخ رسته است هر یکے از یکے متر بردن آمده و دیگرے رہے دیگر
گرفته روح گوید من عاشقم عشق گوید من معشوق و چون به سلامتی عقل و فهم
باز آیند عم الرحیل جنوا ابیه معلوم شود اما بلائے نزاد که دوئی
محقق شد هر چند بهر بیان یگانگی معلوم شود با این همه اوئی او و توی تو
مقرر باشد دانستن تو و بودن تو که او و من هرگز از میان خاستنی نیست

بیت تو او نشوی ولیکن ار جهد کنی — جای برسی کز تو توی برخیزد

از تو. توی برخیزد دو جهه دو معنی توجه کند یکے دانستن تو توی خود را و دوم او را گفتن توی و هر دو علی محله و ممرة است اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ بهشت و دوزخ و حساب و بعثت انبیا و دعوت ایشان دانداز ایثار و احادیث رسول الله صلی الله علیه وسلم که ناطق بر آنست اثبات و استقرار بحق الحقیقت یافت دوزخ هفت است و هفت طاق است و بهشت هشت است و هشت جفت است پس طاق فراق باشد و جفت اتصال و اعتناق باشد نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ نشانے هم ازین علم است و جهانے ازین گفتار ها نخه مردمان گویند بیت

گر با تو بود دوزخ در سلسله آویزم — ور بے تو بود جنت در کنگره ننشینم

سمر صد و یکم

مدبرے گرفتارے بر دو بد نیک ریخته بخته گرسنه شکم با پشت چفیده و هم پشت سفینه به تیشهٔ گرسنگی تراشیده چشمانش همچو چاه بابل در عمیق رفته به غور غائر برگشته تنے برهنه لنگوٹه در ته پرکالهٔ کهنه پاره بر سر زمینے ناهموارے همه خار خارستان و همه سنگریزه و ریگستان است از بس سستی و گسستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت خواب می بیند گوی بادشاهے شده مالک رقاب ملوک و خوانین گشته دادگری و داد و ستدی غزلے و نصبے که شاهانه باشد آن همه در کار داشته کسے را می بخشد و کسے را می نوازد بر تختے مرصع و مکلل نشسته دارگیر و فرمان دهی روان میدارد همدرین میان فجاةً و بغتةً زاغے بر ریشش بنچال زد چشم کشود خود را هم بران حال که بود همبدان معهود بازگشته دید و لعمرک در دلش جز این تمنا نیست که چه بود اگر این خیال و این گمان و این وهم پایدار ابد الآباد همبدین بادشاهی و تمتع بسر رفتے و بادشاهے با عزتے و جاهے باظلے و دادے بر تختے وضیعے رفیعے مثل افریدونے و شدادے کاروبار را بر پا میدارد و درین میان تا بیوسان از خشکی طبیعت و از غلبهٔ خوشی رطوبت خوابش ربود و دران تخیلات خواب می بیند گوئی ملک از وے رفته روز بدش پیش آمده کاسه شکسته بر دست در بدر تنقل اقدام میکند پرکاله نانے میخواهد و دانهٔ غله میجوید کسے قفائے میزند و کسے طعنه میکند همدرین خیال محال بر درگه بادشاهے شهنشاهے زوند یا طبلے و وهمے گرفتند خیال کشود خود را بران تخت و بران رفعت تخت آورده و مرفه دید شکر تست هیں بجامی آورد که الحمد لله بارے بالجمل ازین بلا و ازین وهم بر دغل خلاص شد هان وهان رسول الله سید الانس

والجان میفرماید الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا آن بادشاه باجاه و آن مالک رقاب اشباح بدان ماند خواب اوکه در دنیا رنجی و مشقتی و ضیق وقتی و محنتی بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را بهمه مرادات یابد خود را به تخت زرنشسته و حور و غلمان پیش ایستاده و قصور و باغ و بستان در نظرش داشته و جام مرادات به کام او چکیده و همه آرزو ها بدام آمده و بهرچه رخ می آرد میگویند وَلَکُمْ فِیهَا مَا تَشْتَهِیهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ و او از بس خود نمائی و از بس تمتع بادشاهی میگوید یٰلَیْتَ قَوْمِی یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِی رَبِّی وَ جَعَلَنِی مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ و آنکه خود را بخواب از بادشاهی ملک الشرق والغرب شده دید فرمان او در اطراف عالم رسیده شخصی است بروز بد گرفتار و به دنیای فانی زایل غرور سرور کرده چون به آخر رسید آن همه از وی بردند و او را به خازن نیران سپردند تنهسه الحیات والعقارب قوت وقت او شدند هان و هان زنهار ان تا متواهم و ظان نباشی او که از دنیا برخورد نیک بختی صاحب دولتی است لا والله بدبختی روز بد گرفته است خفته بخواب غفلت است این همه احلام و خیلات بروی میگذارد و تو عجب کسی هستی که به حسرت و رغبت نظاره میکنی بلکه حسدی میخوری بدانی ضجیع و ضلیع و قرین اوئی هرچه باوی گذرد با تو همان باشد ولیکن این قدر شده او بارے خوابے نیکے دید بخیال و گمان آسوده تو بدبختی نه در دنیا آسودی و نه در آخرت فقراء امتی جلسائی یوم القیمة۔ فقراء امتی یدخلون الجنة قبل الاغنیاء به نصف یوم و هو خمسمائة عام عن اعوام الدنیا۔ اللهم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین۔ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

تنهسه مشتق است انتهاس بمعنی بدندان بنیش گزیدن ہم نا

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ میدانی ایشان کیانند ازین قصه و ازین حدیث چه خبر دهم که اعم و اسیع و ابین و اجلی است الفقر فخری هم ازین خبر میدهد وایم الله بجان سر خود در قران مجید و فرقان حمید باشد جای صفت غنا و اغنیا کرده ایشان را به مثوبات و درجات وعده شده میدانی که نیست چرا از خود بدر نشوی و بر نیستی خویشتن اقدام نه کنی و به فقر و فاقه راضی نه شوی و در کلام رسول الله فکرے نه کنی اما رضیت ان یکون لهما الدنیا الفانیة ولنا الآخرت الباقیة بایدکه عمر دراز بگوی قد رضیت و بشنو ابو سعید ابو الخیر چه خوش میفرماید

بیت

با محنت و درد و غم قرینم کردی با فاقه و فقر هم نشینم کردی
این مرتبه مقربان درست یارب به چه دولت این چنینم کردی

———

سمر صد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیه وسلم نعم الرجل الحال المرتحل این سخن یحتمل چند معنی است الحال المرتحل فرود آید روان شود مراد ازین که مرد دایم السفر است امروز بجائے فرود آید فردا جائے ارتحال کند قیدے و بندے در پاے او نباشد مرد وار قدمے زند غم اہل و ولدے موجب بند او نباشد دلش به چیزے متعلق نیست ہمانکه گویند مصراع

آزاده نسب زنده به جانے دگر است

رسول اللہ فرموده است امت مرا زمانے آید بہتر ایشان آن بود که از شعبے به شعبے گریزد و از کہے به کہے و بادیه بادیه برین قول نعم الرجل الحال المرتحل درست آید مردے طاعتے کند زمان ثانی بعد فراغ این طاعت به طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت از سو گیرد مثلاً شخصے ختم تلاوت تا والناس کرد باز تعوذ کرد استعاذه برآورد فاتحه خواند سورۂ بقره آغاز کرد الحال المرتحل شد و آنچه در ختمها بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول والانعام سه باره سورۂ اخلاص خوانند و فاتحه و چند آیتے از بقره مقصود ہمین که اگر در تلاوت او جاے تقصیرے رفته بود یا حرفے از حروف متشابهات کم بیش شده باشد سه بار اخلاص خوانند تا ختم تلاوت مرتب شود سه بار اخلاص خواندن بجاے خواندن تمام قرآن است باز فاتحه و چند آیتے خوانند الحال المرتحل شد ہمبرین قیاس عبادتها و طاعتهاے دیگر صلوٰة و صوم افطار کرد بصوم غد نویت گفت از دوگانه بدوگانه

دار رباعی به رباعی نقل میکند الحال المرتحل میشود مرد متجلی مکشوف بانواع تجلیات از تجلی به تجلی و اطلاعے به اطلاعے و کشفے به کشفے انتقال میکند بیچاره نظرباز سبزے ترے سروے گلعذارے را دید چشمش به نظاره اش آسود یکے دیگر به احسن الوجوه و املح الاشکال جمال خود نمود سپید پوستے مشرب بالحمرت یا اسمر اللونیت یا رنگ آمیزی دیگر چون است که ہمه برگ نواے خود جان را یاری نمیکند ہمبرین قیاس شواہد غیب را نظاره شو حقیقت با مجاز پیونده ناز و کرشمه ہر یکے با یک حلقه آرفتاده بنیهار ادست آرمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ربطے ده اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مشاہده بین وہم چنین در مقامات از توبه بورع گراید و از ورع به زہد رود و از جلال به جمال اید كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ را در کار دارد۔

اے مرد محب واے عاشق صادق وقتے این حالت را مشاہده شده است و اگر شده است فَاَنْتَ انت عرفا چنین گویند این حالت تلوین است نه تمکین مرد متمکن را مستقیم القلب را از جاے بجاے و از حالتے بحالتے گردد رنگ آمیزی به شکل بازی دیگر او را نگرداند اے عارف محقق راست میگوی ولیکن متمکن او را گویند آنچه او غرق تجلیات است پایان آن در نیابد و ساحل نگیرد ہمواره ہمچو ماہی و نهنگ آن بحر خضم[له] باشد و یکے از نگان آن بود اما ازین چاره نباشد که او در امواج دریا با تقلبات امواج در حط و عط بود بر آید فرود رود و دے ہم در دریا باشد متلون در استتار و انکشاف اما متمکن در حد تقلبات آلہی است رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم میفرماید حدیث عهد بربی تجلی جدید شده است و او ہمواره در تجلیات ماه و آفتاب بر مثال متمکن باشد که ہمواره در انجلا و ضیا است و ماہتاب گہے در انتقاص

له خضم بالتشدید دریای عمیق کثیر الماء [illegible]

گہے دراز و یا واست کلما یبعد من الشمس یستزید نوراً و کلما ید نو منہ ینتقص واگر قرانے قربتے شد اتصالے با وے یافت وکانہ فنی سرور نور اسرار افتاد و بقدر کہ از و جدا شد لمعۂ از و نصیب گرفت این متلون و شمس متمکن و شمس متفیض بانوار قدسی

فہم کن چہ میگویم مسترشد راہموارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو۔ علیؓ و محمدؐ۔ علیؓ ہمچو ماہ و محمدؐ ہمچون آفتاب و ہر دو را یک نور خُلِقتُ انا و علی من نور و احد سنائی میگوید

بیت

آنکہ گویند صوفیانش آن | آن تو ئی ان علیک عین اللہ

ہمو گفتہ است

بیت

نیست کن ہر چہ راہ ورای بود | تا ت دل خانۂ خدائے بود

سمر صد و سوّم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمدؐ رسول اللہ المختار شبے ہشتاد و یکبار گرد حرم طوافے کردہ و با ہر یکے قوت جستہ و با ہر یکے بہوائے لذت حظ خود شستہ درین حکایت بیان سہ معجزہ است یکے آنکہ ہشتاد و یکبار تقرب کرد ہر بارے سفک منی بود یا نہ اگر بود معجزہ زیرا چہ ہشتاد و یکبار دفع آب حیات شود و مع ہذا قوائے بشری بسلامت ماند مرضے رنجے لاحق نشود اگر نبود ہم معجزہ زیرا کہ خارق عادت است معجزہ سیوم بضرورت گوئی کہ شب از بہر او دراز کردند و اگر نہ بعد ادائی نماز خفتن و او صلی اللہ علیہ وسلم ثلث شب گذاردے تا بہ سحر ہشتاد و یکبار ہر حجرہ رفتن و بدان فعل مشغول شدن ہر آئینہ در آمدے و برون شدے قرعہ ضربہ و بعد فراغت تمام چنانچہ رسم و شرط کار آست پس آن از حجرۂ برون شدن و در حجرۂ دیگر ہم چنان ہر تہہ حجرہ برون شدن برین حساب میسر نشود مگر بہ معجزہ و او گفتہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب و النساء و قرۃ عینی فی الصلوۃ و اورا البتہ تقرب محبوب بود زیرا کہ صورت یگانگی است مثال یکے با دوے یکے گشتن مثال و درین اتصال وجدانے و لذتے و ذوقے کہ حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے و بر محققے و عارفے کہ در وصال صورت و اتحاد ہیئت و شکل یگانگی چہ لذت وچہ ذوق دارد و چہ از ہمہ فارغ و بنغم میکند حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوہیت و اطلاع و شعور بدان قیاس کن بیچارہ تو از عینی بہ شالے ماندی از وجودے بہ وہمے افتادی از حقیقیے بہ خیالے فرو رفتی اے وائے ہزار وائے بر تو شنونی

ہر گذر زین سرائے غرچہ فریب | در شکن زین رباط مردم خوار

رخت بر دار ازین خرابه که هست — بام سوراخ و ابر طوفان بار
ره رها کرده از انی گم — غم ندانسته از انی خوار
تا ترا دولت است یار نه — در جهان خدای دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند — دولت آن دولت است و کار آن کار

و دیگر نتوانی گمان بردن و نشاید کسے را که این ظن و این وهم رود که رسول الله صلی الله علیه وسلم همه شب بهوائے نفس و به ذوق حسی مشغول بود از خدای غم فارغ استغفر الله اعتقاد کن به حقیقت دان که او در عین این عمل و در حال این کار به حق کشف و عیان به تحقیق وصول و بیان مستغرق بوده است و اگر جز آن وهمے رود و یعلم الله که مسلمان نباشی بگو لا اله الا الله یقین دان که هیچ حالتے بر وطاری نبود که دران حالت او از حق محجوب بوده بیت

چو ملک پادشاهی دیده باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شما رائے شما میخواهد آن یار — شما را این شمائی مصلحت نیست

هر آنچه او در سجده میگفت فتاده سجد لك سوادی وخیالی و امن بك فوادی واقر بك لسانی دل او در حالت تقرب رمزے ازین فرو میخواند اللهم متعنا باسماعنا وابصارنا واجعل الوارث منا گوئی میگوید بسمعی وبصری مرا تمتعے به سمع و بصر ده که سمعے و بصر من توی و قس علیه الباقیات الصالحات عایشه می گوید رضی الله عنها مرا چون کنار گرفتی خفتیدے[2] چنانے میخواهد گوشت با گوشت و استخوان با استخوان یکے گردد.

[2] خفتیدن بر وزن خشکیدن بمعنی غلطیدن و خوابیدن۔ برهان قاطع۔

بیت

همچون دو مغز بادام اندر یکے خزانه — باهم گرفته ایضے وز دیگران جدائے

ببین چه نشان میدهد العشق شدة الشوق الی الاتحاد دو دوست بعد از دیرے و دورے بهم آیند البته کنار گیرند و آن اشارت به یگانگی و دفع بیگانگی باشد و نمونه جهان آرام و قرار بود و آسمان و زمین

نمودن و دلیل کند که باید تجلیات به انواع و تکرار باشد و در ان اشارا تیست. بود لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ هم ازین بیانے کرده است بیت۔

تو از هر در که باز آئی بدین خوبی و زیبائی — درے باشد که از رحمت بروے خلق بگشائی

قضیه لکل جدید لذت مقبوله عند العامة ختم کنان بیا تا صلح کنیم یکدگر سخن عشقباز ان است حبب الیّ من دنیاکم ثلث یکے از ان ثلثه قرة عینی فی الصلوٰة داشت اشاره برین کرد هرچه نقدے که در تقرب نسا است همان بعینه قرة عینی فی الصلوٰة است الصلوٰة صلة بالرب وفیه قرة اعین العبد صله که از حیات باشد همان است که در معنویات تجلی کند و ابو محمد رویم دنیا را به آخرت می برد و اول را به آخر القضاے میدار و حضار مجلس گفتند قل لا اله الا الله زهے گفتار آن عارف روزگار و زهے آن مرد کار گفت لَا أُحِسُّ غَيْرَهُ محسوس معقول را کشاده به یک گره بست و هر دو را به یک نقطه نشان داد

بیت

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی — به بینی جمله را باقی نیابی هیچ را فانی

سمر صد و چهارم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نشستہ بود کبوترے از ہوا بہ حضرتش فرود آمد نشست گفت یا رسول اللہ رب العالمین عقابے بہ ہواے خویش قصد جان من کردہ مرا جز این پروائے نماندہ کہ در کنف حمایت تو خزم و حمایت ترا ما وی و مقر خود سازم جان وجود من ازین آشیان پر و بال گیر دو بچہ دارم مادر ایشان را اگر بہ اجل ربودہ وطعمہ ساختہ و طعمہ ایشان ساختہ جز از من نمیشود اگر در چنگال او افتم جان مرا بہ ہواے طیران میکناند دل و جگر مرا جینۂ خود میسازد و آن دو بچہ گان من ضائع مستھلک میشوند آستین را بفراز کہ آن را کنگاہ وجود خود سازم و از ہلاک عقاب بپردازم رحمت اللعالمین آستین خود را آشیان او ساخت و در ان اورا جا داد عقاب آمد بحضرتش نشست گفت یا رسول اللہ فریاد فریاد دریاب کہ خداوند تعالیٰ تربیت بچگان بر من فرض کردہ و این کبوتر را قوت و قت من ساختہ و بر من حلال گردانیدہ و دو سہ روز باشد مرا جز این شکارے پیش نیفتادہ است تو یا رسول اللہ علیہ وسلم عدل و انصاف دادگیری کار تست روا مدار بچگان طعمہ موران و کرمان گردند و من بہ گرسنگی میرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را تحیرے پیش آمد کبوتر را گفت چارہ نماندہ است ترا بہ پرانم و بدست عقاب بسپارم یفعل اللہ ما یشاء ہرچہ خواست کرد آن شود گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی در چنگال عقاب افتادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود صورت عدل مرا جز بدین صفت جلوہ نیکند و رحمت و فضل من جز این نمی باشد کبوتر گفت تدبیرے ہست کہ

من با بچگان زندہ مانم و طعمۂ عقاب و بچگان او ساختہ گردد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اشارتے نما تا بکار رود گفت پر کالہ گوشتے از ران خود ببر عقاب آن را طعمۂ خود سازد و من بہ آشیان بچگان خود پرواز کنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمے کرد و کبوتر را تحسینے کرد کارد بدست گرفت خواست پر کالہ از ران خود جدا کند تا آن گوشت ران طعمۂ بچگان عقاب گردد کبوتر بہواے مراد خود پرواز کند ہر دو فریاد کردند ایاک و العجل و ایاک و العجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود قصہ را حکایت باید آورد کبوتر گفت من میکائیلم عقاب گفت من اسرافیلم خداوند تعالیٰ عروس خلق ترا جلوہ سید او و کمال جمال حلم ترا و راے نقاب می نمود ما را استعجابے آمد کہ قریب انکار باشد از حضرت عزت تعالیٰ و تعزز ندا بیاید فامتحنوہ ان لم یصدقونی ما این شعوذ و این شعبدہ باختیم ہرچہ حکم ازلی مقدر تقدیر الٰہی تشخیص و تعبیر کردہ است او از ان انباے و اخبارے کردہ لا یتحول و لا یتبدل ہان وہان تو نظارہ شو چون دانستی کہ اسرافیل ہیئتے و شکلے خاصے دارد و کذلک میکائیل و رین تمثل از ہیئت خاصہ خود و صورت متخصصۂ خود ایشان از ان نگشتہ آنچنان کہ ہستند ہستند اما عجب کارے متوہمے متخیلے را اینجا خیالے رود کہ چرا چنین نبود چنانچہ میکائیل و اسرافیل آن چنانچہ ہستند ہستند و بہ صورتے تمثل و تشکل کردند نبودند ایشان آن نہ اند و غیر آن ہم نہ چرا یکے دیگر و راے ایشان نیست و بہ تشکل و تمثل میکائیل و اسرافیل میشود و خود را نامے نہد بقیے و صفتے درمیان آرد او چنانچہ ہست ہست لا یتغیر فی ذاتہ و لا فی صفاتہ و لا فی اسمائہ بحدوث الاکوان بیت

آنکہ برآمد بہ بزم مجلسیان دوست دوست گرچہ غلط میدہد نیست غلط اوست اوست

گفت فراست متفرسان را دیدہ ہر صورتے را دلیل بہ معنی برند۔

رأیت ربی فی صورة امرد شاب قطط چه خودنمائی میکند انه
حدیث عهد من ربی چه راهها را کشاده میکند اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
اللهِ با عارفان چه کرشمه میزند قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
چه سرها آشکارا مینماید اے مرد مراقب اے شخص ذاکر بدان و به ذوق
این باش هیچ ذره از ذرات وجود ترا که آن را اجزاے ذات لایتجزی
نامند او بدان درون و برون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دوست
و دشمن نیست مگر اوست که اوست بیت

او با همه در جمال چشم همه کور | او با همه در حدیث گوش همه کر

سمر صد و پنجم

روات ثقات سادات هدات حکایت کنند که فاطمهؓ بتول فلذه کبد
الرسولؐ صلے اللہ علیه وسلم ما دامت النیران فی الطلوع والافول از مکه بحکم هجرت
بمدینه بحضرت رسول اللهؐ نزول کرد نساے انصار بر حضرت رسالت آمدند و
عرضه پیوستند که بر ما عروسی است اگر خزادهٔ ما بر ما بیاید به اقدام قدم
او ما را آبروے باشد سرفرازی بر هر مخدره مستوره کنیم و کلبه تاریک ما بنور
حضور او روشن ترگردد مسألت ایشان بحسن اجابت قربت یافت رسول الله
فرمود یا بنیه ترا البته خانهٔ ایشان باید رفت گفت یا ابت امر ترا امتناع
نتوان کرد حالت رذالت سفر و عناے آن با من منازله کرده در ره طعام
جوع آن قدر التیام شده است که کار به هیضه کشیده و شربت عطش کاسًا
فکاسًا آن قدر آشامیده که مردم آن را استسقا نامند نزاری تن بدان
فربهی کشیده که حکایت از وجود تن جز پیراهن اشارتے نمیکند شکستگی و گسستگی
جز به علم الله حواله نیشود کهنگی جامها بحدے است که شش هفت تو بر هم
دوخته نمانده است برین رذالت و نزالت چه مصلحت باشد که من فراز
ایشان شوم ایشان همه مرفه و آسوده اند و از مقیمان این شهر اند ثیاب بیاض
در بر ایشان است و حلل فاخر به اطراف گرفته جز متخفف و مزورے نتمایم
شاید از وجود من تنگ آیند و از بوے کهنگی جامه ننگ دارند رسول اللهؐ
گفت اے دختر من سوال ایشان را به اجابت مقرون کرده ام ترا رفتن
ضرورت باشد۔ اطاعت فرمان را گردن نهاد و همان سوار تحاے نو د
قریب بیوت ایشان شد ایشان باستقبال پیش آمدند هر که می آمد قدم بوس
و بپائش گریزے می نمود و هر یک چشم را نیم خوابانیده به گوشهٔ دیده به طرف

خوارش

خفی طرف فاطمه رضی الله عنها میدید وهمه از وی به دور شسته چشمان نیم
خوابانیده می کشاد و می لبست بتواع با خود گمان برد همان چه من به حضرت
مصطفی صلی الله علیه وسلم عرضه داشت کرده بودم همان به نظاره شد
از بس بوی کهنگی جامهاهه به دور شسته و از بس خرقی و شکستگی من و
خرابی و لاغری من چشم کشاده طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
به حضرت رسول الله آمد حالت خود را باز نمود گفت تو گفته بودم که میان
ایشان خوار نمایم و همه ازمن عار دارند رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود
در کنج خانه نشین نهان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت دختر من
بر شما آمد چه بود چه صفت بود ایشان گفتند یا رسول الله تو خود را فقیر خوانی
به فقر و فاقه افتخار کنی چه حریرے بود آنکه بر تن فاطمه بود بدان براقی بدان
روشنی جامه را ندیدیم و چه بخور بود و کدام عنبر بود که فاطمه رضی الله عنها
بدان تن خود را معطر کرده بود و از کجا آن گلاب بود که بدان سرشته
است و چه حلل و حلی بود که بدان اطراف را در گرفته است آنچنان مروارید
و لعل و زبرجد در خزانه ندیدیم و در هیچ گنجینه بادشاهے نشنیدیم چه باشد
که خود را فقیر نامی و گوئی اهل بیت من در شقت و محنت اند رسول الله صلی
الله علیه وسلم فرمود فقیرے که فاطمه رضی الله عنها کشید همو تو اند اما این
تزئین باری و تحسین خداوند است تعالیٰ که در دنیا و آخرت فاطمه را
داده است. او بهترین و مهترین نسائے اهل جنت است چیزے از آن
وعدا او به نقد آورد ند در برا و کردند ایشان به استعجال و استظهار ن وعده. نقد
بازگشتند رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمه را فرمود شنیدی که در میان
عورات تو چگونه بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو به
از تیسیر دیگران بود فاطمه رضی الله عنها عرضه داشت رضیت یا
نبی الله رضیت یا رسول الله۔

این جا دو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد یا وعد
را نقد دادند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوهیت
هرچند به حالت رویه و صورت رذالت نمانید اما به حقیقت آن چنان
بوند که هیچ جمیل و هیچ بهی بوزن آن هیزان ایشان نه سنجد و چنین هم باشد
به صورت ظاهر بعض را که دیدهٔ دل کشاده بود بدان جمال و حسن نمایند
که مردم عاشق و مبتلا گردند آرے انوار لاهوت بر دل ایشان لایح
تر شود و پرتو آن بر ظاهر جلد ایشان افتد حسنے زیبائے در ظاهر بنیهٔ
ایشان پیدا آید اهل دل عاشق و مبتلا گردند در طاقے چراغے افروزند
آن تمام طاق به نور آن چراغ روشن گردد انوار لاهوت و اسرار
جبروت بر آئینهٔ دل ایشان لایح شده است عکس آن پیدا گشته
است و دل درمیان همچو چراغ است در طاقے تن همیدان روشن
شود من کثر صلوٰته باللیل حسنت وجهه بالنهار هم ازین
حکایت کرده است۔ مسکین محمد حسینی ابتلائے بجمال صورت شیخ
داشت چه دانم مجنون را این گرفتاری با لیلی بود یا نه آنچنان مبتلا
گرفتار بوده ام که اگر طعام خوردمے او را در طعام دیدمے اگر آب
آشامیدمے میان آب دیدمے تا کار بجائے کشید که او را در خود یافتم
کار بیشتر رفت چنان دیده شد که عین او هستم این دو بیت اوحد
کرمانی ورد روزگار من شد

بلیت

گفتم که پیمبری تو یا پیر   گفتا که دوی زراه برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود   من او و پیر هر سه او بود

والله الله ترا راست میگویم یا خود این میخوانده ام بلیت

من رفته ام ز خویش درون و برون تو ام   از من مرا طلب تو که من کنون نه ام

من یَهْدِ الله فلا مضلّ لهٗ ومن یضلله فلا هادی له

مجنون را گفتند لیلیٰ آمد گفت انا لیلیٰ۔

اے عزیز غنجے و دلالے و کرشمہ و جمالے و لاہوتے و جبروتے ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بین تا آنچہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہ بعینہٖ عینہ۔ بیت۔

ن بعینہ عینہ

درحسن رخ خوبان پیدا ہمہ او دیدم درچشم نکورویان زیبا ہمہ او دیدم

اینجا معائنہ مشاہدہ گردد۔ ترابی بدبخت خاکسار خواجہ بارا ہیبت پنج کار دز د انگشتانش کژ گشتہ بود بریدہ شد کتابتے کہ او کردے بدان انگشتانش و کژ بودے و دستے کہ وقت نشست بر زانو نہادے واز بس گرمے ہوا پیراہن سینہ بہ انگشتان جنبانیدے یعلم اللہ ہر کہ دیدہ باشد بداند آن حسن و آن جمال د احساس شدے در ان کژی انگشتان چنانچہ خوبصورتے نازکے لطیفے براے مزید جمال حسن خویش را تکسیر اعضا کند و تمایل جسد نماید خدا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف تر و خوبتر نبودے تا آنچہ مردمان بہ ستم چنین کردن گرفتند۔ خدمت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ بدین بیت اضطرابے میکرد و بدین بیت رقص و جنبیدنی بود بیت

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے

از حل این بیت کسے پرسید گفت وقتے بر خواجہ خود در آمدم یک طرف طاقیہ کژ بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مرا در نظر آمد وقت من بہ عون آن مثال خوش شد مرا در اضطراب و رقص آورد بیت

خوبان بر دل بازان از خوبی خود نازان با غمزہ چون غمازان با طرہ چو طراران

ازین دولت کہ برخورد جز نظام محمد بداونی یا محمد حسینی الحمد للہ علی ذالك امید وارم در آخر حال مرا ہمین مثال نظارہ شود و جان عزیز بدین سپارم اللہ اللہ اللھم اھدنا الی الصراط المستقیم۔ واللہ اعلم بالصواب

سمر صد و ششم

ہدایت را بدو معنی اعتبار کنند علمار راسخ و متابعان سنت بہ اجماع اعتقاد کنند و ہمبرین دعوت فرمانید آن را کہ خداوند تعالیٰ ہدایت کرد ساعۃ فساعۃ آناً فاناً ہدایت براے او آفرید مظہر او را مخزن اعمال نیکو افعال حسنہ گردانید از وجز نیکی نیاید و او جز نیک نکند و رہ زیغ و زلل و خطا و خلل بربستہ وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ اے منعنا ہربار کہ موسیٰ خواستی لب بہ پستان بردو ستے از غیب ہدا از ان گرفتن مانع شدے الی ان یجی تذی امہ۔ ہم ہمچنین دریاب ہر کہ چیزے مطلوب دارد و بہ احسن احوال میخواہد بدارد و ہمین صورت میکند۔

دوم معنی ہدایت بیان حسن و قبح تمیز تو اند کرد و سلامتی اعضاء و قوت عقل در انسان نہادہ رہ نمود کہ برو اما رفتن بہ قوت خود و پاے خود است و چنانچہ معتزلہ خذلہم اللہ میگویند ارشاد صوفیان ہم ازین قبیل است بیان طریق کنند و مخاوف و مہالک را اشارت کنند و علے کہ براے وصول الی البغیہ باید آن آموزند بر سر راہ برند ایستادہ کنند گویند کہ برو رہ این است چنانچہ مسافرے را نعلین و عصا و ابریق و زوادہ بدستش سپارند و حکایت از رہ کنند کہ بدین نشان درین رہ برو اما رفتن او بہ پاے خود است۔ اما خلق ہدایت خاصہ باری است تعالیٰ لاشریک لہٗ اما این قدر باشد در حق شخصے کہ عنایت خاصہ کنند بہر حال او را میلے و ہمے و گمانے و ظنے از طرفے بہ طرفے پیش آید بر آید حاضر شود او را بہ رہ مطلوب نماید و بردیا در دلش بہ طریقہ الہام القا کنند کہ او خود بخود متنبہ گردد ارشاد ہدایت صوفیان درست بدین ماند

ن البغیہ
یعنی رسیدن
بمرادش

اختراع است و ابداع است و انشا است. اختراع عبارت از ایجاد شئ عن مادةٍ و مثال باشد چنانکه عناصر اربعه و افلاک عرش و کرسی و هدایت من الله از قبیل ابداع و انشا است و ارشاد هدایت از قبیل اختراع است. پیر بیان فرمود که وصول به رب امرے ممکن است و طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفهیم کنند مثلاً گوید به مباشرت چهار فاقه دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد عکس انوار الهیات بر دل لایح شود کار بجائے کشد که آن را حلول و اتحاد نامند و هر دو نیست اتحاد در اصطلاح ایشان عبارت از آن است هیچ وجودے نه بیند جز وجود حق این را نزد ایشان اتحاد نامند گوی بر وجودے فانی شد به ذات او متحد گشت چو کس نماند جز او اول و اوسط و آخر همو بوده است و ولیکن یخیل الیهم انهم هم چنانکه گفته اند يُخَيَّلُ اِلَيهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعىٰ آن وهم او هم از میان خیزد کار به یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظهور عکس الهیات در آئینهٔ دل این را گمان حلول برند چنانچه گویند رباعی

دل در رهِ عشق تو نه پوید چه کند — جان دولت وصل تو نه جوید چه کند
هرگاه که بر آئینه تابد خورشید — آئینه انا الشمس نه گوید چه کند

و آنچه گویند که فلان شیخ بر مرید به یک نظرے کارش تمام ساخته کرد من این سخن به تمام و کمال فهم نداشتم مگر آنچه گویند رغبتے و طلبے میلے و محبتے لایحه از عالم غیب بر وی افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا بدان این کار بسر برد. اے عزیز اینجا چیز بیانے است از رسیدگان این کار بر سر ایشان هم چه حد و تحیر و تذلل اند عمرے بر آمد که درین دریا غرق اند و وهم ساحل در دل نه گذشته و روے ساحل ندیده و البته پایانے نیافته

بیت

پیر بیان فرماید — ایشان

هر آن منزل که واپس میگذاریم — دو صد منزل دگر در پیش داریم

دو جسم مصغر فوته در ته فوته بالا فوته مبر سر نشانے کاف کاف کردند کشاده نمود این ف بدان صفا و بدان نور و سرور آن جمال داشت هر که بیند به ابتلاے لذت دران افتد گوئی چه بابل بود به افسون سحر او را در قعر خود انداخت عنایت خاصه بود که مرا از وقوع آن به عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن همو دارد به عصمت قوت خود از وقوع آن واقعه مردمان این رباعی خوانند.

رباعی

گر در خور گلخنم به گلشن چه کنم — ور در بر گلشنم به گلخن چه کنم
تدبیر به گویدم به مسجد رو — تقدیر به مے خانه برد من چه کنم

آرے. اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَن يَّشَاءُ.

سمر صد و هفتم

قوله السلام حُبّب اِلَیّ مِنْ دنیاثلث الطیب والنساء و قرت عینی فی الصّلوٰة سرّ تحبیب صلوٰة در اسمار ماضیه اثبات یافته است استقبال در سرّ تحبیب طیب وخلوت کنیم طیب مفرق هموم تشتت است اگر وسوسه وخطره ناشایسته در دل باشد به وجدان ریح طیبه جمع هم شود و تفرقه برود واگر سودائے در معده او بود وبخار آن دماغ را بیک کند به ریح طیبه رطوبتے باسود اضم شود خللے که به واسطهٔ آن حادث میشد به اعتدال بازگردد و نبود گشتے که قدرے اختلاط سودائی در معده او نبود زیراچه تفکر الٰهیات در دل ایشان بیشتر است و دران تفکر ماهیت روے نماید باعظمت وجلالت واین همه موجب احتراق اخلاط باشد البته مرد مشغول بالله را قدرے اختلاط باید زیراچه نقد و حضور وجمع هم را وجود خشکی لابدی است از انچه نقش درست بر خشکی شهید کالنقش فی الحجر در ترای نقش بر نیاید وافراط از خشکی زبان کار باشد خوف خلل مزاج بود ورائحه طیبه با آن ضم شود به صفت اعتدال بود ومرد سودائی مزاج را با طیب البته رغبتے باشد وراحت از ان بیشتر یابد زیراچه اعتدال نسبت می برد نزدیک رسول الله صلی الله علیه وسلم بوے خوشتر آمدے دیگر گوئم در جمله طیبات تجلی جمال بود چون درین پرده تجلی جمال روے نماید حب ضروری باشد هم ازین جا است که گفته اند کان یحب الحلوا والعسل ویعجبه الثرید الدباء و در تجلی جلال وعزت غلبه خشکی است واز جهت حکمت طب خوف دق و خلل دماغ باشد هم ازین جا است واوبرین اشیا بیشتر رغبت داشت

لہ حادث

لہ ہیچ نبی

در جمال انس است وراحت است و در جلال قهر است وهیبت و دهشت.

وقوله قرة عینی فی الصلوٰة محدثان چنین گویند واهل تفسیر وفقه همبرین اند که طبع لطیف او از عدّ امور دنیاوی ملول گشت سیوم را ذکر نه کرد به سرعت امر آخرت را یاد آورد ثالث را حذف کرد وقرت عینی فی الصلوٰة گفت وبعضے گفته اند قرة عینی فاطمه رضی الله عنها مراد است این نیز بر بیان اسمار ما تقدم استقامت کرد اما محققان چنین گویند صلوٰة یکے از امور دنیاوی است این نیز از غذاے نفس کامل است تا آنکه اهل تحقیق گویند استحلاء الطاعت ثمرت الموحشت من الله صلوٰة بندگی است و دران بندگی شهود الوهیت ربوبیت است چنانچه گفت وقرت عینی هرچند شهود الوهیت هست اما در پردهٔ حجاب دنیا است در صلوٰة چند نقد است یکے قیام چنانچه بعادت دانسته که در حضرت بادشاهے عظیم القدر جلیل الشان ایستاده مدح وثنائے او را گذارد چون از آن جا انتقال کند برائے التماس حاجت خود را هر آئینه متحنے شود وآن چنان تذلیل وتخشع بصورت است وخواهنده را عجز وزاری وشکستگی نمودن لابدی است چون امید قبول مسؤل شود به عادت طبیعت ادائے شکر نعم قبول را بر روے افتد وافتاده در مدح وثنا وتسبیح وتنزیه مسؤل منه گراید برائے آنرا خواهد هر بار نشیند افتد برائے استدامت واطالت خواری خود را می نماید هرچند من استحقاق آن ندارم اما کرم لطف تو آن الطاف واستقامت کرده گویند بعضے نماز به جماعت فرض است بقوله تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ تمسک کنند اے صلوا مع المصلین وبعضے واجب خوانند به مواظبت رسول الله صلی الله علیه وسلم وبعضے سنت موکده وخدائے را فرشتگانند که در مبدائے خلقت ایستاده وثنائے خدائے تعالیٰ میگویند وجمعے اند که

لہ کند

در رکوع اند و دران حالت تسبیح و تنزیہ خدا میکنند و فرشتگانے اند کہ نشستہ
در تعبد و تنزہ او اند و ملائکہ دیگر اند کہ در سجدہ اند و ذکر ایشان جز سبحان
ربی الاعلی نیست الغرض نوع انسان جامع این ہیئات و این صفات
اند و این در حالت صلوٰۃ است اتمام این ہیئات بشرطہا و ارکانہا بہ اعتبار
نماز بہ جماعت خوانند و دیگر وجودات بر اقسام است بعضے قائم اند
ہمارہ بعضے نگونسارا ند سر زیر پا بالا و برخے دیگر اند کہ ایشان ہمارہ بہ صورت
رکوع اند و بعض دیگر در سجود اند چنانچہ جبال و اشجار و بہائم و سباع و
طیور راکع اند و حیات و خراطین بر شکم میروند و این صورت سجود و خرو
است قومیکہ بت پرستند بہ تمام خویش پیش بت می افتند قال اللہ
تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
بَطْنِهٖ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى اَرْبَعٍ ط بدین صفت ایشان را در صلوٰۃ ہمہ جمع است قیام او
بجبال ماند و انحناے او بہ اشجار و سر او فرو است و اطراف او بالا و
آنچہ بہ چہار پا میرود درست بر رکوع ماند و چون سجدہ میرود ہیئت مار و
خراطین است انسان در صلوٰۃ ہمہ ہیئات جمع کردہ خدا را پرستد این نیز نوعے
از جماعت گیرند ہر رکنے بہ شرطہ وحقہ ادا شود جامع جمیع وجودات باشد
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ جبال ایستادہ تسبیح میگویند شجرہ نگونسار
میگویند بہائم سباع طیور بہ رکوع در تسبیح و مار و خراطین بہ ہیئت خویش میگویند
ہر ہیئتے دلیل بر وحدانیت وارد و دلیل ہر کمال قدرت صنع او بدین معنیٰ
تسبیح او شود کانہم ناطقون بہ بصورت الحال و اہل شغل باللہ خصوص
مبتدیان اہل ذکر و مراقبہ را از ہر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن
تسبیحات است خصوص در حالت صلوٰۃ این نیز نوعے از جماعت شمرند چون
جماعت صوری و معنوی و حالی و قالی مجتمع شود فہو نہایت الکمال و

ناطقون بصورت

و غایت النوال الصلوٰۃ معراج المومن رسول اللہ را در معراج نظارہ
بہشت و دوزخ بود و نظارہ فلک و ملک بود و کذالک العرش و
الکرسی و چون ماورا ہا سیر کرد در مکان لامکان رسید محبان او را محققان
حقیقت را این ہمہ در خویش در حالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت در خویش
ببینند دوزخ در خویش یابند و جملہ وجودات باخود متعلق و خداے را در آئینہ
دل شناسند و آن بعینہ مکان لامکان است الصلوٰۃ صلۃ با لرب
درست آمد و کذالک الصلوٰۃ الدعاء و کذالک الصلوٰۃ
من الصلی و کذالک سُمی صلوٰۃ بتحریک الصلوین فیہا و این جملہ
معانی در حالت صلوٰۃ نقد وقت مصلی است و این ہمہ در دنیا او در دنیا
است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آمیخت اول
بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برد و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ مسئلہ تحری
شنیدہ آن دلیل برین کرد کہ ہر جہتے کہ او را جوئی یابی اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ ازین جملہ حکایت کردہ است وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
ہمین می فرماید محقق شد ہیچ حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنکہ
گفتہ اند الصلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انہا عبودیۃ الوہیۃ ربوبیۃ
کثرت و وحدت در صلوٰۃ بہ یک مقام جلوس فرمودہ اند گفت قسمت الصلوٰۃ
بینی و بین عبدی بین کہ چہ رابطہ می فرماید و قرت عینی دو معنی
دارد یکے روشنائی و دیگرے روشنی عین وجود او ظہور و جلا انچہ او ست
بد و ظاہر می شود چہ انسان در صلوٰۃ خود را خود می پرستد قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ چگونہ نشود و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمع الجمع نشان میدہد
جمۃ الاسرار در صلوٰۃ بہ نقد در کار است اما زبان گرد آورد و سخن
گفتن شرط عارفان احرار است ایہا الحسینی امسک لسانک و اقطع
کلامک گفتار کسے است۔

بیت

زمین و آسمان هر دو شریف اند قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دیدها ناقص فتاد است وگرنه یار من از کس نهان نیست

این جابر علمای فقه و حدیث و تفسیر مشکل بود که خداوند سبحانه گفت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الی آخره توفیق این کلام پنجابر که حبب الی من دنیاکم چگونه راست آید اما بیانیکه ماکردیم همه اشکال رخت بربسته است در خانه فهم و ادراک نزول کرده وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَآبِ همبرین معنی که ماگفته ایم اشارتی درستی نموده است هان و هان دستکی بزنیم رقص را ساز کنیم با یار نیاز و ناز کنیم انباز کنیم۔ والسلام۔

این جابر علما۔ سے فقہ وحدیث وتفسیر مشکل بود

سمر صد و هشتم

روایت مختار و نقله اخبار چنین گویند که ابراهیم نبی علیه السلام من احسن الرجال زمانه و اجملهم و کذلک گویند ساره بهترین زنان وقت خود خوب ترین عورات ایام خود بوده است تا آنکه چنین گویند ساره تمام به حوا مانستی تا آنکه ابراهیم صلوات الله علیه دروغی به تاویل صدق گفته است القصه علی شهرتها و اسحاق علیه السلام ولد ایشان بوده است و تمام به پدر مانستی این جا هم قصه است در سمر مختصر نتوان نبشت یعقوب مولود اسحٰق است فرزند هر آئینه به مادر و پدر ماند او نیز جمالی لایق و حسنی فائق داشت دوازده پسر زاد هر دوازده در جمال و حسن نشانه بودند تا آنکه پسران را از خوف اصابت عین گفت لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ و یوسف علیه السلام احسن و اجمل ایشان بود اضوء و انور و اصفی و اظهر بود در رهی که او گذشتی تابش روی بر دیوار افتادی بر مثال نور آفتاب بودی که بر دیوار افتد شائد سوی اکه بر رخساره داشت تزین وجه الاجتماع الصباحت و الملاحت خندی که او کردی براقت دندان چنین نمودی که فواره نور از دهنش برون میزد هر که دیدی عاشق و مبتلا گشتی عمه او از سر شفقت دیوانه وی بوده است مادرش مرده بود یعقوب به خواهر سپرد تا پرورد چون بزرگ شد یعقوب خواست برخود آرد عمه اش به سرقه نسبت کرد تا به اتهام دزدی غلام خود ساخت چون عمه بره ارتحال رفت یوسف به یعقوب رسید یعقوب او را از جمله پسران دوست تر و قریب تر گردانید بلی مظهر جمال کمال و منعکس انوار ذوالجلال در دو ابن داد هر بید یدچنانچه یوسف محبوب یعقوب بود یعقوب محبوب جمله پسران پسران گفتند اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ای فی حب

مفرط و عشق بین با ابن بسنده نه خوابے دید دلیل بر سرورے و دستی
او اشارت کرد تا آنکه یعقوب با وے گفت لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰ
إِخْوَتِكَ میداند که ایشان همه عالم به تاویل رویا اند اگر آن ایام مبعوث بوده
اند یا نه اما این استعداد و صفا در ایشان ظاهر بود معلوم کرد که ایشان با من
محبتے مفرط و دوستی دارند غیرت عشق و محبت این تقاضا کند که ایشان در
دفع تو کوشند فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا به مکر و غدر با او پید آیند ففعلوا به
ما لفعلوا کما هو سنت غیرت الاحباب و داب طریقتهم
عاشق محب هرگز نخواهد که محبوب طرفے نظر کمارد و کسے را به قربت وصلت خویش
مخصوص گرداند خصوصاً یکے از همه اقرب من کل قریب. واجب گردانند
چنانچه مشهور است و درین باب محب را هیچ ملامتے و قالتے مانع نتوانند شد و
اگر محبے درین باب تجاوز و اغماض کند او را روا دار و مداهن خوانند هر
گنہے که برائے دفع آن شخص را کنند میان اهل عشق معذور باشند گفته اند

مصراع

هر چه خواهی بکن اے دوست مکن یار دگر

فعلوا به ما عملوا غیرة منه علی یعقوب مکر کردن
غدر کردن دروغ گفتن عقوق ورزیدن برائے این مصلحت که يَخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝ علی صلاح
وَ فَلَاحٍ مِنْ بَيْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ. صلاح کار خویش درین دیدند ملامتها و معصیتها
بر خود اختیار کردند شنیده باشی که مردمان از رسول الله صلی الله علیه وسلم نقل
کنند ان الله لا یواخذ بما یصدر عن العشاق و هم ازین جا است در
قوت میگوید چهل چهار گناه کردند و هر یکے از دیگرے بدتر مع هذا نام ایشان
از دیوان نبوت محو نشد و ذالک مقام المحبوب المراد زیرا چه هر چه کردند
برائے آنکه محبوب ایشان در مظهر یعقوب تجلی و ظهور علی کشف و عیان کرده بود

عاشق همیشه تزاید کند از غیرتے که با معشوق دارد کند تا جمال او و دید ار تجلی
لهم شود این بیت گوئی شاعرے در شان برادران یوسف گفته است.

شعر

جننا علی لیلیٰ وهی جنت لغیرنا　　　واخری بنا مجنونة لا یزیدها

نظاره شو یوسف چه میبازد با یعقوب و برادران وز برگشت بادشاه
شد مع هذا اخبار نمی کند آرے ناز و کرشمه و ستمگارے کار محبوبان است و شیوه
معشوقان و دیگر میداند که پدر عاشق است بگذار تا لذت درد عشق گیرد و
در عاشقی مرتبه کمال را فایز بود و گفته اند.

بیت

هجران خواهم صنما وصل نخواهم　　　من تجربه کرده ام که هجران خوشتر
وعطار هم ازین کار نشانے میدهد

بیت

کفر کافر را و دین دیندار را　　　ذره دردت دل عطار را

درد از درمان بهتر گیرند و دیگر یوسف میدانست هر چند که یعقوب
در وخود را ابلا کش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گردد و دیگر انتقام معشوقان
میگیرد که پدر آن قدر دوستی که با من داشت یک ساعت مرا نگذاشتی چرا نصمان
مرا استوار داشت و خود میدانست فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا بگذار تا چند گہے بسوزد
که به اختیار خویش گزیده است با کسانے که مرا بدیشان سپرد هم بدیشان قرار
گیرد هم با ایشان باشد. گر این چنین غصه در عشاق بسیار شنوی در عشق چنین
بوالعجبیها باشد معشوق را چنین نازبازیها بود و اگر وقتے عشق باخته باشی باقی
بدانی که چه میگویم برادران را در تشویش میدارد و در آمد شد ایشان
ذوق دلال و غنج خویش میکرد و پدر را به رمزے خفی و اشارتے دقیقی
می نماید که او استاد کار است البته فهم کار خواهد کرد تا آنکه میگوید
فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ مصلحت دران باب میداندم هر چند در احتراق
فراق بیشتر سوزد دلش صاف تر لطیف تر گردد و دران چهے که یوسف را

انداخته بودند از کنعان یک فرسنگ کمتر بود اطلاع بر آن نه شد و چون
به آتش هجران دلش را صاف پاک کرد و میان کنعان و مصر سی مرحله بود
به مجرد دیدن قافله از مصر روان شد. وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ
إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ و دیگر هرچند صورت خیالی
یوسف در دلش تمکین میکرد و تصور او در مخیلهٔ او کمال شاهد بین یدیه
می شد وراے آن مطالبات الهیات و معارف قدوسیات نقد وقت
او میگردد این بیت شنیده

شعر

رق الزجاج ورقت الخمر — فتشابها وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح — وکانما قدح ولا خمر

عطار در گفتار خویش منظوم عربی ترجمه فارسی فرمود بیت

از صفاے می و لطافت جام — درهم آمیخت رنگ جام مدام
یا همه جام است نیست گوی می — یا همه می است نیست گوی جام

یوسف چنان نسبتی عین مقصود موجود گشت شنیده که میگفت زلیخا
در وقت فصد که خون یوسف بکش این هم ترا معلوم بوده باشد که انین
المذنبین احب الی الله من صراخ المطیعین از نالهٔ یعقوب و از گریه
یوسف ذوقی و لذتی میگیرد چنانچه زلیخا سجان را گفت دیر باز است
لذت نعره و گریه یوسف نیافته ام برو او را چند دوالی بزن
او بگرید من بشنوم مرا در آن لذتی و ذوقی حاصل هست بندیوان
میدانند که زلیخا هرگز نتواند اندام او را المی رسید یوسف را گفت
بر دیوار بزنم تو بگری یک دوال بر دیوار زد یوسف گریه دروغی بلند
برآورد زلیخا پیراهن پاره کرد و از دروازه افتاد گفت اے بدبخت
ظالم بس کن این نازنین مرا چگونه میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان
تن نازنین میزنی فردا بعض محبان را در دوزخ فرستد مالک را فرمان

شود آتش بر ایشان مگمار تا ناله کنند که مرا در نالهٔ ایشان رضاے و خوشی
هست مالک علامت دوزخیان در ایشان نه بیند و ایشان را دوستان
داند و نتواند که آتش بر ایشان گمارد و فرمان متضمن قهر و غضب آید
آتشی را گمارند آتش روے ایشان بیند چند فرسنگ گریزد خداوند گوید
شما از میان دور شوید آتشی که لائق ایشان کرده ام بدان بسوزم ایشان را
علم دهد در توے بصورت و جمال و حسن و بها تجلی کرده است به آتش غیرت
چنان بسوزند که آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریحان بودے اکنون یوسف را هرچند که یعقوب بیشتر گرید بیشتر
نالد و سوزد او را خوشتر آید یوسف نمی خواهد که هم یکبار بیعقوب در رسد
میخواهد از هر جنس وصال او را حظے نصیبه باشد اول نصیب بوے
وصال و از هر مرحله که به کنعان قریب می شد بشارت بشیری رسید
و بوے قریب تر میگشت دانسته عاشق را این دولت دست دهد که
نام او پیش معشوق گویند راحتے او را باشد که هم از وے پسند و اگر خود این
میسر آید که او عاشق و طالب و جویان تست خود در آن ساعت عاشق
بر کونین سرافراز شود اگر با جوابے صوابے با کلامے متضمن عنایتے بدو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت میسر آید که من بعید لطا ره شد چه گویم که چه فرحت و چه بهجت
و چه ذوق و چه شوق افزود ثم و ثم و ثم تا آنکه مجالستے میسر آید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حسینی را زبان بکار نخند که ازین بیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود که یعقوب به یک وهله بغتة به
یوسف نرسد که درین حالت خوف تلف او باشد بسے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق به مجرد دیدن در محل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز او گداخت فداے جان معشوق

شد کعادهم الماء مروے در بادیه افتد و آب نیابد هرطرفی پوید تمام اعضا سربسر از بے آبی خشک شده باشد پس آنکه به آب رسد بر خود بحرص شره بر جاے بجید۔

هان و هان هیچ فهم کردی که موجب گناهان برادران یوسف وسبب عدم التفات یوسف به دروپدر سوختن و گریستن او وسپید شدن چشمهاش چرا بود اکنون گمان نبری که برادران یوسف گنهه کردند آن گنهے است میان عشاق که هیچ طاعتے بدو نرسد و عدم التفات یوسف برابر تراحم والطاف او نگردد تو قصه عاشقان چرا کم شنوی شنو شنو که قصهٔ شان خوش باشد هم ازین سبب بود که حق تعالی این را احسن القصص نامید

ن بکلیسیا

غزل

دیدم بکلیسیا نگارے — زین درد کشے شراب خوارے
بدمن خمرے خراب شکلے — دیوانه وشے نزار زارے
گفت از سر وقت خویش حال — بنشین و شراب نوش بارے
آنگه به صفاے مے نگه کن — بین عکس جمال روے یارے
مجنون چه کس است چیست لیلی — گل چیست کجا است زخم خارے
خسرو که بود کدام فرهاد — شیرین بچه گشت خوش گوارے
بر لوح وجود نیست نقشے — جز نسخهٔ صورت نگارے
بهرچه زن عزیز مصر است — از کردهٔ یک غلام خوارے
از چه سبب است هان گرفتار — یعقوب که بود رستگارے
خود چاکر بندهٔ چرا شد — محمود که بود شهریارے
زین حال کسے خبر ندارد — جز بے خبرے شراب خوارے
بے شک بخدا محمد این جا است — چون احمد پاک حق گذارے

گناهان پسران یعقوبؑ وبے التفاتے یوسف وبیداری پدر و دل یعقوبؑ برسرے خفی است در غایت خفا اگر در صحراے بیان آرم

وصورت این کار را جلوه عیان وهم عرفاے روزگار ازین گفتار ملالت وسماجت گیرند آرے انا غیور وعمرؓ غیور والله اغیر منا

بیت

نظامی این چه اسرار است کز خاطر بردن وادی
کسے سرش نمیداند زبان درکش زبان درکش

سمر صد و نهم

مردمان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم
است از عشق و بعضے این چنین هم گویند که هر دو توامان اند مادر تقدیر
هر دو را یکبار به یک شکم زاده است اختلاف عرفا و محققان رفت چو
اثبات یافته باشد که عشق مرغ ازلی است ازل عبارت از عدم
مسبوقیت تقدم و تاخر معنی دارد و آنچه توامان گویند صورت شرکت نماید
والله لا یَغفِرُ اَن یُشرَکَ بِہٖ نقیض این سخن باشد الواحد لا یصدر
منه الا الواحد اتفاق جمله حکما است عشق عبارت از شدت
الشوق الی الاتحاد است و اتحاد را صورت امکان نه ازینجا
است هیچ عاشقے صورت وصالے ندیده است و آنچه وصال نامند جز وہمے
نباشد دو یکے نشوند زیراچه الواحد فی الواحد محقق است
با این همه صورت دوی باقی است در صورت مثال گفته اند دو کاغذ
را بهم در چسپانی و بر آن مهره زنی چنانچه هر دو آنچنان شوند یکے نمایند
هر که بیند یک ورق نامد با این همه خلائے عقلی باقی است و این که گوئی
عشق از حسن خیزد این نیز ملازمتے ندارد معلوم است حسن یوسف
حکم اجماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صغار و کبار جاهل و
عالم با این همه عاشق جز زلیخا نبود عورات از نظارهٔ جمال بجائے ترنج
دست بریدند با این همه عاشق نبوده اند در مصر چون سال قحط بود یوسف
بعد هفته یکبار روے خود نمودے تا هفتهٔ دیگر گرسنگی رفتے پس دانسته
شد که عشق از حسن نخیزد چنانچه گفته اند شعر

ان الحب امرها عجیب یلقی علیک وما لها سبب

و این هم تجربه که صورتے باشد اگر آن صورت اول صباح دیده شود
باخود مردم شوم گیرد ناگاه بینی یکے مبتلاے او و آن چنان شد که جان
در پے او دهد و دیگر بے سحر هم این صورت نقش بندی میکند عشق جان
کائنات است عشق محسن است مشاطهٔ صور و اشکال است عشق پیرایه
دختران کشمیر است عشق معلم اساتذه جادوے بابل است عشق از ان
صفات ایمن است یَفعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ
طغراے ایست که بنام عشق نبشته اند عشق لا عین و لا غیر است عشق
بحیی و بمیت است این سخن از من یاد داری عشق در صفت مجاز صورت
وصال ندارد مگر وهم و خیال در مجاز گویم مردے عاشق چشم یکے شد آنچه
چه گوئی با چشم چه وصال باشد و آنرا که مردمان در مجاز وصال نامند لا
حول و لا قوة الا بالله نعوذ بالله من شر الشیطان و شر هذا
المقال اما وصال حقیقت مگر او ست تو نه و اگر توئی او نیست وصال چه باشد
باکه شد انیتے که باقی است ازین شعور و خبر دارد و گرنه کاریکے دریکے
است این قدر تحقیق بدانکه عشق شهباز ے است جز با خود نبازد
انا اقول و انا اسمع هل فی الدار غیری. اگرچه خبر میدهد یکے
فکرے هست میگوید انا اقول و انا اسمع جز انیت و اثنینیت و
اثبات میکند هرچه بیان کنیم بهرچه عبارت کنیم و تمثیلے و تخیلے گوئیم باز عشق
وراے آن باشد جز اثنینیت اثبات و انبیت در میان نباشد و اگر
گوئی وهم است آرے وهم است یکے وهم آمد یکے عشق آمد دو آمدند
خوش مثالے این هرجا که آفتاب باشد سایه نباشد هرجا که سایه باشد
آفتاب نباشد و سایه را بے آفتاب وجودے نه و سایه را از آفتاب
نصیب نه و هرچه از آفتاب دورتر سایه درازتر و هرچه بدو نزدیکتر آن
کمتر بل نیست و نابود شود هوا است و سراب است سراب صورت

هواست و هوا معنی سراب است بی هوا سراب را وجود نه و بی سراب هوا را ظهور نه وحصول غرض هوا از سراب نه و از نه سراب به هوا رفتن ممکن نه عشقنی وعشقته ازین سراب و ازین هوا نشان میدهد

نظم

عشق از آب و گل بدر باشد — عشق نه از خانهٔ بشر باشد
عشق بیرون زخانهٔ شش است — عشق را لامکان مقر باشد
مادر عشق را ازل خوانند — قدس لاهوت خود پدر باشد
ناقصان را نظاره جعد و سرست — اهل دل را نظر دگر باشد
بندگو یا تو بند خود گر دار — بند بر مبتلا بتر باشد ن پند
مار و مورے است یا ستور خرے — هرکه از عشق بے خبر باشد

نظم

دولت عشق را نهایت نیست — عاشقان را بجز هدایت نیست
هرکرا حل شده است مشکل عشق — داند آنکس که جز ولایت نیست
عشق جنسے است از برون بشر — آب و گل مرورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفه درس نکرد — شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب سورتے است سورت عشق — چار مصحف از و یک آیت نیست

---

۱۱۰ سمر صد و دهم

در هرکه این دو چیز جمع آید خمیر مایهٔ همه سعادتها در خنبهٔ او نهادند و نقد همه خیرات در ذیل خرقهٔ او بربستند تزکیهٔ نفس و توجه تام تزکیه نفس نخست پاک کردن نفس از جمله منهیات شرع است و دیگر از مشتبهات و دیگر از تکثیر مباحات و ترک حلال و ثم و ثم و ثم حتیٰ ینتهی الامر الی ما یلتذ به النفس و یهوی کان ما کان اگر یگان یگان عد سکنم سمر از حد اختصار بگفتار دراز میکشد. حکایت ذوالنون مصری و آرزوے نفس او بکهاے را شنیده باشی و توجه تام عبارت ازین باشد عامه را گو هم یاد خدا و خاصه را فرمائم لا یَخْطُر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار الٰهیات در خاطر خطرات کند یکون شطیة من شطیات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد خَتَمَ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ از انجمله حکایت کند .

بیت

زهد و عمل و علم و تمنا و هوس — این جمله رهست خواجه منزل پنداشت

کار ما آنجا انتها یابد جز انیت لطیف را در شهود وجود و هم بود نبود فافهم و اغتنم والله اعلم

تخلیه و تحلیه و تجلیه هم ازین جمله باشد که گفتیم تخلیه نسبت به تزکیه برد و تجلیه با توجه تام توان یافت تحلیه میوه که ازین شاخ و ازین درخت برخورند اگر تزکیه هست و توجه نیست به شوربا ر زور مانند و اگر توجه هست و تزکیه نیست به گوشت مردار بازگردد عبودیت را با ربوبیت در یک خانه قرار دهند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یابد محمد حسینی بحق التحقیقت که حق گفته است اصل کار تخلیه است و بران

اجماع ادیان است اما صوفیان ما با این تجلیه جمع کرده اند برای تقریب وصول را تو خانه بادشاه را و تخت نشستگاه را آراسته کن او خود آید نشیند چون دل شفاف صاف عکس پذیر گردد آئینه روشن شود عکس الهیات شخوص قدوسیات سبوحیات در دل لایح تر نماید فافهم واغتنم۔

بحق الحق این نصیحت محمد الحسینی است نیکو تر یاد دار هر جا که سعادتے است و هر جا که دولتے است جز بدین دو چیز نیافته اند انبیاے مرسل جز این دو چیز نداشتند و کذلک اولیا هم بدین راه طالبان را بجدار سانند۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔ فافهم واغتنم والله اعلم

بیت

نصیحت کر دیکتوسان[2] اگر آزاده بستان
دگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

اگر این دو عظیم به صفت التزام و دوام با تو سکون یافتند پس آن به هر نامے که خود را انجا نی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفه شو یا عالم علام مجتهد مستدل گرد خواه بادشاه و خواه وزیر ممالک صاحب ولایت باش یا قصاب طباخ بقال جولاهه سهلنگی[1] این همه پیشہاے دنیا است این دو گیر بلکه اگر این دو عظیم ملکه اعظم لابدیست و اگر نه دانم البته بجنبے[1] نیز کسے باشی که از سگ کمتر۔ والله اعلم

(margin: بجنبے)

---

[1] سکہا شوربائے است۔ ش۔ و در برہان قاطع سکہا بکسر اول و بائے ابجد بہ الف کشیدہ نام آشے است کہ از سرکہ و گوشت و ملغبور و میوہ خشک پزند۔ و وجہ تسمیہ اش سرکہ با است چہ سگ بمعنی سرکہ و بہ آش را گویند

[2] یکتوسان بروزن محبوسان نام مردے بود دانا و فہمیدہ و عاقل و نام شاعرے ہم بودہ است۔ برہان قاطع۔

سمر صد و یازدهم

قوله تعالى۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط۔ جواب هذا الخطاب محذوف ای اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کمن لیس له کذلك۔

لما نزلت هٰذه الاية سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شرح المذکور فی القرآن فقال ذلك نور يقذف فی القلب فقيل وهل لذلك امارات قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابت الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذى عن قبله سبحانه نور اللوايح بنجوم العلم ثم نور اللوامع ببيان الفهم ثم نور المحاضرة بزوايد اليقين ثم نور المكاشفة بتجلى الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ثم نور الصمدية بحقايق التوحيد فعند ذلك الا وصل ولا فصل ولا قرب ولا بعد كلا بل هو الله الواحد القهار۔

ای یار عزیز و اے برادر شفیق و اے صدیق صادق اے سالک هالک و اے ناسک مالک و اے عارف محقق دانی انچه در اسمار ثبت یافته است لیس الا من معانی مقولهم او قصنا یا اصولهم و اگر به فکرت عبرت به امعان بینی این جمله مقال ما از کلام استاد مستنبط و مستدل یابی مگر چند محلے سطرے بازگونه و سخن مقلوب نبشته ام و چند محلے تهجیات تشابهات تمیق یافته و موجب آن از قول ابوهریره رض که میگوید حفظت من رسول الله وعائين من العلم وعاء نقد بثثته و وعاء لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم و شعر زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم

شعر

انی لاکتم من علمی جواھرہ ‏ ‏ ‏ کیلا یری الحق ذو جھل فیفتتنا

ھذا الذی یقدم فیہا ابوحسن ‏ ‏ ‏ الی الحسینؑ و وصی قبلہ الحسنا

فیا رب جوھر علم لو ابوہ بہ ‏ ‏ ‏ یقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

ولاستحل رجال الجاھلون دمی ‏ ‏ ‏ یرون اقبح ما یاتونہ حسنا

ن والاستحل

تحفہ حکایتے شنو روایت مما یری النایم فی نومہ چند عورتے

لباس ہندیہ کردہ مواز نہ شانزدہ ہے ہفدہ باشند ہمہ در رقص اند

گر دوئی از ایشان ہمہ باہنگ و حسن اند و آن دو از ایشان بہتر و خوشتر

چہ رقص چشمہا میگردانند و یدہا میغلطانند اثنائے رقص کسے انگشت بر جائے

جبین میدارد و کسے بر رخسارہ مینہد کسے با بینی می چسپاند کسے باشفتین

می رساند دیگر چشمکے می زند و فرود بالا میدارند و سرین را دیگر می غلطانند

کمر را تدویرے بہ الطف طرق میکنند ہر دو پا را یکے برین پا می نہند و دوم

در پائے دیگر خندنی میکند یا خالق الحسنات یا موجد الملاح عجب

کارے ہر یکے در حرکت خود عین حرکت خود است چہ باشد حرکت امرے

عرضی و ذات شئے جوہر عرض چگونہ میگردد و آن دوی کہ در رقص و

گشتی نہ اند گفتہ اند از ایشان ملیح تر و زیبا تر و این ہر دو عین حرکات و

سکنات ایشان بن ہر دو یا بدیع السمٰوٰت والارض یا جمال السمٰوات

والارض انت خالق کل شی انت محرک کل شی لا الہ الا انت مصرع

در ہر چہ نگہ کنم توئی پندارم

درین نظارہ شبہتے در دل می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت

در مقام توحید باہم بہم شدہ اند ذرات در شمس غایت شدہ و شمس در

شخوص ذرات عین خود را نمودہ و ہم آن میرود و مردمانے گویند

بیت۔ غیرتش غیر در جہان نگذاشت ‏ ‏ ‏ لاجرم عین جملہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اند ہرگز این اشارہ درست نیاید کہ ہمہ اوست

اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است و بیخودی در بیخودی بس کن۔ بیت

راہ توحید را بہ عقل مجوے ‏ ‏ ‏ دیدۂ روح را بخار مخار

مکن طعنہ مرا در بت پرستی ‏ ‏ ‏ کہ فرقے نے میان بت و بتگر

بحق آن خدائے کان بہ عالم ‏ ‏ ‏ ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر

آرے ابراہیم علیہ السلام پسر آزر راست آزر بت تراش ابراہیم بت شکن

صلواۃ اللہ علیہ بیت

رفتم بہ کلیسائے ترسا و جہود ‏ ‏ ‏ ترسا جہود جملہ را رخ بتو بود

بہر طلبش درون بتخانہ شدم ‏ ‏ ‏ تسبیح بتان زمزمہ شوق تو بود

چہ باشد این صوفی تفلح را بشکند فاذا فیہا حور انظارہ شود بیت

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دولت

عجب این است کہ من واصل و سرگردانم

ھیہات فھیہات ایاک وان تظن باللہ ظن السوء کن موجدا

مسلما ولا تکن کافرا مشرکا۔ گر باورت نیست بگو لا الہ الا اللہ

~~~
~~~

سمر صد و دوازدهم

خوبی خواست خود را ببیند خود را خود دیدن میسر نه بضرورت آئینه
می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینه مشاهده شود و جمال خود را دران
عکس عیان دید خود عاشق خود شد هر جنس آئینه ساخت آئینهٔ مثلث آئینه
مدور آئینه مربع آئینه مسدس آئینهٔ مثمن به حسب گوشها مرئی صورت
دیگر نمود و آئینهٔ دیگر غیر مستوی و دران چندان جلائے نه فَسُبْحٰنَ
الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ از هر یکے نشانے دیگر نمود و یُسْقٰی
بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ساز نده
یکے ببند میکے نماینده یکے معکس مصور بحسب اشکال مختلف و حرکات
متضاد صور متباین نمودار کرد ندانم اصل خلقت چه استعداد
گرفت یکے را نبی کرد دیگرے را ولی مومن مسلم کافر مشرک همبرین صحیفه
نقش کرد. فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ همه را در یک گره
بربست و در احکام اختلاف کرد فمنهم سعید و منهم شقی همه را
رایک فیض و حرکات و سکنات اختلاف **شعر**

عباراتنا شتی و حسنک واحد — وکل الی ذاک الجمال یشیر

دوزخی نالد اما در یادش و خیالش و در مقالش جز او نباشد
اے یار عزیز کشاده سخن میگویم همه راهها بربسته اند جز آنکه یک ره
انا للّٰه وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ در قضیه موت و حیات بر صراط یک
ذات رفته اند اگر چنین باشد که دوزخی جز یاد او ندارد و بهشتی چنان
به لذت حورا و قلیا و حلوا مشغول است. که او را فراموش کرده
است دیوانه خود کامه بیرون افتاده فریاد بر آورد که آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف دارد بر آن بهشت و کذالک. آن
دوزخی بر آن بهشتی انی احب المرض علی الصحت هم از هر حرف
نقطه بر صحیفهٔ دل بنگارد **بیت**

نظارگیان روے خوبت — چون در نگرند از کرانها
در روے تو روے خویش بینند — اینجاست تفاوت نشانها

ابو جهل در روے مصطفی صلے اللّٰه علیه و سلم صورت قهر نظاره
میکرد ابو بکر رضی در روے او نظارهٔ جمال میکرد هر یکے از آنچه اوست
همان داند همان بیند همان شناسد آنچه اوست صورت قهر را خواست آئینه سازد و آن اثر را خود شاه
کند که من در آن جا چه میکنم مارے را ساخت و شیرے نگاهداشت جمال خود را
به چشم مجنون در صورت لیلی عرض کرد **بیت**

یارب که داد آئینه آن بت پرست را
کو دید حسن خویش ز من بر دهست را

قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ شرب دوزخی آتش است
و شرب بهشتی نهر کوثر و باغ بوستان بهشت الارواح جنود مجندة
فما تعارف منها ایتلف و ما تناکر منها اختلف اگر یکے عاشق
یکے میشود در عالم قدس بینهما تعارفے بود آن تعارف اینجا موجب
تودد تا لف شد نیکو تر بینی راست تر شناسی که از بینی و از چشم
احول افتاده است دو بینی از غلط حس آمده است **شعر**

یامن یری الواحد اثنین — من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا — فردا بلا شک و لا اثنین

آرے هر چیز یکه کثر بینی عیب از نظر باشد و من تکملت محاسن
و تمت رای الاشیاء کاملة المعانی
و آنچه مطلق مقید مجمل و مفصل جزو کل گوید این گفتار مواجب

مغالیط اوست. **بیت**

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو
یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو بجو

شیخ اوحد کرمانی بیتی هم ازین نسبت انشا کرده. **بیت**

براهل هنر چو تیغ میبار	وز خلق سخن دریغ میدار
یک محرم راز را به چنگ آر	پس جمله جهان به زیر سنگ آر
کناسان را بود مجلس عنبر	بر خوک مبند در و زیور
گاو سگ و خر سخن چه داند	گوساله ز کن مکن چه داند

ه این بمعنی ناله (منتهی الارب) و در شرح معنی این مصرعه نوشته تنها بلاشک و بغیر گمان

سمر صد و سیزدهم

ان مثلی و مثلکم کمثل رجل واقف علی راس طریق طریق من ن طریقین
یمینه و طریق من یساره والناس باتفاق و اجتماع یاخذون
السلوک الی طریق الیسار کان من کان منهم العوام و منهم الشیوخ
الکبار والعلماء الاخیار والرجل یصیح و ینادی ایها الخلان
ایها الاخوان ایها الاصحاب ایها الاحباب ایها الارباب
ایها الاسباب الطریق الذی اخترتم المرور فیه لیس هذا
طریق العقلاء لیس هذا سبیل اهل التجربة والعلم والعبر من
سلک فی الطریق هذا الاضاع و هلک البتة البتة ما بلغ المنزل و لا
یحل المحل فیها المهاجر و المسالک لا یحس السالک فیها الا الا ن المهالک
شجار الملتفة والاعماق المتلفة والجبال الشاهقة والبحار
المغرقة فیها وادی العقارب والحیات والعجب من الناس یقبلون
النصح و یتنفسون بنفس تقول الصعداء و یبکون بکاءً شدیدا و یقولون
قولا سدیدا. القول ما تقول والامر علی ما انت علیه تقول و
مع ذلک کله یرجعون و لا یلتفت احد منهم الی الرجوع هیهات
فهیهات هذا بلاء وبیل و هذا عناء جلیل یقول ارجعوا الی
طریق من یمینی فیه الارض المستویة و فیها الخصب والسلامت
و فیها الفراغ والعصمت و فیها المیاه الجاریة علی متن الارض
والاشجار ذات الثمار ما سلک من سلک فیها الا بلغ المنزل و فاز
المامل مع ذلک لا یرجعون تهافتا علی الواقف الناصح
لم یبق له طریق الا السلوک فی احد السبیلین اما یوافقهم

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل السّلام الموصل الی المطلب والمرامِ و لکن یعلم کل احد من نفسہ ان المضی وحد انیا والمروی فرد انیا صعب بلا صعب اد یوا فی فیروح معهم و یبکی کما یبکون ا لصحب کل ا لصحب الله الله اللهمّ اِهْدِنَا الصراط المستقیم۔

---

[1] لتفة و لمفقة مشتق است از لف معنی درختان انبوه [2] متلفہ یعنی جاے ہلاک و بیابان (از منتهی الارب) [3] لہافاً یعنی اندوہگین گردیدہ و دریغ خوردہ (منتهی الارب)

سر صد و چهاردهم

الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا یعنی مردم بحیات طبعی و حسی چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقیقت کار را و مقصود همین را میدانند و جز این چیزے دیگر در وهم ایشان نیست چنانکه گفته اند یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ اذا ماتوا انتبهوا چون میرند از غفلت خویش و از وهم حسی بیدار شوند بدانند که وراے این که ما دانستیم و قرار گرفته بودیم عالمے دیگر و جهانے جز این است و هر چه هست همان است و این جز وهم و خیال بیش نبود گوئی وهمے بود خیالی بود که بہران ایمان باس را شنیدہ که مقبول نیست زیرا چه درین حالت شئی ن نبود مائی از اخرویات مشاہدہ میشود و ایمان غیب شرط است فردا آمناو صدقنا کفار هم مومن گردند اما لا ینفعهم ایمانهم گفته اند القبور روضة من ریاض الجنت او حضرت من حفر النیران اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنیا این همه دلیل بران کردم مردم میرن؟ الا اعتباری این دو جهان وجود ن میرد وهمی و خیال محقق دانند و حیات عبارتی مشاہدہ شود و شطیه من الاخرت مفهوم گردد الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا از روے ظاهرین معنی دارد محققان اینجا سخنے گو یند بیانے فرمایند در لباس حیات و در پرده بیرون آید این پرده بدر و حجاب آن همین بود تو ئی شخص تو بود این سر آشکار اگر دو روے جمال خود نماید و از هستی خود برون آے انچه حق است بحقیقت دائم و قائم است با عزت و عصمت است حجره مکون و صحراے وجود آید و آن بچه شود و چگونه این پرده برخیزد نشود

گر موت و موت حقیقی این است که از هستی خود بیرون شود این مردنی
تحقیقی است و آن مردنی به قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردن
معنوی است من مات نقد قامت قیامته در قیامت حقائق معارف ضروری
شود - فقد قامت قیامته درست تر شود الناس اذا ماتوا انتبهوا
همین اشارت میدهد من سره ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض
فلینظر الی ابن ابی قحافه - الی میت یمشی
این موت طبعی نیست این معنوی است گوئی اشارت برین کرد که ابوبکر
رضی الله عنه حقایق معارف الهیات بر وضروری بود - خواجه من
میفرمود قال عیسی علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد
مرتین ولادت دو است ولادت طبعی انچه در هر خانه معائنه و
مشاهده است ازین طبیعت بمیرد بعد این موت طبعی جهانے دیگر است
سنائی گوید بیت

ن اگر تو بمیراے دوست پیش از مرگ گر می زندگی خواهی
که ادریس از چنین مردن بهشتی گشت پیش از ما

ازین حیات طبعی بمیرد به حیات حقیقی زنده شود این حیات ابدی
حیات بخدا بخشد این قیامتے است پیش از آنکه آن قیامت عامه
بیاید این قیامت خاصه است بگفتیم که از کلام رسول الله صلی الله
علیه وسلم این معلوم شد که ابوبکر را معارف حقایق ضروری شده
بود تا آنکه او گفت العجز عن المعرفت معرفت مردمان معنی این سخن
گویند یعنے عرفان او بجاے رسید به کهنه او و نهایت او احاطت نتوال
کرد ضرورت عاجز گرد و معنی دوم یعنی معرفت او او را ضروری شود
که معرفت المقعد بوصف القعود اگر مقصد خواهد او را علم
به قعود نه باشد نتواند ازین عاجز شود و آنکه گفت من عرف نفسه

فقد عرف ربه یعنی چنانچه معرفت نفس بدیهی است به بداهت حس
میدانی همچنین معرفت خداے اگر خواهی خود را نداني ممکن نباشد
حکما گویند این مردن او زاد نیست دیگر معنی ازین طبیعت حسی بمیرد و ولادتی
دیگر شود و حیات دیگر یابد ابوسعید بر بوعلی نوشت دلنی عن الدلیل ابو
علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن
الاسلام المجازی و ان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلثه
بوسعید این کلمات را مدح کرد گفت - اوصلنی هذا الکلمات الی
ما لم یوصله عبادت اربع الف سنة الدخول فی الکفر
الحقیقی از چه عبارت میکند هر که به حقیقت رسید و آن را معتقد و
مذهب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد محلت
این سخن شنود و کافر خواند و این سخن که مولانا با خود راست گرفته است آن
اسلام مجازی است - معنی دیگر کفر حقیقی یعنی استر باشد هر حقیقتے که منکشف شد
پردهٔ غلیظے حجابے عظیمے پیش آید تا از آنجا میرود الی ان ینتها عمر
الدنیا - الکفر الحقیقی شیخ بر که گفت کافر شدم زنار بستم الله اکبر
الکفر الحقیقی لیس الا بقیته الا ننیة و شخوص ثلثه ملکوت جبروت
لاهوت ملک نسبتے هم به ملکوت دارد زیرا چه اوست جبروت آنجا
ملک و ملکوت و لاهوت جمع کند آن را جبروت نامند لاهوت وحدت
هویت هو هو لا هو الا هو از ان اعتبار کنند اسلام مجازی همان باشد
که الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا همین باشد که دخول در کفر حقیقی
شود با همان اتحاد توحید وحدت بقیت اثنیت این چنین کفرے
هست که دینها و اسلامها فداے این کفر باد مثل امتی کمثل الغیث
لا تدری اوله خیر ام آخره اول غیث اثبات کرد آخر غیث
تکمیل کرد آن هم باید این هم باید اولیان دین را نمودند آخریان

در طلب وین شدند و همه بر بستند که یکے آنیم انتها تا چه حداست هر آئینه
به انتهاے کمال وین رسیدند هر دو طرف خیر آمد فکله خیر باشد الناس
نیام اذا ماتوا انتبهوا اگر مجاز عنایت نکنیم من حیث المقصود نوم مطلوب
کلی باشد زیراچه در نوم ذهول است و از خود رفتن کلًّا و جملةً همت
طائفه صوفیان بسا باشد به قصد و ارادت خویش خواهند که نوم
ایشان را بر باید و از خود بهمه وجه غایب شود حقیقت کار بر
ایشان کشف و تجلی کند آنچه بین النوم و الیقظه باشد چندان عبرتے
ندارد زیراچه هرطرفے به طرفے دیگر را مزاحمت مینماید آنرا که بقا
بعد فنا نامند یا ذهول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
حال صوفی بدان اثبات ماند که گفتیم و آخر حال فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ باشد مثمر و انه آنچه شود که طرفین جمع شود
و آنچه خیر القرون قرنی گفته است و آن به اضافت اوست — ان بدوست
نه به نسبت عقاید اشخاص فقها است روا باشد خدا را ببینند زیراچه سلف
صالح ازین نشان داده اند ورسراجی است رویة الله تعالٰی — ی خدا ایزد بنبیند
فی المنام جائزة فعلی هذا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
باشد تحفه دیگر من از کورے مادرزاد پرسیدم وقتے تو خواب می
بینی گفت می بینم گفتم چگونه گفت چنانچه شما این دم پیش من نشسته اید
می دانم که نشسته اید اما نمی بینم همچنین درخواب - هیهات هرکه
او را در خواب دید در بیداری هم بیند اے مرد تا او ان جهتے و زمان
و مکان و حدوث تراست غلط محذور و خطا مرو اعتقاد داری برین که
او محیط اشیار است بجملتها عرش محیط بهمه اشیا او تعالٰی محیط بعرش
آنچه مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماهتاب کجا تو خود در انبال
کرمے دان که در انجیر می باشد لیس عند الله صباح ولا مسا

با صباح و مسا با جمله اشیا که ورائے عرش است با همه اوست و او بر همه
محیط الا انه بکل شیء محیط توحید باری تعالیٰ - بیت

سبحان خالقے که صفاتش زکبریا — در خاک عجز میفگند عقل انبیا
گر صد هزار قرن همه خلق کائنات — فکرت کنند در صفت و عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے اله — دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما

سمر صد و پانزدهم

قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سبحان خالق جل کلامه عن البذر والنذر نظاره شو حسن عبارت راچه انتظام والتیام یافته است نخست فرمود قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فی الخلق من شیء من شر ماخلق وفی قوله مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اشارة الی ان فی خلقه من خیر او شرار او هو فیهما النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ هرچه انسان کرد با خاصیت انسان و وجود او خاصیت دارد تا با آن ضم نکنند اثر ندهد چند کلمه خواند بهر زبانی که هست عربی و فارسی و انواع اختلاف لغت. ترکی و هندی به انواع لغات ایشان در هر زبانی سحری هست اثر آن برکت حروف اوست که نسبت بخواص حروف است با این همه شرطی است کلی او که هیبت بارد یا آن قدر که آمده است فف زند در آن چیز تا هر باری که میخواند هر باری فف بزند آنچه اثرش دهد و اگر نزند اثر ندهد حکایت عیسی شنیده فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ و اگر بخواند و نفخ نکند هرگز حیات نشود سری عظیمی است درین کلام وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ این جا دو معنی هست روح شخصی مخلوقی هست. او را تعالی به دهانی که شفاه ندارد و اسنان ندارد و لبان و کام و تحت و فوق و حلقوم و لهات نه صورتی که عبارت از قرع هوا کنند اما چنین نماید در دهن آدم نفخ کرد فکان آدم حیا عالما عارفا قادرا الی جمیع صفاته در انسان این خاصیت به نفخ خویش نهاد هر جا که انسان نفخ میکند این خاصیت اثر میدهد که نهاده اوست شنیده باشی سی و سه آیت بخوانند و بر دست ودمند و بر پشت و سینه فرود آرند اثرش امان باشد از کل آفت و که

هست فاتحه بخوانند بر دست و دم و بر خود فرود آرد و از هر بیماری رهد معنی دوم وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ای نفخت فی آدم من حیاتی و هو عین الحیاة او نفخ کرد اثر حیات او در آدم منصف به جمیع صفات او گشت اما این تفرقه ماند این را عاریت مستعار الٰهی جل مسمی باشد و مغلوب تحت قدرت او بود و علی هذا التقدیر حیات انسان به حیات او بود تعالی الی ان شاء وقدر و این که صوفی تخلق به اخلاق او میشود چیزی خارجی در وی نمی آید این همه اوصاف بالقوت در وی مرکوز اند به توجه و به مجاهده و ریاضت انچه در حجره بشری مختفی بود در صحرای وجود ظاهر میگردد و آنچه صوفیان گویند که صفات محبوب در محب بدل صفات آدمی آید اگر از ایشان بیان این سخن پرسی ایشان جواب نگویند که سری است در بیان نمی آید من نام آن بزرگان نگویم که این سخن گفته اند از انچه لائق ایشان نیست اما بیان اینست که ما گفتیم فهم کن چه میگویم محمد حسینی میگوید کسی نه گفته است این سخن و آنچه فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ هم از آنچه فیض او در وی در آمد گفت منم سجده کنید مرا و آنچه ابا آورد و تکبر فبی یسمع و بی یبصر و بی یمشی و بی یتکلم هم ازین سر نشانی میدهد چه گمان میبری که باصره او در باصره این در آمد لا حول و لا قوة الا بالله این فیض با او بود اما به وقت ظهور یافت جمیع کلمات شطحیات مشایخ یکی گفت انا الحق لیس فی جبتی سوی الله انا اقول و انا اسمع و غیر ذالک همه برین مرتبط اند نور قدوس سبوح متشکل متمثل به صورت جوانی حسن ابو جهی ملیح شکلی شد خود را جبرئیل نام نهاد بر مریم تجلی کرد و او را بشارت به تطهیر کرد و تقدیس و تنزیه مقدم کرد پس آن به ولد بشارت داد او استعجاب نمود گفت وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ آن متشکل به شکلی دگر شد اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ حکایت هم ازین نفخ هم ازین اتحاد درست کرده است هم ازین جا عیسی را ابن الله گفتند یعنی نتیجب الله مسیح از مریم با عیسی نیا میخت امانتے که نهاده بودند مریم روحے و روحانے بود آن روح و روح الله نسبت داشت که روح او در آن جود شهود شود به اجتماع صفتین آلیتین چه گوئی آں کسے را که می گوید من مآءٍ متحقق و من ماءٍ متوهم حاشا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرتم بر صورت زاغے نگر سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفوری بین

آندم خواهند اثر شے از سینهٔ انسان دفع کنند تف زنند و بفریبند از و گرد آورده فرود کوهے بر زمین زنند تف زنند تا وجود آن خاصیت شود تا برین طریق بر زمین زنند اثر ندهد اصابت عین هم ازین قبیل است حسد حاسد نیز تا او را فرود زنی پارا بر سینه او بخوبی حسد از سینه اش نرود این هم خاصیت زدن پا است ضرب قدم در ره هر چند راه هست پس می اندازی می روی يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ همان نفخے که در سینه او شد او وجودے شهودے دارد او را فعلے و حرکتے در تو هست آن چیز با تو حکایت میکند و احادیث و هذیان در دل تو می اندازد و همان شے چون بحق حقیقت صافی کرد فعل دوم چه کند الهام همین وسوسه است که به الهام باز آمد همان الهام وسوسه از جهت آنکه مصدر یک فعل است تفاوتے نکند۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمدؐ گوئی گفت قل یا انسان از آنکه لفظ محمد بصورت تهه صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد مجمع محیط جمع انبیا و اولیا است و محیط خواص عباد الله با محمد گفت گوئی همه را خطاب شد اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی همان گفت که رسول الله گفته است اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ این سخن چه معنی دارد در افعال بیان کلامے بود

و در صفات کذلک چو کار بذات افتاد چیز او را وجودے نه گفت اعوذ بک منک این گمان نرود که او را به امر به تفرقه بود یا به جمع بود بلکه به جمع الجمع لا اِلٰه نفی مَا استحال وجوده اِلّا الله اثبات ما استحال عدمه لا اِلٰه الا الله جمع محمد رسول الله تفرقه هیهات فهیهات لاحول ولاقوة الا بالله لَا اِلٰهَ اِلَّا الله جمع محمد رسول الله جمع الجمع المحمد الذی یجمع فیه الصفات المحمودة چیزے درین بیت اشارت به صفت او میشود

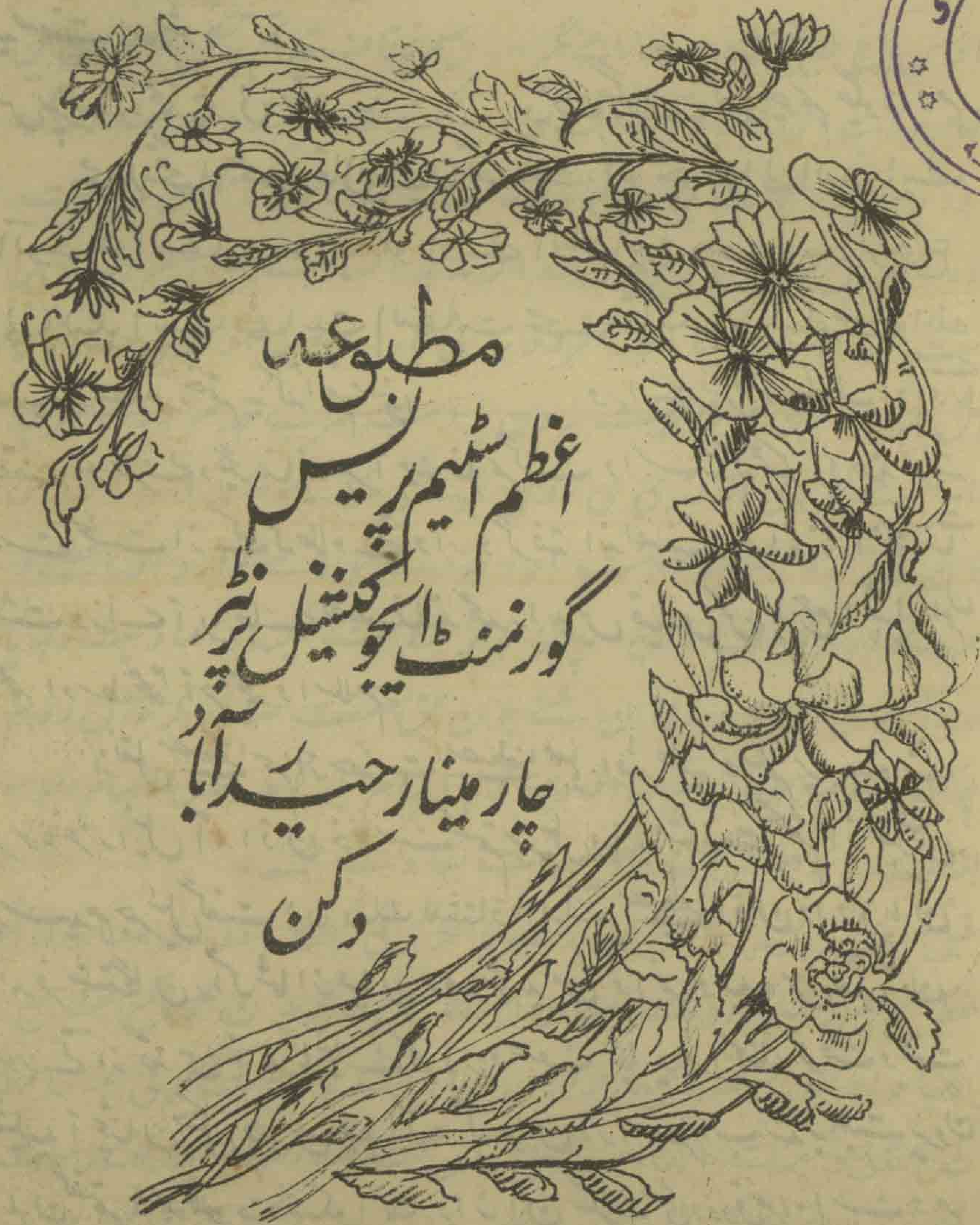
بیت

کس بپرسد از محمدؐ چونی چگونه بیچون چگون چه گوید چونم چگونه ام

محمد محمد محمد قال الجنید النهایت الرجوع الی البد ایت الرجوع النهایت والسکون فی النهایت بوصف الرجوع الی البد ایت نهایت النهایت محمد خاتم الانبیاء صلی الله علیه وسلم ختم به کدام معنی ورائے سیر او و سلوک او و ورائے مقصد او منزلے دیگر نماند هر آئینه خاتم گشت دانسته که شکر را چند مرتبه است نخست از کہے که حلاوتے وار وگرفته اند تصفیه کرده اند تا آنکه نبات گشت ورائے آن جائے تصفیه نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول محمد اوسط محمدؐ آخر محمد والسلام

از نقل مصطفٰی هم از حضرت مصطفٰی صلی الله علیه وسلم پرسیده شد فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل بیاید مشورت کنم از جبرئیل پرسیدم جبرئیل گفت ان ربك لیشتاق الیك مصطفٰی اذن داد فرمان آمد فرشتگان را که شما از میان دور شوید من دانم و بنده من بعد آن صورتے از قدس آمد با جمالے که در وصف نیاید مرا کنار گرفت و سخت بشلید آنچنان خنکی در من پیدا آمد که جان در اضطراب شد به جهت برون آمدن گفتم الا الموت سکرات واز ان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسه داد خنکی وراحتے افتاد و جان بہیجان شد رخسارهٔ راست مرا بوسه داد و بدندان سخت گزید ازان الم ذوقے وخنکی درمن پیدا آمد فریاد کردم از غایت ذوق وخنکی باز بر رخسارهٔ چپ ہم بوسه داد و بعد آن لبہاے خود بر لبہاے من نہاد از غایت خوشی وخنکی جان من بیرون آمد گفتم باد گردان گفت نه نصیب تو ہمین قدر بود۔



غلطنامهٔ کتابِ اسرار الاسرار

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	الَآیاتِیہٖ	لَایَأْتِیہِ	۵	۲۲	ززین	رزین
۱	۱۳	ازبن	ازین۔	۵	۲۴	عرشہٖ	عرشۂ
۲	۳	والنطر	والنظر	۶	۲	بالفتریت	بالقربت
۲	۵	لا احصیٰ	لا احصی	۶	۱۶	حمدنفسہٖ	حمد نفسۂ
۲	۸	اَلمُلکِ	اَلمُلکُ	۷	۱	قلہٖ	قلۂ
۲	۱۷	لھم من منا	لھم منا	۷	۴	سبحانہٖ	سبحانہ
۲	۱۸	باطق	بالحق	۷	۵	الانسان	للانسان
۲	۲۱	ﷺ۱	ﷺ۲	۷	۵	وَالجبلُ	والجبل
۲	۲۲	ﷺ۱	ﷺ۳	۷	۸	فال	قال
۳	۷	تاپاک	تاپاکؐ	۷	۸	الخراز	الخزاز
۳	۱۰	وَالشُّعَرَاءَ	وَالشُّعَراءُ	۷	۱۲	لاحدلم	لاحدھم
۳	۱۷	ستر	سَتر	۷	۱۴	جوارحہٖ	جوارحۂ
۴	۲	وَالتَّضْمِینَ	والتضمینِ	۷	۱۴	مفاصلہٖ	مفاصلہ
۴	۷	وآنحہ	وآنحہ	۷	۱۹	الی اللہ	الی اللہ"
۴	۱۴	بصورت	بصورتے	۸	۱	صُناع	ضُاع
۵	۱	قدیمہ	قدیمۃ	۸	۲۱	علی الحقیقت	علی الحقیقت"
۵	۴	لایتفیر	لایتغیر	۸	۲۳	عرفائی	عرفاے
۵	۷	فاعلی	فاعل	۸	حاشیہ	شوقاہ اللہ	سوقاہ افتد
۵	۸	الایصیر	لایصیر	۹	۳	اسماء	اسمار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۷	بشتہ	بنشتہ	۲۲	۳	شنید	شنیند
۱۰	۱	نعبدورا	نعبدرا	۲۳	۷	ذاتہ حجابہ	ذاتہٗ حجابہٗ
۱۰	۱۵	برگرفتند	برگرفت	۲۳	۷و۸	آنراکہ ذاتہ حجابہ	آنراکہ ذاتہٗ حجابہٗ
۱۰	۲۱	ابواصل	الواصل	۲۳	۲	یا	با
۱۰	۲۱	سلہ	لہ	۲۴	۲	الحوادثِ	الحوادثَ
۱۰	۲۱	سلہ	لہ	۲۴	۱۶	وَجْھِہٖ	وَجْھَہٗ
۱۰	۲۱	سلہ	لہ	۲۵	۲	تَوَلُّوْا	تُوَلُّوْا
۱۰	۲۵	کوتہ	کونہ	۲۶	۱۳	اند	ماند
۱۱	۶	واو	واد	۲۹	۱۸	خزانہاده	خزانہ نہاده
۱۲	۱۱	الورای	الورار	۳۰	۸	ربہ	دبۂ
۱۲	۱۲	ابوملی	ابوعلی	۳۱	۳	داو	درو
۱۲	۱۶	قصور	تصور	۳۱	۴	فواد	زاد
۱۳	۳	باشد	باشہ	۳۱	۲۰	اگرخو	اگرتو
۱۴	۲۰	جاروز	جاوز	۳۲	۵	خیرٌوالخیر	خیرٌوالخبر
۱۶	۲	وایت	رایت	۳۲	۶	العلم خیر	العلم خبر
۱۶	۱۶	عُلُوًّ	علوًا	۳۲	۱۲	بندو	نبندو
۱۶	۱۹	دبانی	دربانی	۳۲	۱۶	حفی	حسنے
۱۶	۲۰	مزیدوذوق	مزیدذوق	۳۳	۱۰	روشن	روش
۱۷	۱	لس	لیس	۳۳	۱۳	صغیری وکبیری	صغری وکبری
۲۰	۱۰	چراغی شد	چراغے باشد	۳۴	۸	محمد یا محمد	محمد با محمد
۲۰	۲۰	لسنتین	بسنتین	۳۴	۱۷	توآن	توان
۲۱	۴	گسی	کسے	۳۵	۳	مراوات	مراداست
۲۱	۱۱	القائب	الغایب				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۹	اَمُرِہٖ	اَمْرِہٖ	۵۹	۹	گرمی	گرہے
۳۵	۱۳	وَھُوَ	ھُوَ	۵۹	۲۳	امانت	امانت
۳۵	۱۳	پنده	بسنده	۶۰	۱۵	تمام	نمایم
۳۵	۱۷	نعمت وبہشت	نعمت بہشت	۶۲	۷	سبب للعبادت	سبب للعبادت
۳۶	۳	توکلہ	توکلہ	۶۴	۱۹	نحملھا	فحملھا
۳۶	۱۷	ہنده	بنده	۶۵	۲۰	بتر	سبز
۳۷	۷	دون	درون	۶۵	۲۱و۲۲	سجده ربِ تعالی است	سجده رب تعالی است
۳۹	۱۳	آو	او	۶۶	۹	بروکه دند	برو کردند
۳۹	۲۲	دریائینت	دریائیست	۶۶	۱۵	بجلیبان	بجلیبا
۴۰	۲۱	بافتح	بفتح	۶۷	۱۸و۱۹	ازمیان و رو ورکن	ازمیان دورکن
۴۱	۲۱	وے	دلے	۶۹	۱	دوخصم	وخصم
۴۲	۱۳	بھیل	ھبل	۶۹	۳	درویش	درولش
۴۵	۹	خوردافروزند	خورد افروزند	۷۲	۱۲	اور	او
۴۶	۵	دول	وول	۷۲	۱۷	یُثبّت	یُثبِت
۴۹	۱۲	فااذا	فاذا	۷۲	۲۰	آسود	اَسْوَد
۴۹	۲۱	شنین	شین	۷۳	۲۰	ہمواره	ہماره
۵۰	۱۶	دبجوانی	بجوانی	۷۴	۴	شود	شو
۵۲	۹	تعدی	تعدے	۷۴	۱۷	مردمان	مردان
۵۴	۱۷	استوای	استوی	۷۴	۱۹	بودرسر	بود درسر
۵۴	۱۹	تَوَلُّوْا	تُوَلُّوْا	۸۰	۲۰	وخاست	وخامت
۵۴	۲۰	مقصود	متصور	۸۲	۵	شفیق رح	شقیق رح
۵۴	۲۰	زر	زرد	۸۲	۹	بازید	بویزید
۵۵	۳	تعین	تعیین				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱	عیبت	غیبت	۹۵	۸	وازمکان	وازامکان
۸۳	۸	شرَرک	شَرَرک	۹۶	۱۶	بقبض	بفیض
۸۳	۱۶	اصوبھم	اصولھم	۹۶	۲۳	برآئینہ	ہرآئینہ
۸۴	۲	مہیتی	مہینے	۹۹	۱۲	الہنم	الہم
۸۶	۱۵	معانی	مبانی	۱۰۱	حاشیہ	مصفرحسن	مظفرحسین
۸۷	۲۰	حمیت نبود براموئے	حمیت نبود۔ چو حمیت نبود براموئے	۱۰۲	۱۲	غرفہ	غرقہ
۸۸	۱۱	عشق را باعشق	عشق را باعقل	۱۰۲	۱۶	التقلب	التقلب
۸۸	۲۰	صنائع	ضایع	۱۰۵	۷	خویش	خوش
۸۹	۲	شنید	شنید	۱۰۵	۱۲	تخلقو	تخلقوا
۸۹	۴	دوقول	وقول	۱۰۵	۱۶	نواع	نوع
۸۹	۷	توبہ تو	تو بتو	۱۰۶	۲	ابا خلاقی	باخلاقی
۸۹	۱۶	داشت	دانست	۱۰۸	۱	نجستہ بمنخرد	نجستہ و نجسے بمنخرد
۹۰	۱۶	واللانابت	والانابت	۱۱۱	۸	جگونہ	چگونہ
۹۰	۱۶	بہ بیان	ببیان	۱۱۱	۱۶	ہرکسیرارا	ہرکسے را
۹۲	۱۸	فضل	فصل	۱۱۴	۴	ولانہا	ولان را
۹۲	۳	ذہنی	دہنے	۱۱۶	۲۰	تفضیل	تفصیل
۹۲	۲۱	نسیت	نسبت	۱۱۸	۲	آئین	آنین
۹۳	۱۱	دایۂ حاجبۂ او	دایۂ او حاجبۂ او	۱۲۰	۱۴	لطیفی	لطفی
۹۳	۱۵	عن الخیر	عن النخیر	۱۲۲	۲	لالۂ	لالہ
۹۴	۱	ولہند	دلبند	۱۲۲	۲۰	عارف	عارفے
.	.		سطور ۱۸ اور ۱۹ کے درمیان خط بیکار کھنچا گیا۔	۱۲۳	۱۷	جلووہ	جلوہ
				۱۲۴	۱۱	معلومات	معلومت
۹۵	۲	اجزنا	اُجرنا	۱۲۴	۱۴	بازگورہ	بازگونہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۲۳	حبفہ	صفہ	۱۳۷	۱۲	منکسرہ	متکسّرہ
۱۲۵	۵	بصوبریت	التّصوریۃ	۱۳۸	۱۱	بنائے	مبنائے
۱۲۷	۱	قابل	قایل	۱۳۸	۱۸	النِّبیَ	النَّبِیّ
۱۲۷	۵	اضطلامُ	اصطلام	۱۳۹	۱	خوردوانامند	خوردانامند
۱۲۷	۲۳	تخلقو	تخلقوا	۱۳۹	۷	ایتمان	ایمان
۱۲۸	۸	وخون درخون	وخوان درخوان	۱۳۹	۷	حکمتے	حکمے
۱۲۸	۸	وادروا	ووادروا	۱۳۹	۲۲	ح	ع
۱۲۸	۲۰	ازخوش	زخویش	۱۴۰	۴	قبول	قول
۱۲۹	۱۶	عشق محبت	عشق ومحبت	۱۴۰	۶	دوسہ	دوسوسۂ
۱۲۹	۱۶	ہزار وہزار	ہزار در ہزار	۱۴۰	۱۳	ننواند	نتواند
۱۳۱	۱۰	گگرم	بکرم	۱۴۱	۷	بہ نظارہ	بنظارہ
۱۳۱	۱۳	وختے	درختے	۱۴۲	۲۰	النصرالم	النصرام
۱۳۲	۳	آرام	آرم	۱۴۳	۲۱	الکمن	الکمین
۱۳۲	۹	خطے	خطے	۱۴۷	۵	یاو	یار
۱۳۳	۵	نشیند	ششیند	۱۴۷	۵	چاکے	چالاکے
۱۳۴	۲	باکتثبت	بالتثبت	۱۴۷	۵و۶	آوازاورا بندہ	اوآزاورا بندہ
۱۳۴	۱۰	رولدہ	روندہ	۱۵۱	۸	اَلاُمانَت	اَلاُمنٰتِ
۱۳۴	۱۵	والااعتبارے	ولااعتبارے	۱۵۲	۱۳	آواز	اواز
۱۳۴	۲۰	لبلیٰ	لیلیٰ	۱۵۲	۱۹	شدہ	شدے
۱۳۵	۸	جرمحب	جزمحب	۱۵۳	۶	اَنہیٰ	اَبہیٰ
۱۳۵	۲۳	نبی	متنبی	۱۵۳	۱۰	جالہ جلالہ	جالہٗ جلالہٗ
۱۳۷	۹	برنسبت	بہ نسبت	۱۵۴	۱۴	واغ	داغ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۲۱	تَوَ لُوُا	تُوَلُّوا	۱۷۴	۱۷	شنوآں	شنوان
۱۵۸	۳	اخلقت	خلقت	۱۷۵	۳	و لم	و لهٗ
۱۵۸	۸ و ۹	واقع ام شور و شرور	دافع ام خیور و شرور	۱۷۵	۲۰	انبیائے	ابنائے
۱۵۸	۲۱	نبینه	ببنیته	۱۷۶	۱۱	خپانیده	چفسانیده
۱۵۹	۹	بانسان	بانسان	۱۷۶	۱۱	پرکار	پرکاله
۱۵۹	۲۳	بایشان	بایشان	۱۷۷	۱	چهیل	جبل
۱۶۰	۱۵ و ۱۶	کشیدندجوشانیدند	کشیدند جوشانیدند	۱۷۹	۱۹	گرفتار شد	گرفتار شده
۱۶۱	۱	در محمدیه نقد	در محمد به نقد	۱۸۲	۳	یَحْذِرُ	یَحْذَرُ
۱۶۱	۵	حمله	جمله	۱۸۳	۴	رتائے	رضائے
۱۶۱	۱۳	نو	تو	۱۸۳	۲۱	سرشلدا	سرشلدا
۱۶۱	۱۴	ساحت	ساخت	۱۸۴	۴	فرود	فرود
۱۶۱	۲۳	ولایست	ولایت	۱۸۵	۸	من بودم او	من بودم واو
۱۶۳	۶	وَلَا تَسْجُدُ	وَلَا تَسْجُدُ	۱۸۸	۳	والله الغَنِیُّ	وَاللهُ هُوَ الغَنِیُّ
۱۶۳	۱۰	وَحَرَمْنَا	وَحَرَّمْنَا	۱۸۹	۵	نقیرے	فقرے
۱۶۴	۹	چناں	جنان	۱۸۹	۱۸	تنبه	بینه
۱۶۵	۲	ابے	آبے	۱۹۰	۵	دعاءً	دعاءً
۱۶۷	۶	مهجور باشد	مهجور همارہ رنجور باشد	۱۹۰	۱۵	غنخ	غنج
۱۶۷	۲۱	میر باید	میآید	۱۹۱	۱	خطے	حظے
۱۶۹	حاشیه	اختیار را	اختیار او	۱۹۱	۸	الفقر	الفقیر
۱۷۰	۴	طلبلے	طالبے	۱۹۱	۱۵	نشسته	شسته
۱۷۰	۱۹	نفط	نفط	۱۹۱	۱۸	استعنیٰ	استغنی
۱۷۱	۵	ریحتم	ریختم	۱۹۲	۱	اونبودهٗ	تونبودهٗ (دو)
۱۷۱	۲۱	پردرا	پرنورا				

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۱۶	پروردگار	بروزگار	۲۰۵	۳	آست	استه
۱۹۲	۲۲	یتجلیٰ	یتجلّیَ	۲۰۷	۱۸	موبودے	مولودے
۱۹۲	۲۳	یتجلیٰ	تجلی	۲۰۸	۲	خور است	خوار است
۱۹۳	۲	اند	ماند	۲۰۹	۸	مشافه	مشافهه
۱۹۳	۴	یود	بود	۲۱۰	۱۳	وهم بیاید	وهم بباید
۱۹۴	۱۰	حط	حظ	۲۱۲	۵	نشسته	شسته
۱۹۵	۱۰	آوره	آورد	۲۱۲	۱۳	بے	لبے
۱۹۵	۱۸	برسرے کوے	برسرِ کوے	۲۱۳	۵	شم	شمه
۱۹۶	۹	بے شبه	بے شبه	۲۱۳	۱۱	جائے	جانے
۱۹۶	۱۰	اعالم	عالم	۲۱۶	۹	حبنی	جنے
۱۹۶	۲۰	بجمع	بجمع	۲۱۶	۱۰	غامِص	غامض
۱۹۸	۲	دستر	وستر	۲۲۰	۴	خورده شامے	خورود شامے
۱۹۸	۱۳	دسهیل	وسهل	۲۲۰	۷	نحوکشتفه	لوکشفه
۱۹۹	۲	لَا تَدْخُلُوْ	لَا تَدْخُلُوْا	۲۲۰	۹	تَجَعَلْنَا هُ	لَجَعَلْنَاهُ
۱۹۹	۳	امتال	احتمال	۲۲۱	۵	بایکے	بایکے
۱۹۹	۹	لَا تَدْخُلُوْ	لَا تَدْخُلُوْا	۲۲۱	۷	رخارش کرده	رخارش باسرزنش کرده
۲۰۱	۶	مخدوهٗ	مخدرهٗ	۲۲۱	۱۳	عجب وا	عجب را
۲۰۱	۱۵	تیز	تیر	۲۲۳	۱۱	تابدیدم	تا را دیدم
۲۰۳	۲	ہا	با	۲۲۳	۲۰	مزج صفصافه	مزج از صفصاف
۲۰۳	۱۳	تَروِج	تَروُّج	۲۲۴	۲۰	بنا	هنا
۲۰۴	۱۶	بادگشت	بازگشت	۲۲۶	۵	متعلق	تعلق
۲۰۵	۲	غبب	غیب	۲۲۷	۱۳	مسلح	مسا

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۷	۱۹	ره ے	روے	۲۵۰	۵	قومے	قوئ
۲۲۸	۱	من تو	من و تو	۲۵۰	۱۲	بافی	باقی
۲۲۹	۳	اندایں	اما این	۲۵۰	۱۴	یکے یہ ہزار	یکے بہ ہزار
۲۳۰	۲	خطاب موسیٰ	خطاب باموسی	۲۵۱	۳	محبول ومحبول	مجعول ومجبول
۲۳۰	۵	وستگہ	وستگہ	۲۵۱	۱۶	بلاالحجر	بل الحجر
۲۳۰	۱۴	قرتین	قراتین	۲۵۲	۵	نشتہ	نبشتہ
۲۳۱	۶	والعالم	والعالم	۲۵۳	حاشیہ	خاکسترے بہ برد	خاکسترے ببرد
۲۳۲	۲۱	یُوحٰی	یُوحِیَ	۲۵۵	۱	بکنند	بجنبد
۲۳۳	۴	اَلطَاعَ	اَطَاعَ	۲۵۵	۲	الارواج	الاذواح
۲۳۴	۱	سمر	سمر	۲۵۶	۲۱	کہ ہردو در	کہ ہردو
۲۳۷	۸	پرند	پرندہ	۲۵۷	۶	خوور آمدہ	خودرامدہ
۲۳۷	۱۷	میتواند	میتوان	۲۵۷	۱۸	عقل وانبیا	عقلِ انبیا
۲۳۷	۲۲	فاترکَ	فاترکُ	۲۵۹	۱	نفتے	لغتے
۲۳۸	۳	چون و	چون در	۲۵۹	۹	ہرلاشے	برلاشے
۲۳۹	۱۵	قرب دلہا	قریب(؟) دلہا	۲۶۰	۹	مِنَ زَوْجٍ	مِنْ زَوْجٍ
۲۴۳	۶	شخ	شیخ	۲۶۱	۱۴	توی آیند	تومی آیند
۲۴۳	۱۱	خارجی شود	خارج می شود	۲۶۱	حاشیہ	دوع	دوع
۲۴۶	۸	جنبش	جنبش	۲۶۲	۶	وحیہ	وحیہ
۲۴۶	۱۴	وچون	وجود	۲۶۳	۸	کُلّ	کُلُّ
۲۴۷	۱۱	مقام	مقام	۲۶۴	۴	گہ اگر	کہ اگر
۲۴۷	۱۱	ماندہم	ماندم	۲۶۴	۱۴	لِسَانِہٖ	لِسَانُہٗ
۲۴۸	۶	بگر	نگر	۲۶۵	۸	باذوق	یاذوق

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۶	می نشیند	می شیند	۲۸۴	حاشیہ	سبزد	نبردہ
۲۶۷	۷	علم النعین	علم الیقین	۲۸۵	۱	رعاییتہ	رعایۃً
۲۶۹	۱۳	باشم کہ من	باشم من۔	۲۸۵	۸	گربز	گریز
۲۷۳	۱۰	نبا	انبا	۲۸۵	۸	بخوفا	خَوفًا
۲۷۳	۲۳	دربن	درین	۲۸۵	۱۴	خصول	فصول
۲۷۴	۳	شکم بک	شکم بیک	۲۸۵	حاشیہ	خواہاں	خواہان سال
۲۷۴	۹	الرّکیٰ	الزبی	۲۸۶	۹	اوریہ	اوبہ
۲۷۵	۶	گہ	کہ	۲۸۶	۱۹	ہر	بر
۲۷۵	۱۲	ابند	بند	۲۸۶	۱۱	اہ	او
				۲۸۹	۴	ذرہ ذر	ذرہ ذرہ
۲۷۶	۱۹	اوآراستہ	اورا آراستہ	۲۸۹	۵	تنگ	تنگ
۲۷۷	۱۲	چاوز	جاوز	۲۸۹	۹	اد البصرتہ	اذا البصرتہ
۲۷۸	۲	اےخوان	اے اخوان	۲۸۹	۱۸	بجمد	تجسد
۲۷۸	۹	بےورد	بیدرد	۲۸۹	حاشیہ	بادن	ہادن
۱۸۰	۱	تاماتکم	طاماتکم	۲۹۰	۷	خیلہ لات	خیالات
۲۸۲	۱۵	اودا	اورا	۲۹۱	۲۰	گرنیم	گزینم
۲۸۲	۸	تموہم	تخوم	۲۹۲	۱۰	کردم	گردم
۲۸۲	۹	فیض رطوبت	فیض ورطوبت	۲۹۳	۸	شاید	شاہد
۲۸۲	۱۲	قدمح	قدح	۲۹۴	۸	ہمکین	تمکین
۲۸۳	۷	اجراے	اجرے	۲۹۴	۸	بودجود	بود و وجود
۲۸۳	۹	جراللہ	صبراللہ	۲۹۵	۳	کلہ	کلۃٌ
۲۸۳	۱۲	وخیمے	وغمے	۲۹۵	۱۱	خاجیے	خاصے
۲۸۳	۱۵	این بار	این بار	۲۹۵	۱۷	جشرد	جشرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	ونند	دمہند	۳۱۴	۲۱	چون	چو
۲۹۶	۸	تکثیراست	تکثیرات	۳۱۶	—	نبافتہ	نیافتہ
۲۹۷	۷	جرزمین	برزمین	۳۱۸	۳	مَن	مِن
۲۹۷	۱۲	ملک	بلک	۳۱۸	۱۳	ترای	تری
۲۹۷	۱۴	وریدووجود	دربدووجود	۳۱۸	۱۴	غم	ضم
۲۹۹	۲	بروخو	بروز	۳۲۰	۴	اعتیارے	اعتبارے
۲۹۹	۳	سقینہ	سفینہ	۳۲۱	۱۶	تسمت	قسمت
۲۹۹	۱۹	آردہ	آسودہ	۳۲۴	۷	لفعلوا	فعلوا
۳۰۰	۲	دھیق	وضیق	۳۲۷	۲	دوزخیال	دوزخیان
۳۰۰	۹	مِنَ الْمُکَرِّمِیْنَ	من المُکرمین	۳۲۷	۱۶	بنباشد	نباشد
۳۰۱	۸	یفرماید	میفرماید	۳۳۰	۸	الالواحد	الا الواحد
۳۰۳	۲۱	حدیث	حدیثُ	۳۳۰	۱۹	کہار	کبار
۳۰۵	۱۲	تہہ	نہہ	۳۳۰	۲۱	ان المجت	ان المحبت
۳۰۵	حاشیہ	وہشت	ہئیت	۳۳۱	۸	بحیی	یحیی
۳۰۶	۱۶	سمے	سمع	۳۳۱	۱۱	وترھذا	وشرھذا
۳۰۸	۹	کاکہ	کاہک	۳۳۴	۱۵	پیش ہاے	پیشہاے
۳۰۹	۱	طعنۂ	طعمہ	۳۳۴	۱۹	سگ	"سگ"
۳۰۹	۱۱	فاھتحفوہ	فاتحفوہ	۳۳۴	۱۹	ویہ آتش	"دوہا" آتش
۳۱۱	۱۶	نتمایم	نمایم	۳۳۵	۱۲	الاوصلالافضل	لاوصل لافصل
۳۱۲	۱۲	سررشتہ	سرشتہ	۳۳۵	۱۵	الک	مسالک (ج)
۳۱۳	۲۱	یاخودین	باخوداین	۳۳۵	۴	یقبل	یقیل
۳۱۴	۱۰	جمال واحسان	جمال احسان	۳۴۱	۱۰	المسالک	المسالک

۳۴۳	۱۲	حضرت	حضرۃ
۳۴۳	۱۵	خیال	خیالی
۳۴۳	۱۶	انتبہو	انتبھوا
۳۴۴	۳	قیامتہ	قیامتۂ
۳۴۴	۲۲	مقصد	مقعد
۳۴۵	۲۰	خنین	چنین
۳۴۶	۱۶	مادرذاد	مادرزاد
۳۴۶	۲۲	آنخہ	آنگہ
۳۴۶	۲۳	ہمسا	ضما
۳۴۶	حاشیہ	خدا یزراب بینند	خداے راغخواب بینند
۳۴۹	۱۸	شلحیات	شلحیات
۳۵۰	۳	نتجب	نتیجۃ
۳۵۰	۵	جود	وجود
۳۵۰	۱۳	اہ	راہ
۳۵۲	۵	بروں	بیرون

ملنے کا پتہ

کتب خانہ تجارتی
سید عبد القادر صاحب
واقع چارمینار مالک اعظم اسٹیم پریس
گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر حیدرآباد
دکن

ماہ امرداد ۱۳۳۱ف